بفیضانِ نظر سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مجددِ دین و ملت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اللہ پاک کے سچے دوست

فریاد

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

زندگی میں آسائشوں، راحتوں کے ساتھ ساتھ آزمائشوں اور تکلیفوں کا بھی سامنا ہوتا ہے، اللہ پاک اپنے بندوں کو کبھی مرض سے تو کبھی مال کی کمی سے، کبھی کسی رشتہ دار کی موت سے تو کبھی دشمن کے ڈر سے، کبھی کسی نقصان سے تو کبھی آفات و بَلِیّات سے آزماتا ہے اور راہِ دین تو خصوصاً وہ راستہ ہے جس میں قدم قدم پر آزمائشیں آسکتی ہیں، انہی مصیبتوں اور آزمائشوں کے ذریعے فرماں بردار و نافرمان، محبت میں سچّے اور محبت کے زبانی دعوے کرنے والوں کے درمیان فرق ہوتا ہے۔

اللہ پاک کے نیک بندوں اور دوستوں پر کیسی کیسی آزمائشیں آئیں مثلاً ❁ ساڑھے نوسو سال تبلیغ کے باوجود حضرت سیّدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر اکثر قوم ایمان نہ لائی ❁ معبودِ حقیقی اللہ پاک کی عبادت کی طرف بُلانے اور باطل معبودوں (خداؤں) کے انکار کی وجہ سے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو آگ میں ڈالا گیا ❁ اسی طرح حضرت سیّدنا ایوب علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا بیماری میں مبتلا کیا جانا ❁ ان کی اولاد اور اَمْوال واپس لے لینا ❁ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مصر سے ہجرت کرنا ❁ لوگوں کا حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو ستانا اور ❁ کئی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کو شہید کرنا ❁ طائف کے مقام پر پیارے مکّی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ مقدس کا لہولہان ہونا ❁ نیز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شِعْبِ ابی طالب میں مسلسل تین سال تک مَحْصُور (قید) رہ کر زندگی کے کٹھن (مشکل) دن گزارنا ❁ اور مکۂ پاک سے مدینۂ منورہ کی جانب ہجرت کرنا ❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور اہلِ بیتِ اَطہار بِالخصوص شُہدائے کربلا و اَسیرانِ کربلا پر مصیبتوں کی کثرت کا ہونا، یہ سب راہِ خدا میں آنے والی آزمائشوں ہی کی داستانیں ہیں۔ مگر ان تمام مَصائب و تکالیف کے باوجود ان مبارک ہستیوں کے پائے اِسْتِقْلال (یعنی استقامت) میں ذرّہ برابر بھی فرق نہ آیا۔ ان مبارک ہستیوں نے کلمۂ حق کو بلند کئے رکھا اور مصیبتوں پر صبر کے پہاڑ بنے رہے۔ 10 محرمُ الحرام 61ہجری جمعۃ المبارک کے دن کربلا کے میدان میں نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے رُفَقا (Companions) کے جسموں پر تیروں، تلواروں اور نیزوں کے برسنے، میدانِ کربلا میں اَہْلِ بیتِ اَطْہار کے خاندانِ عالیشان کے نوجوانوں اور بچّوں کی لاشوں کے بکھرے پڑے ہونے، شہدائے کرام کے سَر نیزوں پر بلند ہونے، یزیدی دَرِندوں کی دَرِنْدگی اور ان کے مقابلے میں ان پاک ہستیوں کے راہِ حق میں آنے والی تکالیف پر صبر کو جب آسمان نے دیکھا تو اس سے خون برس پڑا اور سات دنوں تک اس کا یہ سلسلہ جاری رہا، بیتُ المقدَّس کی سَر زمین کا جو بھی پتّھر اُٹھایا جاتا تو اس کے نیچے بھی تازہ خون پایا جاتا۔ (دلائل النبوۃ، 6 / 471، الصواعق المحرقۃ، ص194 ماخوذاً) یاد رہے کہ آزمائشیں اور مصیبتیں انسان پر اس کی دینداری کے مطابق

(بقیہ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ کیجئے)

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:

سادہ: 480 رنگین: 720

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی (دارالافتاء اہلِ سنت دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:

یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

نعت / استغاثہ

دل میں ہو میرے جائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم
سَر میں رہے سودائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

جنّ و ملائک حُور و غلماں سب ہیں نام پر ان کے قُرباں
کون نہیں جو یائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

حق نے انہیں بے مثل بنایا پڑتا زمیں پر کیونکر سایہ
نُورِ خدا اَعْضائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

تاجِ فَتَرْضٰی سَر پر رکھ کر حق نے کہا کہ بروزِ محشر
چاہے جسے بخشائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

جب گھبرائیں گے عاصی ڈر کر، رَحْمتِ حق یہ کہے گی بڑھ کر
چین کریں شیدائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

خوف ہے گر کچھ روزِ جزا کا دل میں جما کر نام خدا کا
وِرد کرو اَسمائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

ہے یہ دعائے جمیلِ مُضْطَر حشر کے دن اے داورِ محشَر
سَر ہو مِرا اور پائے محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

قبالۂ بخشش، ص91
از: مَدّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

پھر بُلا کربلا، یاشہِ کربلا
اپنا روضہ دِکھا، یاشہِ کربلا

میں نے چُومی نہیں، کربلا کی زمیں
ایک عرصہ ہوا، یاشہِ کربلا

از پئے چار یار، اے شہِ ذی وقار
اپنا شیدا بنا، یاشہِ کربلا

ابنِ شاہِ عرب! مرضِ عِصیاں سے اب
دیدو مجھ کو شِفا، یاشہِ کربلا

دل کو مِل جائے چین اَلْمدد یاحُسین
ہُوں بہُت غمزدہ، یاشہِ کربلا

ہو مُیَسَّر امام اب شہادت کا جام
کردو حق سے دُعا، یاشہِ کربلا

جانبِ کربلا کاش! عطّار کا
چل پڑے قافِلہ، یاشہِ کربلا

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص528
از: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ

اہلِ ایمان کے امتحان کا ایک واقعہ

مفتی محمد قاسم عطّاری*

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِۙ(۴) النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِۙ(۵) اِذْ هُمْ عَلَیْهَا قُعُوْدٌۙ(۶) وَّ هُمْ عَلٰى مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُهُوْدٌؕ(۷)﴾ ترجمہ: کھائی والوں پر لعنت ہو۔ بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کررہے تھے۔ (پ30، البروج:4تا7)

زندگی میں مشکلات کا پیش آنا ایک حقیقت ہے، یہ بعض اوقات گناہوں کی سزا ہوتی ہیں اور کبھی ان کی معافی کا ذریعہ۔ یونہی کبھی صالحین کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں اور کبھی لوگوں کا امتحان۔ جن حضرات کے مرتبے جتنے بلند ہوتے ہیں ان کی آزمائش بھی اتنے ہی اونچے درجے کی ہوتی ہے، اسی لئے انبیاءِ کرام علیہمُ السّلام جو خدا کے سب سے مقرب اور افضل بندے ہیں ان پر بھی آزمائشیں آئیں۔ حضرت نوح علیہ السّلام کو قوم نے ستایا، حضرت ہود و صالح علیہما السّلام کو تنگ کیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ہجرت کرنا پڑی، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو سولی دینے کی کوشش کی گئی، بہت سے انبیاء علیہمُ السّلام کو شہید کیا گیا اور ہمارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی بیسیوں طریقوں سے ستایا گیا۔ یونہی اِن حضرات کے بعد مرتبہ رکھنے والی ہستیوں کو دیکھ لیں مثلاً اہلِ بیتِ کرام اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا: بھوکا پیاسا رکھنا، باپ کے سامنے بیٹوں، بھتیجوں، بھانجوں اور اہلِ محبت کو ظالمانہ شہید کرنا، مصطفیٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقدس کندھوں پر سواری کرنے والی بلند ہستی کو سفاکانہ انداز میں اہلِ خانہ کے ساتھ تیروں، نیزوں سے چھلنی کرکے شہید کرنا اور گردن کاٹنا الامان والحفیظ۔ یہ سب کیا ہے؟ راہِ خدا میں رضائے خدا کے لئے تکلیفیں اٹھانا ہے۔

اوپر ذکر کردہ آیت میں بھی راہِ خدا میں، ایمان کی محبت اور اس پر استقامت کے لئے آزمائشیں اٹھانے والے ایک پاک گروہ کا تذکرہ ہے۔ فرمایا کہ: خندقیں کھود کر ان میں آگ بھڑکا کر کنارے پر بیٹھے ان لوگوں پر لعنت ہو جو مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے کیونکہ ان مسلمانوں نے اسلام قبول کرلیا تھا اور بادشاہ انہیں اسلام چھوڑنے اور کفر اختیار کرنے پر مجبور کررہا تھا۔

(مدارک التنزیل، ص1335، 1336، البروج، تحت الآیۃ:4-7)

کھائی والوں کا واقعہ یہاں کھائی والوں کا جو واقعہ ذکر کیا گیا اس کے بارے میں حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں، آپ میرے پاس ایک لڑکا بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیج دیا، وہ لڑکا جس راستے سے گزر کر جادوگر کے پاس جاتا اس راستے میں ایک راہب (تارکِ دنیا، عبادت گزار) رہتا تھا، وہ لڑکا (روزانہ) اس راہب کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سنتا اور اسے پسند آتیں...... اسی دوران ایک مرتبہ ایک بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکے نے سوچا: آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھے راہب کا معاملہ جادوگر سے زیادہ پسند ہے تو اس پتھر سے جانور ہلاک کردے تاکہ لوگ راستے سے گزر سکیں۔ چنانچہ جب لڑکے نے پتھر مارا تو وہ جانور اس پتھر سے مر گیا۔

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

لڑکے نے راہب کے پاس جاکر واقعہ سنایا تو راہب نے کہا: اے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہوگئے ہو، تمہارا مرتبہ وہاں تک پہنچ گیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ عنقریب تم مصیبت میں گرفتار ہوگے اور جب ایسا ہو تو کسی کو میرا پتا نہ دینا۔ (اس کے بعد اس لڑکے کی دعائیں قبول ہونے لگیں) اور اس کی دعا سے مادر زاد اندھے اور برص کے مریض اچھے ہونے لگ گئے اور وہ تمام بیماریوں کا علاج کرنے لگا۔ بادشاہ کا ایک ساتھی نابینا ہوگیا تھا، اس نے جب یہ خبر سنی تو وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے تحائف لے کر آیا اور اس سے کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہ سب چیزیں تمہیں دے دوں گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور وہ تمہیں شفا عطا کردے گا۔ وہ نابینا شخص ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا تو بادشاہ نے پوچھا: تمہاری بینائی کس نے لوٹائی ہے؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے سوا تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میرا اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے اسے گرفتار کرلیا اور اس وقت تک اسے اذیّت دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا پتا نہ بتادیا۔ پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹے! تمہارا جادو اتنا ترقی کرگیا کہ تم پیدائشی اندھوں کو ٹھیک کردیتے ہو، برص کے مریضوں کو تندرست کردیتے ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کرتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو میرا اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کرلیا اور اذیّتیں دے کر راہب کا پتا معلوم کرلیا۔ پھر راہب کو بلایا اور ایمان نہ چھوڑنے پر پہلے اسے اور پھر اپنے قریبی ساتھی کو سر کے درمیان آرا رکھ کر چیر کر دو ٹکڑے کردیا، پھر لڑکے کو ایمان نہ چھوڑنے پر دو مرتبہ شہید کرنے کی کوشش کی، پہلے پہاڑ سے پھینکنے کی کوشش کی لیکن لڑکے کی دعا سے زلزلہ آیا اور بقیہ لوگ پہاڑ سے نیچے گر کر ہلاک ہوگئے لیکن لڑکا بچ گیا۔ دوسری مرتبہ اس لڑکے کو کشتی میں سوار کرکے سمندر میں پھینکنے کی کوشش کی لیکن پھر لڑکے کی دعا سے کشتی الٹ گئی اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ غرق ہوگئے۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس چلا گیا اور بادشاہ سے کہا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کرسکو گے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو۔ بادشاہ نے وہ عمل پوچھا تو لڑکے نے کہا: تم ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو اور مجھے کھجور کے تنے پر سولی دو، پھر میرے تَرکَش سے ایک تیر نکال کر بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ (اللہ کے نام سے جو اِس لڑکے کا رب ہے) کہہ کر مجھے مارو، اگر تم نے ایسا کیا تو وہ تیر مجھے قتل کردے گا۔ بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرکے ایسا ہی کیا اور لڑکا شہید ہوگیا لیکن یہ دیکھ کر تمام لوگوں نے ایمان قبول کرتے ہوئے تین مرتبہ کہا کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ (بادشاہ کا سارا معاملہ الٹ گیا) اس نے گلیوں کے کناروں پر خندقیں کھدوا کر ان میں آگ جلوائی اور حکم دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے آگ میں ڈال دو۔ (لیکن لوگ ایمان پر ڈٹے رہے حتی کہ) وہ آگ میں ڈالے جانے لگے یہاں تک کہ ایک عورت کی باری آئی جس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی تو بچے نے کہا: اے ماں! صبر کر اور جھجک نہیں، تو سچے دین پر ہے (اور وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے)۔ (تلخیص از مسلم، ص1224، حدیث:7511) اور حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو مؤمن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے آگ میں پڑنے سے پہلے ہی اُن کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلادیا۔

(خازن، 4/366، البروج، تحت الآیۃ:5)

درس ❶ راہِ خدا میں تکالیف پر صبر کرنا ہمیشہ سے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے۔ ❷ نیک لوگوں کو ستانے والے خدا کے دشمن ہیں۔ ❸ اولیاء کی کرامات برحق ہیں۔ ❹ چھوٹی عمر کے لڑکوں کو بھی ولایت مل جاتی ہے۔ ❺ بزرگوں کی صحبت کا فیضان عبادات کے فیضان سے زیادہ مؤثر ہے۔ ❻ جس دین میں اولیاء موجود ہوں وہ دین حق ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جس نے ہمارے اس دین میں ایسا طریقہ ایجاد کیا جس کا تعلق دین سے نہیں ہے تو وہ مَرْدُود ہے۔

(بخاری، 2/211، حدیث:2697)

یہ حدیثِ پاک ان احادیث میں سے ہے جو شریعتِ اسلامیہ کے لئے بنیادی ارکان اور بنیادی اُصول و ضَوابط کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امام یحیٰ بن شَرَف نَوَوی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 676ھ) فرماتے ہیں: ”هذا الحديث قاعدة عظيمة من قواعد الاسلام“ یعنی یہ حدیثِ پاک اسلام کے اُصولوں میں سے ایک عظیم اُصول ہے۔ (شرح النووی علی مسلم، جز:12، 6/16)

مختصر وضاحت: ہر وہ نیا کام کہ جس کو عبادت سمجھا جائے حالانکہ وہ شریعتِ مطہّرہ کے اُصولوں سے ٹکرا رہا ہو یا کسی سنّت، حدیث کے مخالف ہو تو وہ کام مَرْدُود (یعنی قبول نہ ہونے والا) اور محض باطل ہے۔ البتہ اس میں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ جو چیز شریعت کے دلائل سے ثابت ہو یا دینِ اسلام کے اُصولوں کے خلاف نہ ہو، تو وہ مَرْدُود نہیں اور نہ اس حدیث کے تحت داخل ہے، چنانچہ علّامہ عبدُ الرَّؤوف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1031ھ) اسی حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”اما ما عضده عاضد منه بان شهد له من ادلة الشرع او قواعده فليس برد بل مقبول كبناء نحو ربط و مدارس وتصنيف علم وغيرها“ ترجمہ: جو چیز دین کے لئے مددگار ہو اور ہو بھی کسی دینی قانون و ضابطے کے تحت، وہ مرْدود نہیں ہے، بلکہ وہ مقبول ہے، جیسا کہ سرحدوں کی حفاظت کے لئے قلعے بنانا، مدارس قائم کرنا اور علم کی تصنیف کا کام کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(فیض القدیر، 6/47، تحت الحدیث:8333)

بدعت کی اقسام

بنیادی طور پر بدعت کی دو قسمیں ہیں: 1 بدعتِ حسنہ: ایسا نیا کام جو قراٰن و حدیث کے مخالف نہ ہو اور مسلمان اسے اچھا جانتے ہوں، تو وہ کام مَرْدُود اور باطل نہیں ہوتا۔ مثلاً: اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے قلعے بنانا، مدارس قائم کرنا اور علمی کام کی تصنیف کرنا وغیرہ وغیرہ 2 بدعتِ سَیِّئَہ: دین میں ایسا نیا کام کہ جو قراٰن و حدیث سے ٹکراتا ہو۔ مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ مثلاً: اُردو میں خُطبہ دینا یا اُردو میں اذان دینا وغیرہ، جیسا کہ بدعت کی تقسیم کرتے ہوئے علّامہ بَدْرُ الدِّین عَیْنی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 855ھ) فرماتے ہیں: ”ثم البدعة على نوعين: ان كانت مما تندرج تحت مستحسن فی الشرع فهی حسنة وان كانت مما تندرج تحت مستقبح فی الشرع فهی مستقبحة“ ترجمہ: بدعت کی دو قسمیں ہیں: 1 اگر وہ شریعت میں کسی اچھے کام کے تحت ہو، تو بدعتِ حسنہ ہوگی۔ 2 اگر شریعت میں کسی قبیح امر (برے کام) کے تحت ہو، تو بدعتِ قبیحہ یعنی سیئہ ہو گی۔ (عمدۃ القاری، 8/245، تحت الحدیث:2010) جبکہ علّامہ ابنِ حَجَر عَسْقَلانی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 852ھ) فرماتے ہیں: ”قال الشافعی البدعة بدعتان محمودة ومذمومة فما وافق السنة فهو محمودة وما خالفها فهو

* دارالافتاء اہلِ سنّت
اقصیٰ مسجد، کراچی

مذموم" ترجمہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بدعت دو اقسام پر مشتمل ہے: 1 بدعتِ محمودہ یعنی حَسَنہ اور 2 بدعتِ مذمومہ یعنی سَیِّئَہ۔ جو سنّت کے موافق ہو، وہ بدعتِ محمودہ (جس کی تعریف ہو یعنی اچھی) اور جو سنّت کے خلاف ہو، وہ بدعتِ مذمومہ (جس کی مذمت کی جائے یعنی بُری) ہے۔ (فتح الباری، 14 / 216، تحت الحدیث: 7277)

بدعت کی یہی دو قسمیں رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس فرمان سے بھی ماخوذ ہیں: "مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَيِّئَۃً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ" ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا کام جاری کیا اور اُس کے بعد اُس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی طرح اَجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجْر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ نکالا اور اُس کے بعد اُس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی مانند گناہ ملے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

(مسلم، ص394، حدیث: 2351)

بدعتِ سیِّئہ کی ایک پہچان

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم "مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا" ترجمہ: کوئی قوم کسی بدعت کو ایجاد کرے، تو اللہ پاک اس کی مثل سنت کو اٹھا دیتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، 1/ 56، حدیث: 188) مُحَدِّثِ کبیر حضرت علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1014ھ) اس حدیثِ پاک میں مذکور لفظ "بدعت" کی تشریح میں فرماتے ہیں "ای سيئة مزاحمة لسنة" ترجمہ: یعنی اس سے مراد بدعت سیئہ (بُری) ہے جو کسی سنّت کے مخالف ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح، 1 / 433، تحت الحدیث: 188)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ مبارکہ کے الفاظ "لَيْسَ مِنْهُ" کی شَرح میں فرماتے ہیں: "لَیسَ مِنہُ" سے مراد قرآن و حدیث کے مخالف، یعنی جو کوئی دین میں ایسے عمل ایجاد کرے جو دین یعنی کتاب و سنّت کے مخالف ہوں جس سے سنّت اُٹھ جاتی ہو وہ ایجاد کرنے والا بھی مَرْدُود ایسے عمل بھی باطل جیسے اُردو میں خطبہ و نماز پڑھنا، فارسی میں اذان دینا وغیرہ۔" (مراٰۃ المناجیح، 1/ 146)

بدعتِ حسنہ کی چند مثالیں

ایسا اچھا نیا کام جو شریعت سے ٹکراتا نہیں ہے، اس کی بہت ساری مثالیں ہیں، جن میں سے پانچ یہ ہیں:

1 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قراٰن پاک کو ایک جگہ جمع کروایا اور اس کی تکمیل حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی 2 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت شروع کروائی 3 حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کی اذانِ ثانی شروع ہوئی 4 قراٰنِ پاک میں نقطے اور اِعراب حجاج بن یوسف کے دور میں لگائے گئے۔ 5 مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لئے محراب ولید مَرْوانی کے دور میں سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایجاد کی تھی۔ ان کے علاوہ بھی بہت سارے ایسے کام ہیں، جو نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں یا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دورِ مبارک میں نہیں تھے، بعد میں ایجاد ہوئے، تو یہ سارے کے سارے کام کیا مَرْدُود اور باطل ہیں؟ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ کریم عقلِ سلیم عطا فرمائے اور دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

> "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ) صفحہ 25 پر یہ مسئلہ شائع ہوا تھا: دورانِ طواف حاجی صاحبان کی ایک تعداد کی پیٹھ یا سینہ کعبۂ مُشرّفہ کی جانب ہو تا رہتا ہے۔ یاد رکھئے! طواف میں سینہ یا پیٹھ کئے جتنا فاصلہ طے کیا اُتنے فاصلے کا اِعادہ یعنی دوبارہ کرنا واجب ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ پھیرا ہی نئے سرے سے کر لیا جائے لیکن اگر اعادہ نہ کیا اور مکے سے چلے آئے تو دَم لازم ہے۔
>
> اس کی مزید وضاحت یہ ہے: اعادہ نہ کرنے پر دم لازم ہونے کا حکم طوافِ زیارت اور طوافِ عمرہ میں ہے جبکہ طوافِ رخصت اور طوافِ نفل میں اعادہ نہ کیا تو ایک صدقہ لازم ہوگا۔

حاضِر و ناظِر

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیبِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شُمار کمالات عطا فرمائے ہیں جن میں سے ایک حاضِر و ناظِر ہونا بھی ہے۔

حاضِر و ناظِر کا مطلب: حاضِر و ناظِر ہونے کا معنٰی یہ ہے کہ قُدسی (یعنی اللہ کی دی ہوئی) قوت والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالَم (یعنی سارے جہان، زمین و آسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم، مُلک و ملکوت) کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دُور و قریب کی آوازیں سُنے یا ایک آن (لمحہ بھر) میں تمام عالَم کی سیر کرے اور سینکڑوں میل دُور حاجت مندوں کی حاجت رَوائی کرے۔ یہ رفتار خواہ رُوحانی ہو یا جسمِ مثالی کے ساتھ ہو یا اسی مبارک جسم سے ہو جو قبر میں مدفون ہے۔ (جاءالحق، ص116 ملخصاً)

ضروری وضاحت: ہمارا یہ دعویٰ ہرگز نہیں ہے کہ حُضُورِ اکرم، نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ظاہری جسمِ اَقدس ہر ہر جگہ موجود ہے، البتّہ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیک وقت ایک سے زائد مقامات پر جلوہ فرما ہوسکتے ہیں۔

(من عقائد اہل السنۃ، ص318 ملتقطاً)

حاضِر و ناظِر کے مفہوم کو ایک مثال سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ جس طرح آسمان کا سورج اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر ہے لیکن اپنی روشنی اور نورانیت کے ساتھ روئے زمین پر موجود ہے اسی طرح (بلا تشبیہ) آفتابِ نبوت، ماہتابِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے جسمِ اَقدس کے ساتھ مدینہ شریف میں اپنے مزارِ پُرانوار میں موجود ہیں لیکن ساری کائنات کو یوں دیکھتے ہیں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی کو، نیز اُمّتیوں کے اعمال کو دیکھتے ہیں اور اللہ کے حکم سے تصرُّف بھی فرماتے ہیں۔

آیتِ قراٰنی: اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔ (پ26، الفتح:8)

تفاسیر: 1 حضرت علّامہ علاءُ الدّین علی بن محمد خازِن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے پیارے حبیب! بے شک ہم نے آپ کو اپنی اُمّت کے اَعْمال اور اَحوال کا مُشاہدہ فرمانے والا بناکر بھیجا تاکہ آپ قیامت کے دن ان کی گواہی دیں اور دنیا میں ایمان والوں اور اطاعت گزاروں کو جنّت کی خوشخبری دینے والا اور کافروں، نافرمانوں کو جہنّم کے عذاب کا ڈر سنانے والا بناکر بھیجا ہے۔ (تفسیر خازن، پ26، الفتح، تحت الآیۃ:8، 4/146)

2 اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمہاری تعظیم کرے اُسے فضلِ عظیم کی بشارت دو اور جو مَعَاذَ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اسے عذابِ اَلیم کا ڈر سناؤ، اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار، تو بہت مُناسب ہوا کہ اُمّت کے تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال اُن کے سامنے ہوں۔ (اور اللہ پاک نے آپ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جیسا کہ) طبرانی کی حدیث میں حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ اللہَ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ بے شک اللہ کریم نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اُسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

(کنزالعمال، جز:11، 6/189، حدیث:31968، فتاویٰ رضویہ، 15/168 ملخصاً)

* رُکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

آیتِ قرآنی: اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔ (پ2، البقرۃ:143)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت سیّدُنا امام ابنِ جَرِیر طَبَری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا بِمَا عَمِلْتُمْ اَوْ فَعَلْتُم یعنی تم جو جو اعمال و افعال کرتے ہو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن سب پر گواہ ہوں گے۔

(تفسیرِ طبری، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:143، 2/10، حدیث:2186)

احادیثِ مُبارکہ: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کثیر فرامین میں "حاضر و ناظر" کا مفہوم موجود ہے مثلاً:

1 حضرت سیّدُنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں (یعنی تمام جوانب و اطراف) کو دیکھ لیا۔ (مسلم، ص1182، حدیث:7258) 2 حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے میرے سامنے دنیا پیش فرمادی، میں دنیا اور اس میں پیش آنے والے قِیامت تک کے واقعات کو اپنی اس ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

(مجمع الزوائد، 8/510، حدیث:14067)

مُحَقِّقِین بُزُرگانِ دین کے ارشادات: 1 حضرت امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو منصور عبدُالقاہِر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہیں: قَالَ الْمُتَكَلِّمُوْنَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، وَاَنَّهٗ يَسُرُّ بِطَاعَاتِ اُمَّتِهٖ وَيَحْزَنُ بِمَعَاصِي الْعُصَاةِ مِنْهُمْ یعنی ہمارے اصحاب میں سے محقق متکلمین فرماتے ہیں: بے شک ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اپنی وفات کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی اُمّت کی نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کی نافرمانیاں دیکھ کر غمزدہ ہوتے ہیں۔ (الحاوی للفتاوی، 2/180)

2 شارحِ بخاری حضرت امام احمد بن محمد قَسْطَلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ فِي مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ، وَمَعرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِم وَنِيَّاتِهِم وَعَزَائِمِهِم وَخَوَاطِرِهِم، وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ جَلِيٌّ لَا خَفَاءَ بِهٖ یعنی اپنی اُمّت کا مشاہدہ فرمانے، ان کے حالات، دِل کے ارادوں، نیتوں اور ان کے راز جاننے میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات اور حیات میں کوئی فرق نہیں۔ یہ تمام چیزیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاں ظاہر ہیں ان میں سے کچھ پوشیدہ نہیں۔

(مواھب لدنیہ، 3/410)

3 شیخِ محقق علّامہ عبدُالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عُلَمائے اُمّت میں اس مسئلہ میں ایک شخص کا بھی اختلاف نہیں کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حقیقی زندگی کے ساتھ دائم و باقی ہیں، اس بات میں کسی قسم کا شبہ یا کوئی تاویل نہیں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُمّت کے حالات پر حاضر و ناظر ہیں۔ (سلوک اقرب السبل مع اخبار الاخیار، ص155) ایک مقام پر فرماتے ہیں: شاہد کا معنیٰ ہے اُمّت کے حال، ان کی نجات و ہلاکت اور تصدیق و تکذیب پر حاضر اور عالِم۔

(مدارج النبوۃ، 1/260)

4 حضرت شاہ عبدُالعزیز مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے لوگو تم پر تمہارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قیامت کے دن اس لئے گواہی دیں گے کہ وہ نُورِ نبوت سے ہر پرہیزگار کے مرتبہ و مقام کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ فلاں میرا اُمّتی کس درجہ پر پہنچا ہوا ہے اور یہ کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں اُمّتی کی ترقّی میں فُلاں چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ پس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہارے گناہوں، ایمان کے درجات، اچھے بُرے اَعْمال اور تمہارے خُلوص و مُنافَقت کو پہچانتے ہیں۔

(تفسیرِ عزیزی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:143، 1/636)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اللہ کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راشد نور عطاری مدنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ پاک کا آخری نبی ماننا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی طرح کا کوئی نیا نبی و رسول نہ آیا ہے اور نہ ہی آسکتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام بھی قیامت کے نزدیک جب تشریف لائیں گے تو سابق وصفِ نبوت و رسالت سے مُتَّصِف ہونے کے باوجود وہ اپنی شریعت کی تبلیغ کرنے کے بجائے ہمارے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب و اُمّتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

(خصائص کبریٰ،2/329)

اِس عقیدۂ ختمِ نبوت کو قراٰنِ پاک میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠﴾ ترجَمۂ کنزُالعِرفان: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (پ22،الاحزاب:40)

خود تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی مبارک زبان سے اپنے آخری نبی ہونے کو بیان کیا ہے:

8 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1 فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ بے شک میں سب نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے (جسے کسی نبی نے خود تعمیر کیا ہے)۔ (مسلم، ص553، حدیث:3376)

2 مجھے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ وَالسّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی: 1 مجھے جامع کلمات دیئے گئے 2 رُعب طاری کرکے میری مدد کی گئی 3 میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا 4 میرے لئے ساری زمین پاک اور نماز کی جگہ بنادی گئی 5 مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا 6 مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ (مسلم، ص210، حدیث:1167)

3 اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ بے شک رِسالت اور نبوت منقطع ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ (ترمذی،4/121، حدیث:2279)

4 اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری اُمّت ہو۔ (ابن ماجہ، 4/414، حدیث: 4077)

5 اَنَا مُحَمَّدٌ، النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ، اَنَا مُحَمَّدٌ، النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ، ثَلَاثًا، وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، میں محمد ہوں، اُمّی نبی ہوں تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسند احمد،2/665، حدیث:7000)

6 بنی اسرائیل کا نظامِ حکومت اُن کے انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ وَالسّلام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی جاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی آتا تھا اور میرے بعد تم میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ،8/615، حدیث:152)

7 ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ۔ قِیْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرٰی لَهٗ یعنی نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں۔ عرض کی گئی: بشارتیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: اچھا خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ (معجم کبیر،3/179، حدیث:3051)

8 اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ یعنی میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں اور یہ بطورِ فخر نہیں کہتا۔

(معجم اوسط،1/63، حدیث:170، تاریخ کبیر للبخاری،4/236، حدیث:5731)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

* مجلس اشاعت جات دعوتِ اسلامی کراچی

مَدَنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 امام حُسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک

سوال: بوقتِ شہادت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب: تقریباً 56 سال 5 ماہ 5 دن۔

(سوانح کربلا، ص170-مدنی مذاکرہ، 6 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

2 اُولُوالعَزْم رُسُل کی تعداد

سوال: انبیائے کرام علیہمُ السّلام میں اُولُوالعَزْم رُسُل کون کون سے ہیں؟

جواب: رَسول کی جمع رُسُل ہے، تمام انبیا و رُسُل میں پانچ رَسولوں کو اُولُوالعَزْم[1] کہا جاتا ہے: (1) حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام (2) حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام (3) حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام (4) حضرت سیّدُنا نوح علیہ السّلام اور (5) سب سے اَفضل و اَعلیٰ ہمارے آقا و مولیٰ محمدِ مصطفےٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔ (تفسیر طبری، پ26، الاحقاف، تحت الآیۃ:35، 11/303، حدیث:31329 ملخصاً-مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاوّل 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

[1] بلند و بالا عزت و عظمت اور حوصلہ والے۔ (بہار شریعت، 1/54)

3 مسجد میں ہنسنے سے وضو ٹوٹا یا نہیں؟

سوال: کیا مسجد میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں ٹوٹتا، البتہ نماز میں ہنسا تو نماز ٹوٹ جائے گی مگر وضو پھر بھی نہیں ٹوٹے گا کیونکہ بالغ رکوع و سجود والی نماز میں اتنی آواز سے ہنسا کہ خود کے کانوں نے ہنسی کی آواز سُن لی تو نماز ٹوٹے گی وضو نہیں اور اگر نماز میں قہقہہ لگایا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ دوسروں نے بھی ہنسی کی آواز سُنی تو اب وُضو اور نماز دونوں ٹوٹ جائیں گے۔ (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، ص91 ملخصاً) یاد رکھئے! مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔ (فردوس الاخبار، 2/431، حدیث:3891) لہٰذا مسجد میں ہنسنا نہیں چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

4 جنّت میں اولاد

سوال: کیا جنّت میں اولاد بھی ہوگی؟

جواب: جی ہاں! جنّت میں جب مسلمان کو اولاد کی خواہش ہوگی تو خواہش کرتے ہی اس کا حمل، پیدائش اور اس کی پوری عمر (30 سال) بغیر کسی تکلیف کے ایک ساعت میں ہوجائے گی۔ (بہار شریعت، 1/160 ماخوذاً-مدنی مذاکرہ، 5 رجب المرجب 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

5 محرم الحرام میں ناخن کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا محرم الحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: کاٹ سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 3 محرم الحرام 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

6 میّت کی پیشانی چومنا کیسا؟

سوال: کیا میّت کی پیشانی چُوم سکتے ہیں؟

جواب: چوم سکتے ہیں، حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیشانی مبارک کا بوسہ لیا تھا۔ (الزرقانی علی المواھب، 12 / 143، 144 ملخصاً)

(مدنی مذاکرہ، 5 رجب المرجب 1440ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

7 ماں کے پیٹ میں 15 پارے حفظ کرنے والے بزرگ

سوال: کیا کوئی ایسے بزرگ بھی تھے جنہوں نے ماں کے پیٹ میں کچھ قراٰنِ پاک حفظ کرلیا تھا؟

جواب: جی ہاں! حضرت سیّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے 15 پارے ماں کے پیٹ میں حفظ کرلئے تھے۔ (ماخوذ از سبع سنابل، ص 228، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 481 ملخصاً)

(مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

8 گروی میں رکھی گئی چیز کو استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا کوئی چیز مثلاً مکان وغیرہ گروی (رہن) رکھ کر قرض لینا اور اس پر پرافٹ دینا جائز ہے؟

جواب: جو چیز گروی رکھی جاتی ہے اسے استعمال نہیں کرسکتے اور نہ ہی اس سے نفع اُٹھاسکتے، جیسے مکان گروی رکھوایا ہے تو اس مکان میں رہائش بھی اختیار نہیں کرسکتے کہ اس مکان میں رہنا بھی اس سے نفع اٹھانا ہے، اس کا پرافٹ بھی نہیں دے سکتے کیونکہ اس کا پرافٹ دینا سُود ہے اور سُود لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، 3 / 702، 703 - مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1440ھ)

(رہن (یعنی گروی) کے مزید احکام جاننے کے لئے "بہارِ شریعت" جلد تین کا حصہ 17 پڑھئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

9 بچیوں کے نام کن کے ناموں پر رکھیں؟

سوال: حصولِ برکت کے لئے بچے کا نام محمد رکھا جاتا ہے، بچی کا نام کیا رکھا جائے؟

جواب: اُمّہاتُ المؤمنین، صحابیات اور صالحات کی نسبت سے بچّی کا نام رکھا جائے یا جس نام کے معنی اچھے ہوں وہ رکھ لیا جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الآخر 1439ھ)

(نام رکھنے کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھئے)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

10 جھوٹ سے وضو ٹوٹا یا نہیں؟

سوال: کیا جھوٹ بولنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جھوٹ بولنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے لیکن اس سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ جھوٹ بولا تو وضو کرلینا مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 1 / 963 ملخصاً - مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بقیہ: فریاد

آتی ہیں جو دین میں جتنا زیادہ پختہ ہوتا ہے اس پر آنے والی آزمائشیں اتنی ہی بڑی ہوتی ہیں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: یَارسولَ اللہ! (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟ فرمایا: انبیا (علیہم السّلام) پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اپنی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی دینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ (ابن ماجہ، 4/369، حدیث:4023ملتقطاً)

عام طور پر کئی لوگ مصیبتوں اور آزمائشوں کے وقت بے صَبرے ہوجاتے ہیں حالانکہ ہم پر مصیبتوں کا آنا ہمارے ساتھ اللہ پاک کی طرف سے بھلائی کے ارادے اور ہم سے اس کی محبت کی نشانی ہے، نیز اگر اللہ پاک کی رضا کے لئے ہم نے مصیبت پر صبر کیا تو وہ آزمائش قیامت کے دن ہمارے چہرے کو روشن کرے گی، تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں: 1 اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ (بخاری، 4/4، حدیث:5645) 2 جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت فرماتا ہے یا اسے اپنا دوست بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر آزمائشوں کی بارش فرما دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، 4/142، حدیث:19) 3 مصیبت اپنے صاحب کا چہرہ اس دن چمکائے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔ (معجم اوسط، 3/290، حدیث:4622) اللہ کریم نے قراٰنِ پاک میں 70 سے زائد مقامات پر صبر کا ذکر فرمایا اور اکثر دَرَجات و بھلائیوں کو اسی کی طرف منسوب کیا اور اس کا پھل قرار دیا ہے۔ صبر کے فضائل پر 10 روایات ملاحظہ کیجئے: ❁ صبر ایمان کا نصف حصّہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/38، حدیث:6235) ❁ صبر جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 4/24، حدیث:16) ❁ صبر ایمان کا ایک سُتون ہے۔ (شعب الایمان، 1/70، حدیث:39) ❁ بندے کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (مستدرک، 3/187، حدیث:3605) ❁ صبر افضل ترین عمل ہے۔ (شعب الایمان، 7/122، حدیث:9710) ❁ صبر بھلائیوں کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 4/24، حدیث:17) ❁ بینائی چلی جانے پر صبر کرنے کی جزا جنّت ہے۔ (بخاری، 4/6، حدیث: 5653) ❁ صبر کے ساتھ آسانی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ (شعب الایمان، 7/204، حدیث: 10003) ❁ فتنے کی شِدّت پر صبر کرنے والے کو قیامت کے دن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (شعب الایمان، 7/124، حدیث:9721) ❁ قیامت کے دن رُوئے زمین کے سب سے زیادہ شکر گزار بندے کو لایا جائے گا۔ اللہ پاک اسے شکر کا ثواب عطا فرمائے گا پھر رُوئے زمین کے سب سے زیادہ صبر کرنے والے کو لایا جائے گا تو اللہ پاک فرمائے گا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ اس شکر گزار کو ملنے والا ثواب تجھے بھی ملے؟ وہ عرض کرے گا: ہاں میرے ربّ۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہرگز نہیں! میں نے تجھے نعمت عطا کی تو تُو نے شکر کیا اور مصیبت میں مبتلا کیا تو تُو نے صبر کیا۔ آج میں تجھے دُگنا اَجر عطا کروں گا پھر اسے شکر گزاروں سے دُگنا اَجر عطا کیا جائے گا۔ (تفسیر نیشاپوری، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:155، 1/442)

تمام عاشقانِ رسول سے میری فریاد ہے کہ اللہ پاک کی رضا کے لئے راہِ حق میں آنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کیجئے، اس کے دین کی سَربُلندی کے لئے اپنی کوششوں کو تیز تَر کردیجئے، اللہ پاک کی رحمت سے قوی امید ہے کہ وہ کربلا والوں کے صدقے میں ہماری قبر و آخرت کو ضرور روشن فرمائے گا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پاسکتا
جو رنج و مُصیبت سے دوچار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش (مرمّم) ص164)

جاتے وقت خدا حافظ کہنا

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

جدہ کے رہائشی کا عمرے کے بعد حلق یا تقصیر جدہ میں کرانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں جدہ کا رہائشی ہوں، عمرہ کرنے کے لئے مکہ شریف حاضری ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا میں عمرے کے تمام افعال ادا کرکے حلق یا تقصیر جدہ جاکر کرسکتا ہوں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عمرہ کرنے والے کے لئے حدودِ حرم کے اندر حلق یا تقصیر کروانا ضروری ہے، حدودِ حرم سے باہر کروانے کی صورت میں اس پر دَم لازم ہوگا۔ چونکہ جدہ حرم سے باہر ہے لہٰذا آپ جدہ جاکر حلق یا تقصیر نہیں کرواسکتے، کروائیں گے تو دَم دینا لازم ہوگا۔ (لباب المناسک، ص325، ردالمحتار، 3/666، بہار شریعت، 1/1142)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جاتے وقت خدا حافظ کہنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ لوگ ملاقات کے بعد جاتے وقت خدا حافظ کہتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ملاقات کرکے جاتے وقت بھی سلام کرنا سنّت ہے، حدیثِ پاک میں اسی کی ترغیب ہے، البتہ سلام کرنے کے ساتھ ہی خدا حافظ بھی کہہ دیا تو حرج نہیں ہے کہ یہ دعائیہ جملہ ہے اور رخصت کرتے وقت دعا دینا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے ثابت ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: "کان النبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ویقول استودع اللہ دینك وامانتك وآخر عملك" ترجمہ: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم جب کسی کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود ہاتھ پیچھے نہ کرتا، اور فرماتے: میں تمہارا دین، امانت اور آخری عمل، اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں۔

(مشکاۃ المصابیح، 1/455، حدیث: 2435)

البتہ سلام کے بجائے صرف خدا حافظ کہنے پر اکتفا نہ کیا جائے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے وقتِ رخصت بھی سلام کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اذا انتھی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ" ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس کے پاس پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے، جب جانے لگے تو دوبارہ سلام کرے کہ پہلی مرتبہ کا سلام، آخری مرتبہ کے سلام سے بہتر نہیں۔ (یعنی دونوں مواقع پر سلام کرنے کی اپنی اپنی اہمیت ہے) (ترمذی، 4/324، حدیث: 2715)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا فرض کے بعد سنن و نوافل کے لئے جگہ بدلنا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

کہ کیا مقتدی کے لئے ضروری ہے کہ فرض پڑھ لینے کے بعد سنن و نوافل اس جگہ سے ہٹ کر پڑھے، وہاں نہ پڑھے۔ کیا یہ مسئلہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ظہر و مغرب اور عشا کے فرض پڑھ لینے کے بعد مقتدیوں کے لئے سنن و نوافل اس جگہ سے ہٹ کر پڑھنے کو ضروری قرار دینا غلط اور عوامی غلط فہمی ہے درست مسئلہ یہ ہے کہ مقتدی کو اختیار ہے کہ جس جگہ اس نے جماعت سے فرض پڑھے، چاہے تو وہیں سنن و نوافل پڑھے یا اس سے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں ہٹ کر پڑھے یا گھر جاکر پڑھے۔ البتہ مستحب یہ ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنن و نوافل پڑھے۔ یوں ہی یہ بھی مسنون ہے کہ جماعت ہو جانے کے بعد صفیں توڑ دی جائیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/77، فتاویٰ رضویہ، 9/230)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گھٹی دینے کا طریقہ
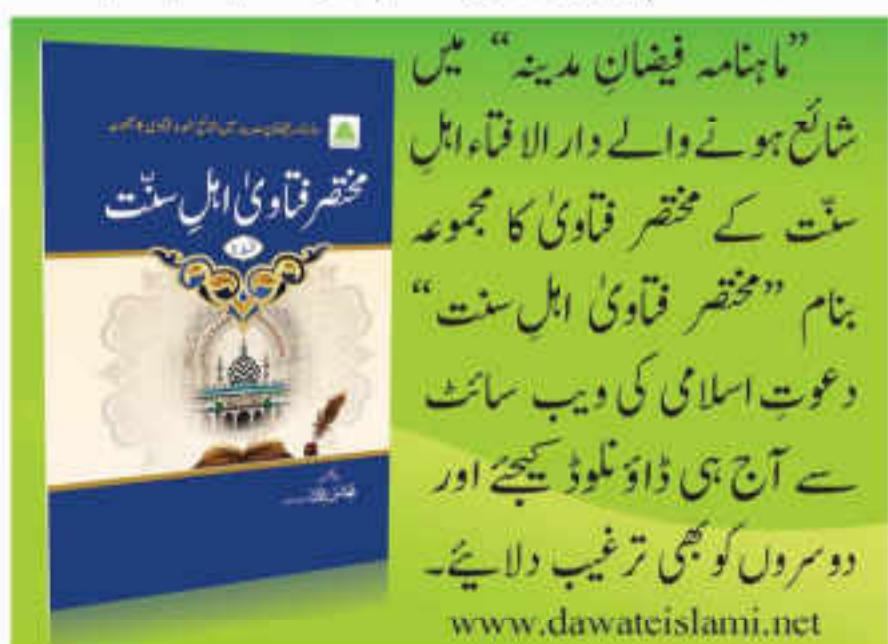
سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچّے کی پیدائش کے بعد اسے گھٹی دینے کا طریقہ کیا ہے نیز اس موقع پہ کون کون سے اعمال کرنے چاہئیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچّہ پیدا ہو تو پہلے اس کے دائیں کان میں چار بار اذان اور بائیں کان میں تین بار اقامت کہی جائے اس کے بعد کسی عالمِ دین، بزرگ یا نیک شخص سے گھٹی دلوائی جائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ گھٹی دینے والا کوئی میٹھی شے خود چبا کر بچے کے منہ میں ڈال کر تالو پہ مَل دے۔

اُمُّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "کان یؤتی بالصبیان فیبرك علیھم ویحنکھم" ترجمہ: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی خدمت میں بچّے لائے جاتے حضور ان کے لئے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک کرتے۔ (گھٹی دیئے جانے کو تحنیک کہتے ہیں)۔ (مسلم، ص134، حدیث:662)

سیّدی اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: "جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان بائیں میں تکبیر کہے کہ خللِ شیطان و اُمّ الصبیان سے بچے، چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوتِ اخلاق کی فالِ حسن ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 24/453)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مارخور حلال ہے یا حرام؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مارخور حلال جانور ہے یا حرام؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مارخور بکرے سے بڑا ایک جنگلی جانور اور گھاس پھونس کھانے والا چوپایہ ہے، یہ حلال ہے، اس کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں جب کوئی چوپایا ایسا ہو کہ نہ تو ذی ناب (حرام چوپایوں کے جو دو دانت باہر نکلے ہوتے ہیں وہ انیاب کہلاتے ہیں) ہو یا ذی ناب تو ہو لیکن اس سے شکار نہ کرتا ہو جیسا کہ اونٹ اور نہ ہی مردار خور ہو تو وہ حلال ہوتا ہے اور مارخور میں یہ دونوں وصف پائے جاتے ہیں۔ (درمختار، 9/620 ملتقطاً، فتاویٰ رضویہ، 20/313)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روشن مستقبل

بچوں کے لئے

کھچڑا کیوں پکایا؟

خضر حیات عطاری مدنی*

گھر میں آج خُصُوصی طور پر کھچڑا[1] بنانے کی تیاری ہو رہی تھی، ننّھی مدیحہ نے اپنی امّی جان سے پوچھا: امّی جان! آج کھچڑا کیوں پکا رہے ہیں؟ امّی جان: آج 10 محرم الحرام ہے۔ اس دن ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے نَواسے حضرت سیِّدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ اور ان کے بہت سارے ساتھی میدانِ کربلا میں شہید ہوئے تھے، ان کے ایصالِ ثواب کے لئے ہم بھی اپنے گھر میں نیاز کا اہتمام کر رہے ہیں۔ مدیحہ: امّی جان! یہ "نیاز اور ایصالِ ثواب" کیا ہوتا ہے؟ امّی جان: اِیصال کا مطلب ہے پہنچانا، یوں ایصالِ ثواب کا مطلب ہوا ثواب پہنچانا، نیز اللہ کے نیک بندوں کے ایصالِ ثواب کے لئے کھانے پینے کا جو اہتمام کیا جاتا ہے اسے ادب کی وجہ سے "نَذر و نیاز" کہتے ہیں۔ مدیحہ: امّی جان! کیا صحابۂ کرام بھی ایصالِ ثواب کیا کرتے تھے؟ امّی جان: جی ہاں! چنانچہ صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا سَعْد بن عُبادَہ رضی اللہ عنہ نے عَرض کی: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری والدہ انتِقال کرگئی ہیں، کون سا صَدَقہ افضل رہے گا؟ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "پانی" چُنانچہ اُنہوں نے ایک کُنواں کُھدوایا اور کہہ دیا کہ یہ سَعْد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اُمِّ سعد کے ثواب کے لیے ہے)۔ (ابوداؤد، 2/180، حدیث:1681، مراٰۃ المناجیح، 3/105) اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنا بہت اچّھا کام ہے۔ اسی طرح ایک شخص نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا کہ میری والدہ انتقال کرگئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے صَدَقہ کروں تو کیا اس کا انہیں فائدہ پہنچے گا؟ تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے، میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ بناکر اسے اپنی فوت شُدَہ ماں کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔ (ترمذی، 2/148، حدیث:669)

امّی جان! فوت ہوجانے والوں کو ایصالِ ثواب کرنے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ مدیحہ نے سوال کیا۔ امّی جان: آپ نے بہت اچّھا سوال کیا، سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ جتنے لوگوں کو ہم ایصالِ ثواب کرتے ہیں، اُن سب کے مجموعے کے برابر ہم کو بھی ثواب ملتا ہے۔ مثلاً کوئی نیک کام ہم نے کیا جس پر ہمیں دس نیکیاں ملیں اب ہم نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ہمیں ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو ہمیں دس ہزار دس نیکیاں ملیں گی۔ (بہار شریعت، 1/850 ماخوذاً) امّی جان! مدنی چینل پر تو بُزرگوں کے ایصالِ ثواب کے موقع پر جُلوس بھی نکالتے ہیں اور ساتھ میں مدنی نعرے بھی لگاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ مدیحہ نے سُوال کیا۔ امی جان: دَراَصْل جلوس نکالنا اور مدنی نعرے لگانا ان پاکیزہ لوگوں سے محبت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے، اس کی وجہ سے ہماری تَوَجُّہ بھی اس طرف جاتی ہے کہ آج کس بزرگ کو ایصالِ ثواب کیا جارہاہے اور بچے تو ویسے بھی جلوس اور نعروں کو پسند کرتے ہیں۔

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی حَسَن و حُسین بھی جنّتی جنّتی

(1) اسے حلیم بھی کہا جاتا ہے۔

* مدرس جامعۃ المدینہ، ملتان

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

گیدڑ کا شور
Jackal's Howl

ابو معاویہ عطّاری مدنی*

ایک جنگل میں اُونٹ (Camel) اور گیدڑ (Jackal) رہتے تھے۔ ان کی آپس میں دوستی تھی۔ ایک دن گیدڑ اُونٹ کے پاس آکر کہنے لگا: دوست! ساتھ والے گاؤں میں تربوز (Watermelon) کے کھیت ہیں، آؤ مِل کر کھاتے ہیں۔ اُونٹ اپنے دوست کی بات مان گیا اور اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر یہ دونوں تربوز کھانے میں مصروف ہوگئے۔ گیدڑ تربوز کھانے کے بعد شور مچانے لگا جسے سُن کر کھیت کا مالک وہاں آپہنچا۔ گیدڑ تو بھاگ نکلا مگر اُونٹ نہ بھاگ سکا اور مالک کے ہاتھ آگیا جس کی وجہ سے اسے بہت مار کھانی پڑی۔ کچھ دیر بعد جب دونوں ملے تو اُونٹ نے ناراض ہوتے ہوئے گیدڑ سے کہا: تم نے یہ کیا حرکت کی تھی؟ تمہاری وجہ سے مجھے بہت مار کھانی پڑی۔ گیدڑ چالاکی سے کہنے لگا: کیا کروں! میں مجبور تھا کیونکہ میری عادت ہے کہ تربوز کھاکر شور مچاتا ہوں۔ اس کی بات سُن کر اُونٹ خاموش ہوگیا۔ شام ہوچکی تھی، یہ دونوں واپس جنگل کی طرف چل پڑے، جب راستے میں نہر (Canal) آئی تو پچھلی بار کی طرح گیدڑ اُونٹ کی پیٹھ پر سُوار ہوگیا، جب دونوں نہر کے بیچ میں پہنچے تو اُونٹ نہر میں بیٹھنے لگا۔ گیدڑ چیخا: یہ تم کیا کر رہے ہو؟ اس طرح تو میں ڈُوب جاؤں گا۔ اُونٹ بولا: بھائی! میری بھی عادت ہے کہ تربوز کھانے کے بعد کچھ دیر پانی میں بیٹھتا ہوں۔

پیارے بچّو! کسی کو دھوکا دینا اچّھی بات نہیں ہے، اگر آج ہم کسی کے ساتھ دھوکا کریں گے تو کل کو ہمارے ساتھ بھی کوئی دھوکا کر سکتا ہے۔ سچ ہے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال: میدانِ کربلا میں امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سب سے پہلے شہید ہونے والے کون تھے؟

جواب: حضرت سیّدنا مُسلم بن عَوْسَجہ رضی اللہ عنہ۔ (البدایۃ والنھایۃ، 5/689)

سوال: وہ کون خوش نصیب ہیں جو میدانِ کربلا میں یزیدی لشکر سے نکل کر حُسینی لشکر میں شامل ہوئے تھے؟

جواب: حضرت سیّدنا حُر رحمۃ اللہ علیہ۔ (الکامل فی التاریخ، 3/421)

سوال: حضرت سیّدنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے کون سے شہزادے میدانِ کربلا میں سب سے پہلے شہید ہوئے تھے؟

جواب: حضرت سیّدنا علی اکبر بن حُسین رضی اللہ عنہما۔

(البدایۃ والنھایۃ، 5/693)

سوال: 10 محرم کو اِثْمِد سرمہ لگانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص اس دن (10 محرم کو) اپنی آنکھوں میں اثمد سرمہ لگائے گا اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔ (شعب الایمان، 3/367، حدیث: 3797)

سوال: اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد مکّے میں عورتوں میں سے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچی، حضرت سیّدتُنا لُبابہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا نے۔ (طبقات ابن سعد، 8/217)

سوال: حَبرُ الاُمّۃ کن کا لقب ہے؟

جواب: حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

(اسد الغابہ، 3/296)

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

موبائل اور بچوں کی نازک آنکھیں

Mobile and Sensitive eyes of Children

بلال حسین عطاری مدنی*

یہ بات دُرست ہے کہ موبائل وقت کے ساتھ ساتھ ضرورت بنتا جارہا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جہاں اس کے فائدے ہیں وہیں نقصانات بھی ہیں مثلاً موبائل فون کا زیادہ استعمال آنکھوں وغیرہ کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے مگر بچّوں پر اس کے نقصان دہ اثرات بڑوں کی نسبت کچھ زیادہ ہیں۔ چند **نقصانات** ملاحظہ فرمائیں:

❁ موبائل، ٹی وی، پی سی ٹیبلٹ، کمپیوٹر وغیرہ ڈیوائسز میں سے کوئی چیز اگر چھ ماہ یا اس سے کم عُمر بچے کے سامنے آن On ہو تو بچے کی دونوں آنکھوں کی پتلیاں اس ڈیوائس کے بالکل سامنے ہونی چاہئیں، اگر وہ ڈیوائس کسی سائیڈ پر ہو اور بچّہ اپنی پتلیاں ٹیڑھی کرکے اسے ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ مستقل دیکھے تو بھینگے پن (Squint) کا شکار ہو سکتا ہے ❁ دلچسپ روشنیاں بکھیرتی ہوئی اِسکرین سے دوستی رکھنے والے بچّوں کی آنکھیں متأثر ہونے لگتی ہیں اور پھر یہ معاملہ نظر کی کمزوری اور مختلف نمبرز کے چشموں (Glasses) کے استعمال تک جاپہنچتا ہے ❁ اسمارٹ فون کی اِسکرین سے چمکدار نیلی روشنی خارج ہوتی ہے تاکہ آپ اسے سورج کی تیز روشنی میں بھی دیکھ سکیں۔ یہ نیلی روشنی نیند کے شیڈول میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے جس سے اگلے دن کی یادداشت پر نُقصان دِہ اَثرات مرتب ہوسکتے ہیں ❁ یہ روشنی پردۂ چشم (آنکھ کے پردے) کو نُقصان پہنچاتی ہے جو کہ بینائی (Eyesight) کے لئے تباہ کُن ثابت ہوسکتی ہے ❁ اس روشنی کے باعث رات کی نیند خراب ہونے سے اگلے دن طالبِ علموں (Students) کے لئے اپنے اَسباق پڑھنا مشکل ہوجاتا ہے، جبکہ لمبے عرصے تک نیند پوری نہ ہونے کے باعث اچّھی نیند کا ملنا بھی مشکل ہوجاتا ہے ❁ ایک تحقیق کے مطابق 9 اور 10 سال کے وہ بچّے جو روزانہ 7 گھنٹوں سے زیادہ موبائل فون استعمال کرتے ہیں ان کے دِماغ کی بیرونی جھلّی کمزور ہوجاتی ہے جو معلومات کو ترتیب دینے کا عمل (Process) کرتی ہے ❁ ماہرین کے مطابق وہ بچّے جو صرف ایک سے دو گھنٹے بھی موبائل فون کے ساتھ گزارتے ہیں ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت متأثر ہوجاتی ہے ❁ بچّے زیادہ تَر وقت اِسکرین پر گزارنے کی وجہ سے جسمانی وَرْزِش کے مَواقع (کھیل کُود، بھاگ دوڑ وغیرہ) سے دُور رہتے ہیں جس کے باعث ان کی نَشوونُما بُری طرح متأثر ہوتی ہے اور بچے اَعْصابی کمزوری کا شکار ہوجاتے ہیں ❁ اسمارٹ فون استعمال کرنے والے بچّے سوشل میڈیا (Social Media) پر زیادہ رہنے کی وجہ سے اپنے دوستوں اور رشتے داروں وغیرہ سے کم ملتے ہیں جس کے سبب وہ تنہائی کے عادی ہوجاتے ہیں اور یہی تنہائی انہیں ڈپریشن (Depression) کا مریض بنادیتی ہے ❁ سب سے بڑھ کر تو اس میں وقت کا ضِیاع اور بچّوں کی تعلیم کا حَرَج (نقصان) بھی ہوتا ہے۔

محترم والدین! شروع سے ہی اپنے بچّوں کی صحت کا خاص خیال رکھیں اور ان کو نظر کمزور کرنے والے اسباب مثلاً اسمارٹ فون، کمپیوٹر اور دیگر ڈیوائسز کے استعمال سے جتنا ہوسکے بچائیں اور وقتاً فوقتاً آنکھوں کے ڈاکٹر (Eye Specialist) سے بچّوں کی آنکھوں کا معائنہ بھی کرواتے رہیں۔

اللہ کریم ہماری اولاد کو ان ڈیوائسز (Devices) کے نقصان دہ اثرات سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بچوں کی فرضی کہانی

فیضانِ مدینہ میں کیا سیکھا؟

شاہ زیب عطاری مَدَنی*

بُدر پہلی بار مُحرَّمُ الْحَرَام میں اپنی خالہ کے گھر کراچی آیا۔ ایک دن اس کا کزن زُفَر کہنے لگا: بُدر! چلو! آپ کو دعوتِ اسلامی کا عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ دکھاتا ہوں۔ بُدر چلنے کے لئے فوراً راضی ہوگیا۔ یہ دونوں فیضانِ مدینہ پہنچے تو وہاں بہت سارے لوگوں کو دیکھ کر **بُدر** بولا: زُفَر بھائی! یہاں اتنے لوگ کیوں جمع ہیں؟ **زُفَر:** یہ مہینا مُحَرَّم کا ہے اور مُحَرَّم کے ابتدائی دَس دنوں میں عُموماً یہاں مَدَنی مُذاکرے ہوتے ہیں جن میں دُور و نزدیک سے بہت سارے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ **بُدر** تعجّب سے بولا: اچھّا! لیکن یہ بتائیں کہ مدنی مذاکرے میں ہوتا کیا ہے؟ **زُفَر:** دعوتِ اسلامی کے بانی علّامہ محمد الیاس قادری صاحب مختلف سُوالات کے جوابات دیتے ہیں اور حسبِ موقع امام حُسین رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے۔ فیضانِ مدینہ کے صحن میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں یہ دونوں باتیں کررہے تھے کہ وہاں زُفَر کے دوست صابر آملے، صابر فیضانِ مدینہ میں واقع جامعۃُ المدینہ میں عالِم کورس کررہے تھے۔ **بُدر:** زُفَر بھائی! آپ مجھے امام حُسین کی سیرت کے بارے میں بتائیں گے؟ **زُفَر:** ضَرور! لیکن میں نہیں بلکہ صابر، کیونکہ وہ درسِ نظامی کررہے ہیں اور عالِمِ دِین بن رہے ہیں اور یقیناً ہم سے اچھّا جانتے ہوں گے۔ **صابر:** جیسے آپ کی مرضی، امام حسین ہمارے پیارے نبی محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نواسے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی حضرت فاطمہ زَہرہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں، امام حُسین ہجرتِ نبی کے چوتھے سال 5 شعبانُ المعظم کو مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کا نام حُسین اور شَبیر رکھا اور آپ کے بڑے بھائی امام حَسَن رضی اللہ عنہ کی طرح آپ کو بھی جنّتی جوانوں کا سردار اور اپنا فرزَند یعنی بیٹا فرمایا۔ (سوانح کربلا، ص103) **بُدر:** صابر بھائی! محرّم کے مہینے میں امام حسین رضی اللہ عنہ کو زیادہ یاد کیا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ **صابر:** اس کی وجہ "واقعۂ کربلا" ہے، ہوا یہ تھا کہ 60 ہجری میں یزید نے ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بیعت کے لئے اپنی حکومت کے تمام علاقوں میں خُط (Letters) بھیج دیئے۔ جب مدینہ کا گورنر امام حسین کے پاس آیا تو یزید کے ظُلم اور گناہوں بھرے کاموں کو دیکھتے ہوئے آپ نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کردیا۔ جس کی وجہ سے یزید آپ کا دشمن ہوگیا اور اس کے حکم سے کُوفہ شہر کے قریب میدانِ کربلا میں 22 ہزار کی فوج آپ کے صرف 72 ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جمع ہوگئی۔ واقعۂ کربلا میں امام حُسین کے ساتھی ایک ایک کرکے راہِ خدا میں شہید ہوتے گئے، آخر کار 10 مُحرَّم 61 ہجری جُمعہ کے دن نہایت بہادری اور ہمّت سے حق پر لڑتے ہوئے امام حُسین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے مگر یزید جیسے نالائق حکمران کی بات نہیں مانی۔ **بُدر:** صابر بھائی! اللہ پاک آپ کا بَھلا کرے کہ آپ نے واقعۂ کربلا کے بارے میں بتایا، جس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بھی تکلیفوں پر صَبْر کرنا چاہئے۔ **صابر:** جی بالکل! دعوتِ اسلامی کے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شرکت کرتے رہیں گے تو بہت کچھ سیکھنے کو ملتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

* مُدرِّس جامعۃُ المدینہ، فیضانِ کنزالایمان، کراچی

ہماری کمزوریاں

رشتے یوں دیکھے جاتے ہیں!

محمد آصف عطاری مدنی*

دو سگی بہنوں نے اپنی اولاد کا رشتہ آپس میں طے کیا ہوا تھا، لڑکی کی نظر کمزور ہو گئی جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگانے لگی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اختلافات نے سر اُٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ لڑکے کی ماں کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری "اندھی بیٹی" سے نہیں کر سکتی۔ یہ سُن کر اس کی بہن کا دل ٹوٹ گیا کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اس کی سگی بہن تھی، بہر حال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جاچکی تھی۔ دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اسے خیال آیا کہ پانی کے فالتو پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں انہیں چھت پر منتقل کر دیتی ہوں، اس نے اپنے بیٹے کو بھی اس کام میں شامل کر لیا۔ اچانک لوہے کا پائپ اس کے ہاتھ سے چُھوٹا اور سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اور اس کی آنکھ باہر نکل پڑی، ماں کے دِل پر قیامت گزر گئی اور اس کے کانوں میں اپنی بہن کو کہے گئے الفاظ گونجنے لگے کہ "میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی لڑکی سے نہیں کر سکتی۔"

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! نِکاح کے مقدّس رشتے کی بدولت صرف دولہا دُلہن ہی ایک دوسرے سے وابستہ نہیں ہوتے بلکہ دونوں کے خاندان بھی آپس میں جُڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ شادی کے لئے رشتہ دیکھنا، پرَکھنا پھر اس رشتے کو منظور یا نامنظور کرنا بہت اہم فیصلہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے اثرات (Effects) کئی زندگیوں پر پڑتے ہیں۔

رشتے کا معیار: اسلام نے اس حوالے سے بھی ہماری راہنمائی کی ہے چنانچہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لڑکی کے رشتے کے لئے بنیادی معیار بیان کرتے ہوئے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے چار چیزوں کو مدِّ نظر رکھا جاتا ہے: (1) اس کا مال (2) حَسَب نَسَب (3) حُسن و جَمال اور (4) دین۔ پھر فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو(1) تم دِین دار عورت کے حُصول کی کوشش کرو۔ (بخاری، 3/429، حدیث: 5090) یعنی عام طور پر لوگ عورت کے مال، جمال اور خاندان پر نظر رکھتے ہیں، ان ہی چیزوں کو دیکھ کر نکاح کرتے ہیں، مگر تم عورت کی شرافت و دینداری تمام چیزوں سے پہلے دیکھو کہ مال و جمال فانی (یعنی ختم ہوجانے والی) چیزیں ہیں (اور) دین لازوال دولت! مال ایک جھٹکے میں، جمال ایک بیماری میں جاتا رہتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/3 ملتقطاً)

بیٹی کی شادی کہاں کروں؟ تابعی بزرگ حضرتِ سیّدُنا حَسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: میری ایک ہی بیٹی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے شادی طے کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس کی ایسے شخص سے شادی کرو جو "خوفِ خدا" والا ہو، کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزت دے گا، اور اگر نفرت بھی کرے گا تو (خوفِ خدا کی وجہ سے) ظلم نہیں کرے گا۔ (شرح السنۃ للبغوی، 5/9، تحت الحدیث: 2234)

والدین کی پریشانی: موجودہ زمانے میں اکثر والدین اپنی اولاد کے لئے اچھے رشتوں کی تلاش میں پریشان رہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ رشتے موجود نہیں کیونکہ کنواروں (Bachelors) کی تعداد

(1) یعنی اگر تم ہمارے اس فرمان پر عمل نہ کرو تو پریشان ہو جاؤ گے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/3)

* مُدیر (Chief Editor)
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

لاکھوں لاکھ ہے، لیکن رشتہ ڈھونڈنے والوں نے کچھ ایسے خواب دیکھے ہوتے ہیں جن کی تعبیر انہیں نہیں مل پاتی۔ اس لئے اگر صِرف مالی حیثیت، عزت، شہرت، حسن و جمال اور اسٹیٹس ہی کو فوکس کرنے کے بجائے حسنِ اخلاق، حسنِ سیرت، رَہن سَہن کے سلیقے اور عادات واَطوار کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے تو شادی بیاہ میں رُکاوٹیں کم ہوسکتی ہیں، پھر یہ خوبیاں گھر آباد رکھنے میں بھی مددگار (Helpful) ثابت ہوتی ہیں۔

رشتہ دیکھنے کے انداز: لڑکے کے لئے تلاشِ رشتہ کا کام عُموماً اس کی والدہ، بہنیں اور دیگر رشتہ دار خواتین انجام دیتی ہیں، ایک دور تھا کہ بڑی عُمر کی عورتیں لڑکی کی صورت کے ساتھ ساتھ سیرت جیسے اُٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا، کھانا پکانا، گھرداری اور تعلیم و تربیت وغیرہ کے معاملات بڑی حکمت سے چیک کرلیتی تھیں کہ لڑکی والوں کو ناگوار نہیں گزرتا تھا، ایسا اب بھی ہوتا ہوگا لیکن لڑکی دیکھنے کے لئے جانے والیاں بعض اوقات ایسی ایسی حماقتیں کرتی ہیں کہ سُن کر حیرانی ہوتی ہے۔ کبھی لڑکی کو اپنے سامنے باقاعدہ چلا کر چیک کریں گی، کبھی منہ کھلوا کر دانت چیک کریں گی، کبھی باہر دھوپ میں لے جاکر اس کی سفید رنگت کے اصلی ہونے کا یقین کریں گی، کبھی جوتا اُتروا کر اس کا قد دیکھیں گی وغیرہ۔ یہ سب کچھ ہوتا دیکھ کر لڑکی والوں پر جو گزرتی ہوگی وہی بتاسکتے ہیں! دوسری طرف لڑکے کو دیکھنے والے بعض لوگ بھی اسی طرح کی نادانیاں کرتے ہیں، مثلاً لڑکے نے ٹوپی پہنی ہے تو اُتروا کر دیکھیں گے کہ اس کے سر پر گنجاپن تو نہیں! زیادہ خاموش رہے تو بولنے پر مجبور کریں گے کہیں ہکلاتا تو نہیں (یعنی اٹک اٹک کر تو نہیں بولتا)! نظر کا چشمہ لگایا ہو تو اس کا نمبر وغیرہ پوچھنا شروع کردیں گے کہ کہیں نظر زیادہ کمزور تو نہیں! تنخواہ یا عہدے کی تصدیق کے لئے اس کے آفس پہنچ جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

بغیر ٹوپی کے تصویر: اس سے انکار نہیں کہ رشتے کی جانچ پڑتال لڑکے اور لڑکی والوں کا حق ہے لیکن تہذیب و شائستگی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ جب کچھ لوگ میرے بڑے بھائی کو دیکھنے کے لئے آئے تو اس نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی، واپس جاکر ان لوگوں نے پیغام بھجوایا کہ اس کی ہمیں ایسی تصویر موبائل پر سینڈ کریں جس میں سر پر ٹوپی نہ پہنی ہوئی ہو تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ اس کے سَر پر گنجاپن تو نہیں! اس کے بعد ہم کچھ سوچیں گے!

انکار کے نرالے انداز: رشتہ دیکھنے کے بعد اسے منظور یا نامنظور کرنے کا مرحلہ درپیش ہوتا ہے۔ باہمی رضامندی سے رشتہ طے ہوجائے تو اچھی بات ہے! لیکن انکار کرنا ہو تو بھی مُہذّب انداز میں منع کرنا چاہئے کہ ہمارا ذہن نہیں بنا، ہم معذرت چاہتے ہیں وغیرہ، لیکن کیا کیجئے کہ رشتے سے انکار کرنے میں خود کو دُرست ثابت کرنے کے لئے بسا اوقات ایسی وجوہات بیان کی جاتی ہیں جن کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا اور ایسے ایسے عیب نکالے جاتے ہیں کہ بندہ سُن کر سر اور دل دونوں پکڑ لے، مثلاً لڑکے کے گھر والوں کی طرف سے کچھ یوں کہا جاتا ہے: ✿ لڑکی نظر کا چشمہ (گلاسز، عینک) لگاتی ہے ✿ قد چھوٹا ہے ✿ زیادہ دُبلی پتلی ہے ✿ ماتھا بڑا ہے ✿ پڑھی لکھی نہیں ✿ زبان کی تیز ہے ✿ عمر زیادہ ہے ✿ ناک موٹی یا چپٹی ہے ✿ کان بڑے بڑے ہیں ✿ وزن زیادہ ہے ✿ آنکھیں چھوٹی ہیں ✿ پردہ کرتی ہے ✿ گُھلنے ملنے والی نہیں ✿ سلیقے سے بات کرنا نہیں آتی ✿ اس کی ماں بڑی تیز عورت ہے ✿ اس کی چھوٹی بہن کی شادی پہلے کیوں ہوگئی؟ ✿ اس کی فلاں رشتہ دار عورت کے گھر میں جھگڑے ہوتے ہیں یہ بھی ویسی ہی نکلے گی وغیرہ وغیرہ۔

دادی امّاں نے منع کیوں کیا؟ ایک گھرانے میں رشتہ دار جمع تھے اور باہم رضامندی سے رشتے کے لئے "ہاں" کہنے پر تیار تھے، بس دادی امّاں کی منظوری باقی تھی، دادی امّاں نے پوچھا: لڑکی کی تعلیم کتنی ہے؟ بتایا گیا کہ کمپیوٹر سافٹ وئیر میں ڈپلومہ ہولڈر ہے تو دادی امّاں جس کی اپنی کمر جھکی ہوئی تھی، اس نے یہ کہہ کر منع کردیا کہ یہ تو ٹیبل کرسی پر بیٹھ کر کمپیوٹر چلائے گی اور کچھ عرصے بعد ہی کمر دَرد میں مبتلا ہوجائے گی، جس کی وجہ سے ہماری نسل نہیں بڑھ سکے گی۔

شرمندگی کا سامنا: اسی طرح کراچی کا واقعہ ہے کہ لڑکے کی

ماں نے لڑکی اور اس کی ماں کے سامنے ہی بول دیا کہ لڑکی کا رنگ سانولا ہے، پھر بڑے فخر سے کہنے لگی: اگر یہ زیادہ پڑھی لکھی (Educated) ہوتی تو ہمارے گھرانے میں اس کی گنجائش بن جاتی کیونکہ ہماری فیملی ہائی ایجوکیٹڈ ہے، لڑکی اتفاق سے ایم اے انگلش تھی، اب جو اس نے لڑکے کی ماں سے انگلش زبان میں گفتگو کرنا شروع کی تو اس کے پلے کچھ نہیں پڑا اور اسے چُپ رہتے ہی بنی کیونکہ اس نے تو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا محض بھرم مارا تھا۔

بہر حال! لڑکی والے بھی رشتے سے انکار کے لئے بعض اوقات نامناسب اور دل آزار انداز اپناتے ہیں، میں ایک نوجوان کو جانتا ہوں جس کا تقریباً3 سال میں کم و بیش 35 گھرانوں سے رشتے کا انکار ہوا، جس کی وجوہات لڑکی والوں کی طرف سے بتائی گئیں کہ ❁ اس کا قد چھوٹا ہے ❁ موٹا ہے ❁ مولوی ہے ❁ اس کے چہرے پر داڑھی ہے ❁ فلاں زبان و ثقافت سے تعلق رکھتا ہے ❁ یہ ٹھیک ہے لیکن اس کی ماں بڑی چالاک ہے وغیرہ۔ بعض جگہ لڑکی والوں کی طرف سے منع کرنے کے لئے کچھ اس طرح بھی کہا جاتا ہے: ❁ لڑکے کا گھر اپنا نہیں کرائے کا ہے ❁ یہ جوائنٹ فیملی میں رہتا ہے، خود مختار نہیں ہے ❁ لڑکے کی بہنیں ابھی بیاہنے والی ہیں، ان کی شادی کا خرچہ بھی یہی اٹھائے گا تو ہماری بیٹی کیسے راج کرے گی! ❁ اس کا باپ فلاں بیماری کی وجہ سے بستر پر پڑا رہتا ہے اس کی خدمت بھی ہماری بیٹی کو کرنی پڑے گی ❁ تعلیم کم ہے ❁ اس کی شادی شدہ بہنوں کا اثر رسوخ گھر میں زیادہ ہے ہماری بیٹی کو دبا کر رکھیں گی ❁ رنگ سانولا ہے ❁ چہرے کے نقوش اچھے نہیں ❁ عمر زیادہ ہے یا کم ہے ❁ اس کی بہنیں زیادہ ہیں ❁ تنخواہ کم ہے ❁ بہن طلاق لے کر گھر آبیٹھی ہے ❁ ان کے خاندان میں جھگڑے ہوتے ہیں ❁ رہائش غریب علاقے میں ہے ❁ اس کے پاس اپنی سواری (بائیک یا کار) نہیں ہے ❁ نوکری سرکاری نہیں ہے نہ جانے کب نکال دیں! ❁ اس کی بیوہ بہن ساتھ ہی رہتی ہے ❁ جہاں نوکری کرتا ہے وہاں ”اُوپر کی کمائی“ کا چانس نہیں ملتا ❁ شریعت پر عمل کرنے والا ہے لڑکی کو بھی پردہ کروائے گا، ہمارے ساتھ کُھلے ملے گا نہیں ❁ اسے پہلے بھی کئی رشتوں سے اِنکار ہوچکا ہے وغیرہ وغیرہ۔

رُخصتی سے انکار: ایک اخباری رپورٹ کے مطابق پنجاب میں ایک جگہ بارات پہنچی نکاح بھی ہوگیا، رُخصتی سے پہلے کسی طرح دُلہن کی نظر دولہے کے چہرے پر پڑگئی تو دولہا کا رنگ کالا تھا، اس نے احتجاجاً رُخصت ہونے سے ہی انکار کردیا، دونوں گھرانوں میں کافی بحث و تکرار ہوئی لیکن معاملہ حل نہیں ہوا، جب لڑکے کو دیکھنے کے لئے جانے والوں سے سوال کیا گیا کہ آپ نے تو خود لڑکے کو دیکھ بھال کر پسند کیا تھا؟ تو انہوں نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ جب ہم رشتہ دیکھنے پہنچے تو بجلی گئی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ہمیں اس کے رنگ کے کالا ہونے کا پتا نہیں چل سکا۔

رشتہ دیکھنے کا حکمت بھرا انداز: ذرا سوچئے! جب اس انداز سے خامیاں بتا بتا کر کسی کے رشتے سے انکار ہوتا ہوگا، اس پر کیا گزرتی ہوگی! بار بار ایسا ہونے کی وجہ سے بعض تو احساسِ کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور کچھ نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں حتّٰی کہ شادی کرنے سے ہی انکار کردیتے ہیں۔ رشتہ دیکھنے کا ایک انداز یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ جو بھی معلومات درکار ہوں کسی تیسرے فریق کے ذریعے لے لی جائیں یا گھر کی خواتین کسی حکمتِ عملی سے گھر بار وغیرہ دیکھ لیں (لیکن اس میں لڑکی یا لڑکے والوں پر یہ ظاہر نہ ہو کہ رشتہ دیکھا جارہا ہے تاکہ انہیں انکارِ رشتہ کا صدمہ نہ اُٹھانا پڑے)۔ پھر جب کسی حد تک ذہن بن جائے تو رواج کے مطابق بقیہ معاملات طے کرنے کے لئے باقاعدہ رشتہ بھیجا جائے۔ والدین کو بھی چاہئے کہ اپنی شرائط میں کچھ نرمی اور تقاضوں میں کچھ کمی لائیں تاکہ اولاد کی شادی مناسب وقت پر ہوجائے۔ جو بے شمار خوبیاں آپ اپنی بہو یا داماد میں دیکھنا چاہتے ہیں، ان کا ایک ساتھ ملنا ناممکن تو نہیں دُشوار ضرور ہے، کچھ نہ کچھ کمپرومائز کرنا پڑتا ہے، ورنہ ہر رشتے میں کیڑے نکالنے والے شادی میں بہت زیادہ تاخیر ہونے کی وجہ سے کبھی ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں کہ اپنے منہ سے کہتے ہیں: ”اب جیسا بھی رشتہ ہو، چلے گا۔“ اللہ ہمیں عقلِ سلیم نصیب کرے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آنکھوں کا تارا نام محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تین خصائص

1 دو مَردوں جتنا بُخار ہوتا تھا شارحِ بُخاری امام احمد بن محمد قَسْطَلانی رحمۃ اللہ علیہ خصائصِ مصطفےٰ میں سے ایک خصوصیت نقل فرماتے ہیں: دو عالَم کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بُخار اِس شِدّت سے ہوتا تھا جتنا کہ دو آدمیوں کو ہوتا ہے تاکہ ثواب دُگنا (Double) ملے۔ (مواھب لدنیہ، 2/312)

بُخار کی شِدّت کے باعث ہاتھ لگانا مشکل: ایک شخص نے (بُخار کی حالت میں) رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جَسَدِ اَطْہر کو ہاتھ لگایا (جیسے عُموماً عیادت کرنے والے ہاتھ لگا کر بُخار کی شِدّت معلوم کرتے ہیں) اور عرض کیا: اللہ کی قسم! آپ کے بُخار کی شدّت کی وجہ سے میں ہاتھ نہیں لگا پا رہا۔ (مسند احمد، 4/187، حدیث: 11893، نسیم الریاض، 6/122)

حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو اس وقت پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شدید بُخار میں مبتلا تھے۔ میں نے جسمِ انور کو چُھوا اور عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ! آپ کو تو بہت تیز بُخار ہے۔ ارشاد فرمایا: ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بُخار ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دُگنا اَجر ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ (بخاری، 4/9، حدیث: 5660)

2 دنیا و آخرت میں فائدہ پہنچانے والا عمل اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نامِ نامی (محمد اور احمد) پر نام رکھنا دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہے۔ (مواھب لدنیہ، 2/301)

بیٹے کا نام محمد یا احمد رکھنے کے 4 فضائل: 4 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: 1 جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری مَحبّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اُس کا لڑکا دونوں جنّت میں جائیں گے۔ (کنزالعمال، جز: 15، 8/174، حدیث: 45215) 2 تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (طبقات ابن سعد، 5/40) امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کو نقل کرکے فرماتے ہیں: فقیر غفراللہ تعالٰی نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا پھر نامِ اَقْدس کے حفظِ آداب اور باہم تمیِیْز (یعنی آپس میں پہچان) کے لئے عُرف جُدا مقرر کئے۔ بِحَمْدِ اللہِ تَعَالٰی فقیر کے پانچ محمد اب موجود ہیں اور پانچ سے زائد اپنی راہ گئے (یعنی انتقال کرگئے)۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/689) 3 اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میری عزّت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا میں اسے عذاب نہ دوں گا۔ (کشف الخفاء، 1/345، حدیث: 1243) 4 روزِ قِیامت دو شخص اللہ پاک کے حُضُور کھڑے کئے جائیں گے اور انہیں جنّت میں لے جانے کا حکم ہوگا۔ وہ عَرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم کس عمل پر جنّت کے قابل ہوئے؟ ہم نے تو جنّت میں جانے والا کوئی کام نہیں کیا۔ اللہ کریم ان سے فرمائے گا: میرے بندو! جنّت میں جاؤ، میں نے حَلف کیا (یعنی قسم فرمائی) ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔

(فردوس الاخبار، 5/485، حدیث: 8837)

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتشِ دوزخ
دلوں پہ نقشِ محمد کا نام کر لینا

مُنکَر نکِیر کے سُوالات سے چُھٹکارا مل گیا: (مراکش کے شہر) فاس میں ایک نیک عورت رہتی تھی۔ جب اسے کوئی تنگی یا پریشانی

در پیش ہوتی تو وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھتی اور آنکھیں بند کر کے کہتی: **محمد** (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم)۔ (نامِ اقدس کی برکت سے اس کی پریشانی دُور ہو جاتی)۔ اُس عورت کی وفات کے بعد کسی رشتے دار نے اسے خواب میں دیکھ کر دریافت کیا: آپ نے قبر میں سوالات کرنے والے دو فرشتے مُنْکَرْ نَکِیْر دیکھے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! وہ میرے پاس آئے تھے۔ اُنہیں دیکھ کر میں نے اپنی عادت کے مطابق دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر کہا: **محمد** (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم)۔ جب میں نے چہرے سے ہاتھ ہٹائے تو وہ دونوں جا چکے تھے۔

(شواہد الحق، ص230 ملخصاً)

گنہگاروں کی اس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیونکر سب سے بڑھ کر نام ہو پیارا محمد کا

3 کسی اور کا نام محمد یا احمد نہ ہوا سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے پہلے کسی کا نام احمد نہ ہوا۔ یونہی ولادت کا زمانہ قریب آنے سے پہلے تک کسی کا نام محمد بھی نہ ہوا۔

(تاریخ الخمیس، 1/391، کشف الغمۃ، 1/283، مواہب لدنیہ، 1/374)

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: **اُعْطِیْتُ اَرْبَعًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنْ اَنْبِیَاءِ اللّٰه** یعنی مجھے چار چیزیں ایسی عطا ہوئیں جو کسی اور نبی کو نہ ملیں۔ (ان میں سے ایک چیز یہ بیان فرمائی:) سُمِّیْتُ اَحْمَدَ یعنی میرا نام احمد رکھا گیا۔ (مسند احمد، 1/333، حدیث: 1361)

اَزَل سے خاص نام: رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نام مبارک اَزَل (یعنی ہمیشہ) سے آپ کے لئے خاص ہے مگر بعض لوگوں نے یہ بات سُن کر کہ زمانہ نبیِّ آخِرُ الزَّماں (صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کا قریب ہے اور نامِ پاک ان کا محمد ہوگا اپنی اولاد کا نام محمد رکھا اور عجائبِ قدرتِ الٰہی سے یہ کہ ان میں سے کسی نے دعویٰ نبوت کا نہ کیا۔ (سرور القلوب، ص285)

ولادتِ اَقدس سے قبل اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھنے والے: جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ولادت کا وقت قریب آیا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ عنقریب اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم دنیا میں تشریف لانے والے ہیں جن کا نام محمد ہے تو عرب کے کچھ لوگوں نے اپنے بیٹوں کا نام اس اُمّید پر محمد رکھا کہ ہمارا بیٹا وہ نبی ہو لیکن اللہ کریم اس بات کو بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا مُسْتَحِق کون ہے۔ (الشفا، 1/230)

ان دونوں ناموں کا نہ رکھا جانا خُصوصیت کس طرح ہے؟

اے عاشقانِ رسول! یوں تو دیگر کئی انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کے نام بھی ایسے ہیں جو ان سے پہلے کسی کے نہ ہوئے مثلاً حضراتِ آدم و شیث و نوح و یحییٰ علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام۔ حضرت سیّدنا یحییٰ علیہ السّلام سے متعلق اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی دوسرا نہ بنایا۔ (پ16، مریم: 7) رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے پہلے کسی کا نام محمد یا احمد نہ ہونا اس اعتبار سے خصوصیت ہے کہ گزشتہ آسمانی کتابوں میں اور انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کی زبان سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی تشریف آوری اور آپ کے دونوں ناموں کی خبر دی گئی اور گزشتہ اُمّتوں میں یہ بات مشہور تھی، اس کے باوجود نامِ احمد کسی نے نہ رکھا اور نامِ محمد بھی ولادتِ مبارک سے کچھ عرصہ پہلے تک کسی کا نہ ہوا۔ (نسیم الریاض، 3/250)

اللہ کریم کی حکمت: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے ہی مشہور ہو چکا تھا کہ محمد اور احمد نام کے ایک نبی دنیا میں آنے والے ہیں۔ ایسے میں اگر کسی اور کا نام محمد یا احمد ہوتا تو کمزور یقین والے افراد کو شک ہو سکتا تھا کہ گزشتہ آسمانی کتابوں میں جس نبی کی آمد کی بِشارت ہے کہیں یہ وہی تو نہیں۔ اللہ کریم نے ایسے لوگوں پر رَحمت فرماتے ہوئے کسی اور کو احمد یا محمد نام رکھنے سے بچایا اور اس بات کا بھی اہتمام فرمایا کہ ولادت سے کچھ عرصہ قبل جن چند لوگوں کا نام محمد رکھا گیا انہوں نے نہ تو خود نبی ہونے کا اعلان کیا، نہ کسی اور نے ان کی نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اُن سے ایسے اخلاق و عادات اور خلافِ عادت کام صادِر ہوئے جو نبی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ (زرقانی علی المواہب، 7/109، نسیم الریاض، 3/250)

ظُہورِ پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر
تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزمِ خُوباں میں

(ذوقِ نعت، ص192)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کتابِ زندگی

پڑوسی کا مرغا

Neighbour's Rooster

ابورجب عطّاری مَدَنی*

جامعۃُ المدینہ کے چوتھے دَرَجے (کلاس) میں فِقہ (شَرعی مسائل) کا پیریڈ جاری تھا، سبق ختم ہوا تو طَلَبہ نے "اُستاذ صاحب" سے درخواست کی کہ اگلا پیریڈ شُروع ہونے میں چند منٹ باقی ہیں، لہٰذا کچھ سبق "کتابِ زندگی" کا بھی پڑھا دیجئے۔ اُستاذ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں بولنا شروع کیا: ایک پروفیسر جو کئی کتابیں بھی لکھ چکا تھا، اس کا پڑوسی ایک مُرغا خرید لایا جو وقت بے وقت کُگڑوں کُوں کرتا رہتا۔ وہ پروفیسر اس مُرغے کے شوروغُل سے تنگ ہونے لگا۔ کچھ ہی دنوں میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مُرغے کی آواز سُنتے ہی اس کی سوچیں درہم برہم ہوجاتیں جس کی وجہ سے اس کے مطالعہ (Study) اور تحریری کاموں میں بھی خلل پڑنے لگا۔ پڑوسی سے فریاد کی تو اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ جانور ہے مجھ سے پوچھ کر تھوڑی بولتا ہے میں اسے کیسے روکوں! پروفیسر وہاں سے مایوس ہو کر واپس آگیا۔ اب حالت یہ تھی کہ مُرغا نہ بھی بولتا تو بھی اس کے کانوں میں "کُگڑوں کُوں" کی آوازیں گونجتی رہتیں۔ ایک صبح پروفیسر کے ذِہن میں مرغے کے شور سے جان چُھڑانے کی عجیب وغریب ترکیب آئی۔ اس نے اپنے ملازم کو رقم دی کہ ابھی جاکر پڑوس والوں سے منہ مانگی قیمت میں مُرغا خرید لاؤ اور ذَبح کرکے دوپہر کے لئے پکالو۔ دوسری طرف پروفیسر نے اپنے ایک دوست کو فون پر کھانے کی دعوت بھی دے ڈالی۔ مُرغے کا بندوبست کرنے کے بعد وہ خود کو فریش محسوس کرنے لگا۔

دوپہر کے کھانے میں ابھی دیر تھی چنانچہ وہ اپنے لکھنے پڑھنے کے کام میں لگ گیا، آج مُرغے کی ٹینشن نہیں تھی اس لئے اس نے کئی دنوں کے بعد سکون سے تحریری کام کیا اور تھوڑے سے وقت میں بہت سے صفحات لکھ لئے۔ ایک بجے اس کا دوست بھی آپہنچا، پروفیسر نے اسے مرغے سے جان چُھڑانے کے پلان کے بارے میں بتایا تو وہ بھی حیران ہو کر مُسکرادیا۔ ملازم نے کھانا لگا دیا تو دونوں دوست کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور ابھی پہلا لقمہ ہی لیا تھا کہ آواز آئی "کُگڑوں کُوں"! دونوں نے غور کیا تو آواز پڑوس سے آرہی تھی۔ پروفیسر نے گھبرا کر اپنے ملازم کو آواز دی، وہ بھاگا آیا تو اس سے پوچھا کہ کیا یہ سالن پڑوس والے مُرغ کا نہیں ہے؟ ملازم کہنے لگا: مُعافی چاہتا ہوں جناب! میں پڑوسیوں سے مُرغا خریدنے گیا تھا لیکن انہوں نے بیچنے سے انکار کردیا، میں نے منہ مانگی قیمت کی آفر بھی کی تھی مگر وہ نہیں مانے۔ میں نے سوچا کہ آپ کا مُرغا کھانے کا نہ جانے کتنا جی چاہ رہا ہوگا اور پھر آپ اپنے دوست کو دعوت بھی دے چکے تھے، اس لئے مجبوراً میں نے بازار سے موٹا تازہ مُرغا خریدا اور اس کا گوشت بنوالایا، اسی کا سالن بناکر آپ کو پیش کیا ہے۔ یہ سُن کر پروفیسر نے اپنا سر پکڑ لیا۔

اس کے دوست نے اُسے سمجھایا: دیکھو! تم آج صبح سے فریش تھے حالانکہ مرغا اپنی جگہ پر موجود تھا! یہ اس لئے ممکن ہوا کہ تم نے اپنے ذِہن سے مُرغے کے بوجھ کو اُتار پھینکا تھا، تمہاری اندرونی کیفیت تبدیل ہوتے ہی تمہیں سکون ملا اور تم نے کئی صفحات لکھ ڈالے اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس دوران بھی مُرغا بولا ہوگا لیکن تمہیں محسوس نہیں ہوا کیونکہ تم اسے اپنے گمان میں ذَبح کرواچکے تھے۔ اس تجربے سے بہت فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے اگر پڑوسی اپنے گھر سے مُرغا نہیں نکالتا تو کم از کم تم اپنے ذِہن سے تو نکال دو، پھر یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ آج ہم ایک مُرغا ذبح کرڈالیں لیکن کل پورے محلے میں 10 مُرغے شور مچا رہے ہوں پھر ہم انہیں کیونکر خاموش کرواسکیں گے! ایک لمحے کے لئے مان لیا کہ وہ 10 مُرغے بھی ہم لڑجھگڑ کر نکلوادیں گے لیکن اگر پرسوں کسی

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

نے تیتر پال لئے تو کیا کریں گے! کیونکہ اس کی تو پہچان ہی بولنا اور شور مچانا ہے! تو پھر کیوں نہ ہم خود کو حالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں! جیسے ایک نازک مزاج بادشاہ شہر کے دورے پر نکلا تو زمین پر چلنے میں اسے تکلیف محسوس ہوئی، اس نے فرمانِ شاہی جاری کیا کہ آئندہ جب میں دورے پر نکلوں تو شہر کے تمام راستوں میں عالیشان مخملی قالین بچھا دیئے جائیں، درباری یہ سُن کر پریشان ہوگئے کہ ایسا کیونکر ہوسکے گا! آخر کار ایک وزیر نے ہمّت کرکے جان کی اَمان لی اور عرض کی: بادشاہ سلامت! اگر سارے شہر میں قالین بچھانے کے بجائے آپ اپنے پاؤں میں شاندار اور اعلیٰ قسم کے نرم نرم جوتے پہن لیا کریں تو کسی بھی وقت کسی بھی شہر کے دورے پر نکل سکتے ہیں، بادشاہ کو اس کی تجویز پسند آئی اور اس نے خصوصی جوتے بنانے کا حکم دے دیا۔ تو میرے دوست! سارے شہر کو اپنے مزاج میں ڈھالنے کی کوشش کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اپنے مزاج کو حالات کے مطابق ڈھال لیں۔

استاذ صاحب جب یہ فرضی حکایت سُنا چکے تو ایک طالبِ علم نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یہ ارشاد فرمایئے کہ ہم اس واقعے سے ملنے والے سبق کو اپنی زندگی میں عملی طور پر کیسے نافذ کرسکتے ہیں؟ استاذ صاحب نے پہلے تو اسے اتنا اچّھا سوال کرنے پر شاباش دی پھر جواب دیا کہ ہمارا بھی بہت سی ایسی چیزوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے جنہیں ہم پسند نہیں کرتے یا وہ ہماری زندگی کی روٹین کو ڈسٹرب کردیتی ہیں لیکن ہم دوسروں کو اس کام سے روک نہیں پاتے مثلاً 1 ٹریفک کو ہی لے لیجئے، لوگ دوسری طرف کا سگنل توڑ کر اچانک آپ کی بائیک یا گاڑی کے سامنے آجاتے ہیں جو حادثے کا سبب بن سکتا ہے اب یہاں ہم سگنل توڑنے والے تمام افراد کو ایک جگہ جمع کرکے سمجھانے سے تو رہے، پھر یہاں ایک نے سگنل توڑا ہے تو اگلے اشارے پر کوئی اور یہی حرکت کررہا ہوگا، تو کیوں نہ ہم اپنی احتیاط میں اضافہ کرلیں کہ سگنل کھلنے کے باوجود دیکھ لیں کہ کہیں کوئی دوسری طرف کا سگنل توڑ کر آگے تو نہیں بڑھ رہا اور ہم اپنی گاڑی کی رفتار بھی کم رکھیں، اسی طرح بعض جگہ لوگ وَن وے کی خلاف ورزی کرتے ہیں جو جان لیوا ایکسیڈنٹ کا سبب بن سکتی ہے، اگر ہم احتیاطاً اس پر بھی نظر رکھیں کہ کوئی وَن وے توڑ کر ہمارے لئے خطرہ تو نہیں بن رہا! 2 اسی طرح جن گھروں میں بچے ہوتے ہیں جو روتے بھی ہیں، شور بھی مچاتے ہیں آپس میں کھیلتے کُودتے بھی ہیں تو وہ اپنے بچوں کو گونگا کرنے کے بجائے ان کا شور سننے کے عادی ہوجاتے ہیں پھر وہ ٹینشن میں نہیں آتے 3 اسی طرح بہت زیادہ گرمی یا سردی میں بھی انسان پریشان تو ہوتا ہے لیکن وہ یہ بات سمجھتا ہے کہ میں اس موسم کو بدل نہیں سکتا لہٰذا وہ اپنے سارے معمولاتِ زندگی کاروبار، مُلازمت، کھانا پینا، سونا جاگنا جاری رکھتا ہے اور گرمی یا سردی کو اپنے سَر پر سوار نہیں کرتا 4 اسی طرح جس کے پاس ذاتی سواری بائیک وغیرہ نہیں ہوتی وہ بسوں ویگنوں میں کھڑے ہوکر بھی اپنے آفس یا دکان تک پہنچتے ہیں حالانکہ درجنوں مسافروں کے بیچوں بیچ کھڑے ہوکر سفر کرنا آسان کام نہیں لیکن وہ اس کے عادی ہوجاتے ہیں کہ سب کے پاس ذاتی سواری خریدنے کے پیسے نہیں ہوتے۔ 5 یونہی کچھ لوگ کچرے کی ٹوکری گھر کے باہر رکھ دیتے ہیں، گھر کا فرش دھو کر پانی باہر گلی میں چھوڑ دیتے ہیں، رات کے وقت گھر میں ہتھوڑے سے کیل ٹھونکنا شروع کردیتے ہیں، سوراخ کرنے کے لئے ڈرل مشین چلانے لگتے ہیں اور پڑوسیوں کی نیند برباد کردیتے ہیں 6 اسی طرح بعض لوگ موٹر سائیکل گلی میں غلط پارک کرکے راستہ تنگ کردیتے ہیں، گلی سے گزرتے وقت بلاوجہ ہارن بجاتے ہیں، دکاندار اپنے کاؤنٹر اور سامان باہر سجادیتے ہیں جس کی وجہ سے آنے جانے والے تنگ ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ یہ باتیں دوسروں کو پریشان کرنے والی ہیں، ایسا کرنے والوں کو سمجھانا چاہئے لیکن وہی سمجھائے جسے شریعت کے مطابق سمجھانا آتا ہو پھر اگر یہ باز آجائیں تو ان کی مہربانی! دوسری صورت میں اپنی کیفیات پر ہی قابو پانا ضروری ہے، ورنہ بہت سارے "مُرغے" ہمارے ذِہن پر بھی سوار ہوجائیں گے اور ہم کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرسکیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عافیت و آسانی نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دارُ الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے مفتی محمد قاسم عطّاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے 26 شوالُ المکرم 1440ھ بمطابق 30جون 2019ء کو ایک آڈیو میسج کیا (جس کے اقتباسات یہ ہیں):

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی بارگاہ میں خوشخبری پیش کرنی تھی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج یہاں U.K کے شہر بریڈ فورڈ میں دعوتِ اسلامی کی طرف سے پہلا دارُ الافتاء اہلِ سنّت شروع ہوچکا ہے۔ آج اس کا افتتاح تھا اور اس سلسلے میں اجتماع کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں بیان بھی ہوا، دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی عمارت اور دیگر سب چیزیں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تیار ہوچکی تھیں، اجتماع کے بعد دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے اندر بیٹھے تو وہاں موجود کافی سارے اسلامی بھائی بھی دارُ الافتاء اہلِ سنّت میں آگئے، سوالات وجوابات کا سلسلہ چلتا رہا اور اسی وقت فون کالز بھی آنا شروع ہوگئیں، آج ہی ہم نے فون نمبر اناؤنس کیا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج ہی فون کالز بھی آنا شروع ہوگئیں۔ بلاشک وشبہ یہ آپ کی نگاہِ کرم ہے، آپ کی نظروں کا فیض ہے، آپ ہی کی بَرَکتیں ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج یہ خوشی کا دن دیکھا اور یہاں کے مسلمانوں کی شرعی مسائل میں راہنمائی کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس عظیم کام کا آغاز ہوگیا، آپ سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔ یہاں پر مَاشَآءَ اللہ اسلامی بھائیوں نے بہت کاوشیں کیں، بہت محنتیں کیں، جب سے یہ پروجیکٹ شروع ہوا تھا تب سے مَاشَآءَ اللہ اسلامی بھائی بہت زیادہ بھاگ دوڑ کر رہے تھے، ان کے لئے دعاؤں کی عرض ہے، دارُ الافتاء اہلِ سنّت کی کامیابی کے لئے بھی آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔ یہاں پر ہمارے ساجد بھائی جو لاہور سے تشریف لائے ہیں ان کی یہاں پر بطورِ سینیئر مُتَخَصِّص کے ذِمّہ داری ہے اور ان کے ساتھ ہمارے مبین بھائی جو U.K کے ہی ہیں وہ ان کے ساتھ دارُ الافتاء اہلِ سنّت میں بطورِ زیرِ تربیت بیٹھیں گے۔ دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔

بریڈ فورڈ U.K میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے اِفتتاح پر مبارک باد دیتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

مفتیِ اہلِ سنّت کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَاشَآءَ اللہ! آپ نے بڑی پیاری خوشخبری سنائی کہ بریڈ فورڈ میں دارُ الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کا اِفْتِتاح ہوا، عظیمُ الشّان اجتماع بھی ہوا، مَاشَآءَ اللہ! لوگوں نے سوالات بھی کئے اور فون بھی آئے، مدینہ مدینہ! اللہ کریم اور برکتیں دے، اللہ کرے کہ پوری دنیا میں ہمارے ”دارُ الافتاء اہلِ سنّت“ قائم ہوجائیں، اُمّت کی راہنمائی ہوتی رہے۔ آپ سب کو بہت بہت بہت مُبارک ہو۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دوسرے آڈیو میسج میں بریڈ فورڈ کے اسلامی بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:)

مفتی صاحب نے (آڈیو میسج کے ذریعے) مجھے بتایا کہ آپ

حضرات میں سے کئی اسلامی بھائیوں نے اس میں انتھک محنت کی اور دن رات ایک کر کے یہ "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" قائم کیا۔ مَاشَآءَ اللہ! اللہ پاک آپ سب کی کاوِشیں قبول فرمائے، کوششوں کا آپ کو بہترین صلہ عطا فرمائے، جنہوں نے مالی طور پر یا جانی طور تعاون کیا جس کو ہم دامے، دِرَمے، قدمے، سُخنے کہتے ہیں یعنی جس طرح بھی اس میں حصہ لیا، اللہ کریم سب کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے، سب کی بے حساب مغفرت کرے اور دنیا و آخرت میں اللہ پاک ان کو شاد و آباد رکھے، اٰمین۔

آپ سب کو ڈھیروں ڈھیر مبارک باد پیش کرتا ہوں بہت بہت مبارک ہو! ساجد مدنی، مبین مدنی کو بھی مبارک ہو کہ اب آپ کو یہ "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" سنبھالنا ہے اور خوب اسلام کی خدمت کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ۔ میرے سارے مدنی بیٹے "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" بریڈ فورڈ قائم ہونے کے شکرانے میں زہے نصیب جولائی کے مہینے میں کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کریں اور اس کے شکرانے میں بہت سارے قافلے سفر بھی کروائیں، اس میں بھی آپ ہی کا فائدہ ہے، اِنْ شَآءَ اللہ دنیا اور آخرت کی بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔

میرے لئے بے حساب مغفرت کی دُعا کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مَدَنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شوّالُ المکرّم اور ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دِلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یَا اللہ! جو کوئی رِسالہ "زخمی سانپ" کے 19 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو شَرم و حیا کا پیکر بنا اور اُس کی بے حساب مغفِرت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 6 لاکھ 30 ہزار 659 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مُطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 2 لاکھ 96 ہزار 712 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 33 ہزار 947)۔ (2) یَا اللہ پاک! جو کوئی رِسالہ "چھٹیاں کیسے گزاریں؟" کے 28 پیج پڑھ لے اُس کو جہنّم سے آزاد فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 6 لاکھ 68 ہزار 620 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 2 لاکھ 80 ہزار 546 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 88 ہزار 74)۔ (3) یَا اللہ پاک! جو رِسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" کے 40 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو ظاہر و باطن کی پاکیزگی نصیب فرما اور اُس کا دل جلوۂ مصطفےٰ سے آباد فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 7 لاکھ 64 ہزار 643 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 90 ہزار 773 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 73 ہزار 870)۔ ❀ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری نے رِسالہ "تذکرۂ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت" کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دِلائی۔ **کارکردگی:** تقریباً 6 لاکھ 53 ہزار 186 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بہائی: 2 لاکھ 99 ہزار 506 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 53 ہزار 680)۔

پانچ ملکوں کا سفر

Visit of five Countries

قسط:01

Mombasa

Zimbabwe

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

نذر و نیاز کا اہتمام اور روانگی: 22مارچ 2019ء کو نمازِ عشا کے بعد عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے عُرس کے سلسلے میں مَدَنی مذاکرے اور نذر و نیاز کا سلسلہ ہوا۔ اس سلسلے سے فارغ ہونے کے بعد زمبابوے، تنزانیہ، کینیا، یوگینڈا اور متحدہ عرب امارات (U.A.E) کے مَدَنی سفر کے لئے ہم رات تقریباً ایک بجے کراچی ایئر پورٹ پہنچے جہاں ایئر پورٹ کے عملے اور کچھ مسافروں سے ملاقات کا سلسلہ بھی ہوا۔

ایئر پورٹ پر بھی مدنی کام: یوکے کے شہر سلاؤ (Slough) میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں کا تین دن کا اجتماع جاری تھا۔ اس سلسلے میں ذمّہ داران نے مجھ سے بھی تقاضا کیا تو میں نے عرض کی کہ اِنْ شَآءَ اللہ رات تقریباً ایک بج کر 50 منٹ تک میں امیگریشن سے فارغ ہو کر کراچی ایئر پورٹ سے ہی آن لائن شریک ہو جاؤں گا۔ چنانچہ امیگریشن سے فراغت کے بعد کچھ دیر اجتماع کے شُرَکا کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے متعلق پوائنٹس (Points) پیش کئے۔

سفر کا آغاز: تقریباً آدھے گھنٹے بعد جہاز کی طرف بورڈنگ شُروع ہوئی۔ جہاز میں بیٹھ کر میرے ہم سفر اسلامی بھائیوں یعنی اشفاق عطّاری مدنی اور احمد رضا عطّاری کے حکم پر میں نے امیرِ قافلہ کی ذِمّہ داری قبول کی۔ اس موقع پر ہم نے کچھ اچّھی نیّتیں کیں اور جہاز میں سفر کی دُعا بھی پڑھی۔

راستے میں دو جگہ قیام: رات چار بجے ہمارا جہاز دبئی ایئر پورٹ پہنچا جہاں نمازِ فجر کی ادائیگی اور کچھ دیر آرام کے بعد صُبح 9 بجے زمبابوے کے لئے روانگی ہوئی۔ راستے میں ہمارا طیارہ زیمبیا کے شہر لوساکا میں بھی رُکا جہاں ہم نے نمازِ ظہر ادا کی اور پھر تقریباً ساڑھے چار بجے زمبابوے ایئر پورٹ پہنچ گئے۔

زمبابوے آمد: زندگی میں پہلی بار میرا زمبابوے جانا ہوا تھا۔ یہاں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام شروع ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا، اس کے باوجود ایئر پورٹ پر کئی اسلامی بھائی ہمیں خوش آمدید (Well come) کہنے کے لئے موجود تھے۔

سنّتوں بھرا بیان: ایئر پورٹ سے ایک اسلامی بھائی کے گھر پہنچے جہاں نمازِ مغرب کے بعد سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کی سعادت ملی جس میں کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ زمبابوے میں لوگ عُموماً جلدی سو جاتے ہیں اس لئے اجتماعات عُموماً مغرب سے عشا کے درمیان ہوتے ہیں۔ یہاں قراٰنِ کریم کی اہمیت اور حضرت سیّدنا یوسُف علیہ السّلام کا قراٰنی واقعہ بیان کر کے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرنے اور اسے سمجھنے کی ترغیب دلائی۔ کئی اسلامی بھائیوں نے قراٰنِ کریم پڑھنے اور سمجھنے کی نیّت کی اور مدرسۃُ المدینہ آن لائن سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ سنّتوں بھرے اجتماع کے بعد رات دیر تک مدنی مشورے اور ملاقات کا سلسلہ رہا۔

زمبابوے میں دوسرا دن: دوسرے دن ظہر سے پہلے مختلف اسلامی بھائیوں کے گھروں پر مُلاقات اور نمازِ ظہر کے بعد تاجران مدنی حلقے میں توکّل کے موضوع پر بیان کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد مختلف اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور انفرادی کوشش کا سلسلہ رہا۔ نمازِ مغرب کے بعد ایک اور

نوٹ: یہ مضمون ان کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

*رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

مقام پر بیان کی سعادت ملی۔ اب کی بار قراٰنِ کریم میں جن مقامات پر ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ کہہ کر ایمان والوں سے خطاب کیا گیا ہے ان میں سے کچھ بیان کرنے کا موقع ملا۔

رُفقائے سفر کا ویزہ نہ لگ سکا: نمازِ عشا باجماعت ادا کر کے تنزانیہ جانے کے لئے ایئر پورٹ روانہ ہوئے اور یوں زمبابوے میں ڈیڑھ دن کا سفر مکمل ہوا۔ تنزانیہ روانگی کے لئے میرا ویزہ تو لگ گیا لیکن میرے شریکِ سفر اسلامی بھائیوں اشفاق عطّاری مدنی اور احمد رضا عطّاری کا ویزہ نہ لگ سکا! اس لئے اب میں اکیلا سفر کر رہا تھا۔

زمبابوے سے تنزانیہ روانگی: رات تقریباً پونے دو بجے زمبابوے کے شہر ہرارے کے ایئر پورٹ سے تنزانیہ کے شہر دارُ السّلام کے لئے روانگی ہوئی۔ درمیان میں کینیا کے شہر نیروبی میں تقریباً دو گھنٹے کا قیام (Stay) ہوا اور نمازِ فجر وہیں ادا کی۔ تقریباً پونے سات بجے نیروبی سے ہوائی جہاز روانہ ہوا جو لگ بھگ ساڑھے آٹھ بجے دارُ السّلام ایئر پورٹ پہنچ گیا، یہاں بھی ایئر پورٹ پر کئی اسلامی بھائی موجود تھے۔

مرحوم مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے گھر حاضری: دارُ السّلام پہنچتے پہنچتے چونکہ کافی تھکن ہو چکی تھی اس لئے ایک اسلامی بھائی کے گھر پہنچ کر آرام کیا۔ شام چار بجے کے بعد ملاقاتوں وغیرہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے ایک پُرانے مُبلّغ رفیق بغدادی جو تنزانیہ میں مدنی کام شروع کرنے والوں میں سے ایک ہیں، گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے تھے، ان کے گھر جا کر فاتحہ خوانی کی۔

بلالی اسلامی بھائیوں میں بیان: نمازِ مغرب کے بعد مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بلالی (یعنی سیاہ فام)[1] اسلامی بھائیوں کے درمیان "علمِ دین" کے موضوع پر بیان کی سعادت ملی جسے مبلغ دعوتِ اسلامی مقامی زبان سواہلی میں دُہراتے رہے۔

بیان کے دوران اسلامی بھائیوں کو یہ خوش خبری بھی سنائی کہ عنقریب یہاں دارُ السّلام تنزانیہ میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز ہونے والا ہے۔

مدنی حلقہ: فیضانِ مدینہ میں ہی نمازِ عشا کی ادائیگی کے بعد ایک مدنی حلقے میں بیان کی سعادت ملی جس میں موڈاسہ (گجرات، ہند) کے اسلامی بھائی جمع تھے۔ بیان کے بعد ملاقات کا سلسلہ بھی ہوا اور پھر رات تقریباً 2 بجے آرام کا موقع ملا۔

انوکھا ناشتہ: دارُ السّلام شہر کے قریب ہی ایک عاشقِ رسول نے دعوتِ اسلامی کو چھ ایکڑ زمین دی ہے جہاں اِنْ شَآءَ اللہ عظیمُ الشّان مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور جامعۃُ المدینہ بنایا جائے گا۔ نمازِ فجر پڑھ کر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ اس جگہ حاضری دی اور یہاں دُعا مانگی۔ اس مقام سے قریب ہی کھیتوں میں ایک اسلامی بھائی کا گھر تھا۔ وہ ہمیں اپنے گھر لے گئے اور دیسی ناشتہ کروایا جس میں مختلف پھل اور ناریل بھی شامل تھے۔

ممباسہ آمد: اپنی رہائش گاہ پر واپس آ کر اگلے سفر کی تیاری کی اور دوپہر تقریباً ایک بجے بذریعہ ہوائی جہاز کینیا کے شہر ممباسہ آمد ہوئی۔ اشفاق عطّاری مدنی اور احمد رضا عطّاری جو ویزہ نہ لگنے کے باعث زمبابوے میں رُک گئے تھے وہ بھی یہاں پہنچ گئے۔

حوصلہ افزائی: ممباسہ ایئر پورٹ پر اسلامی بھائیوں نے بھر پور انداز میں ہمیں خوش آمدید کہا۔ ایئر پورٹ سے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پہنچے تو یہاں بھی جامعۃُ المدینہ کے طلبۂ کرام نے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ یہاں کثیر اسلامی بھائی موجود تھے جن سے کچھ دیر ملاقات کا سلسلہ ہوا اور ساتھ ہی انہیں آج رات ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔

عُلَمائے کرام سے ملاقات: اس کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر جانا ہوا جہاں ممباسہ کے علمائے کرام بھی تشریف فرما تھے۔ یہاں کھانے کا سلسلہ ہوا اور علمائے کرام نے دوسرے دن ممباسہ کی سب سے بڑی مسجد میں بیان کرنے اور نمازِ جُمعہ پڑھانے کے لئے اِرشاد فرمایا۔ (بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) افریقہ کے سیاہ فام اسلامی بھائیوں کو حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی نسبت سے بلالی کہا جاتا ہے۔

عرب کی پرانی ثقافت پر آج عمل کیوں؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ ایک طرف یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اسلام میں بڑی نرمی، آسانی اور وسعت ہے جس کی وجہ سے اسلام ہر طرح کے کلچر کو اپنے دامن میں سمولیتا ہے البتہ ان میں رائج غلط چیزوں کے متعلق رہنمائی کر دیتا ہے لیکن دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ کھانے پینے، پہننے، سونے جاگنے کے متعلق بیسیوں احکام وروایات موجود ہیں کہ ایسے کرو اور ویسے نہ کرو نیز مذہبی ماحول سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی عمومی مستحبات پر بہت زور دیتے دیکھا گیا ہے۔ اگر یہ سختی نہیں ہے تو کیا ہے کہ ساری قوم کو ایک ہی طرزِ زندگی پر مجبور کیا جاتا ہے۔ وہ نرمی، آسانی اور وسعت کہاں ہے جس کا دعوی کیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں عرض یہ ہے کہ مستحبات میں دو طرح کے اعمال وافعال ہیں: ایک وہ جن کا تعلق معمولاتِ زندگی جیسے لباس، کھانے پینے، چلنے پھرنے وغیرہ سے ہے، جبکہ دوسرے وہ اعمال ہیں جن کا تعلق عبادات یعنی نماز، روزے، حج وغیرہا سے ہے، دونوں طرح کے امور میں مستحبات پر زور دیئے جانے کے اسباب مختلف ہیں۔ اس مضمون میں پہلی قسم پر کلام کیا جائے گا۔ پہلی قسم کلچر یا ثقافت سے تعلق رکھتی ہے اور جہاں تک ثقافت کا تعلق ہے تو ہماری مذہبی ثقافت میں بہت سی چیزوں کا تعلق عرب سے ہے کیونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عرب میں تشریف لائے اور وہیں کی جائز ثقافتی چیزوں کو اختیار فرمایا تو اب اگرچہ سب مسلمان عربی نہیں ہیں بلکہ عربی عجمی، ایشیائی، افریقی، یورپی سبھی طرح کے مسلمان ہیں لیکن اس کے باوجود وہ عربی ثقافت کی بہت سی چیزیں اپنانا پسند کرتے ہیں۔ ان کی تفصیل و توجیہ یہ ہے کہ معمولاتِ زندگی میں کچھ وہ ہیں جنہیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک اسلامی طریقے کے طور پر تعلیم فرمایا جیسے بیٹھ کر، دائیں ہاتھ سے، بسم اللہ پڑھ کر، دیکھ کر، تین سانس میں پانی پینا اور پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، پانی پینے کا اسلامی طریقہ ہے۔ اب غور کریں تو پتہ چلے گا کہ ان میں بسم اللہ اور الحمد للہ تو ذکرِ الٰہی اور شکرِ الٰہی کے لئے ہیں جبکہ دائیں ہاتھ سے پینا بھی دینی مقصد رکھتا ہے کہ معزز و ذی شان کاموں میں دائیں پہلو کو دین نے اہمیت دی ہے اگرچہ اس طریقے سے پینے پر کوئی فرق نہیں پڑتا جبکہ بیٹھ کر، دیکھ کر اور تین سانس میں پینا ہمیں ایک سہولت والا طریقہ سکھانے کے لئے ہے۔ جب کوئی اس طریقے سے پانی پیتا ہوا نظر آتا ہے تو ہر آدمی سمجھ لیتا ہے کہ یہ بندہ مسلمان ہے اور اسلام پر عمل کرنے میں اسے فخر ہے اور زبان سے "رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں" کے ساتھ عمل سے بھی اس کا اظہار کر رہا ہے۔ پانی پینے کے اسی انداز پر آپ کھانے، پہننے، چلنے، سونے وغیرہ کو قیاس کرلیں۔ خلاصۂ کلام یہ کہ معمولاتِ زندگی کے بیسیوں امور میں تو بلاواسطہ رہنمائی موجود ہے جبکہ اس کے ساتھ یہ بات بھی موجود ہے کہ شریعت نے انہیں لازم وضروری قرار نہیں دیا بلکہ ان میں آسانی رکھی کہ اگر کوئی ترک کرتا ہے تو گنا ہگار نہیں، ہاں ثواب سے محروم ہو جائے گا۔ دوسری طرف یہ بات بھی یاد رکھیں کہ کھانے پینے پہننے بیٹھنے چلنے وغیرہا کے تمام امور پر پوری ترقی یافتہ دنیا میں لاکھوں کتابیں لکھی گئی ہیں، گھروں اور سکولوں میں بچوں کو سکھایا جاتا ہے اور اِس سکھانے کو بڑے فخریہ انداز میں بتایا جاتا ہے کہ ہم اپنے بچوں اور قوم کو Manners یعنی آدابِ زندگی سکھا رہے ہیں، کھانے میں کون سی پلیٹ کس چیز کے لئے ہے؟ کون سی چمچ کیا کھانے کے لئے ہے؟ مختلف چمچ کیسے پکڑنے ہیں؟ بلکہ میز پر ان چیزوں کو رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟ پہلے کیا کھانا ہے، درمیان میں کیا اور بعد میں؟ یہ سب چیزیں بڑے ذوق شوق اور محنت سے سکھائی، پڑھائی اور دکھائی جاتی ہیں اور حیرت کی بات ہے کہ ان کے سکھانے بتانے پر کبھی نہیں سنا کہ کسی لبرل نے اعتراض کیا ہو کہ کیا چھوٹی چھوٹی چیزوں پر اتنا زور دیا جا رہا ہے اور کیوں یورپ کے طریقے ایشیا میں رائج کئے جا رہے ہیں لیکن دین اور دینی انداز واطوار سے بیزار لبرل لوگوں کو اسلامی طریقوں اور نبوی سنتوں سے نجانے کیا مسئلہ ہے کہ یہاں فوراً اعتراض شروع ہو جاتا ہے کہ کیوں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر زور دیا جا رہا ہے؟

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

اور کیوں عربی کلچر کی چیزیں یہاں رائج کی جارہی ہیں؟ اس پر صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا　　　　　کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

اب یہی بات بطرزِ دِگر عرض کرتا ہوں۔ مٹی کے برتن استعمال کرنے، زمین پر بیٹھ کر کھانے، لمبا سفید لباس پہننے وغیرہ چیزوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ عرب کا کلچر ہے اور ہم عربی نہیں ہیں تو کیوں ان چیزوں پر عمل کا کہا جاتا ہے۔ ایسی تمام چیزوں کے بارے میں ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کا درجہ فرض وواجب نہیں ہیں لہٰذا کوئی ان پر عمل نہیں کرتا تو بالکل گناہگار نہیں ہے اور عمل نہ کرنے والوں کو طعن و تشنیع کرنا مذموم ہے لیکن اِن پر عمل کرنے والوں پر طنز کے تیر برسانا زیادہ قابلِ مذمت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کرنے والوں کو اُن کے عمل کی وجہ سے طنز کا نشانہ بنایا جارہا ہے جو کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

مذہبی لوگوں کے ان چیزوں کو اپنانے کی بڑی ہی پیاری وجہ ہے اور وہ یہ کہ جب آدمی کسی کو اپنا پسندیدہ (Favorite) فیورٹ قرار دیتا ہے تو اپنے کلچر کی بیسیوں چیزیں چھوڑ کر وہی کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کی فیورٹ (Favorite) شخصیت کر رہی ہوتی ہے مثلاً کسی پاکستانی کو یورپ یا انڈیا کا کوئی ہیرو یا گلوکار یا کھلاڑی پسند آجائے تو وہ ویسا ہی بالوں کا اسٹائل بنائے گا، اسی جیسا لباس پہنے گا حتی کہ بولنے کے اسٹائل میں بھی کوشش کرے گا کہ اسی طرح بولے، اسی کی طرح ہاتھوں کا اشارہ کرے نیز جو وہ کھاتا پیتا ہے وہی کھانا شروع کر دے گا تو جہاں Favoritism، پسند اور محبت کی بات آتی ہے وہاں آدمی اپنا کلچر پیچھے کر دیتا ہے اور اپنی پسندیدہ شخصیت کا کلچر اپنا لیتا ہے۔ اسی طرح آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی فیشن اِن (in) ہوتا ہے تو جس مشہور شخصیت کا وہ فیشن ہوتا ہے اس کے پیروکاروں (Followers and fan club) میں وہ فیشن بہت تیزی سے سرایت کر جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب کوئی بندہ لوگوں کی نظر میں پسندیدہ ہوتا ہے تو اس کے Fans اور Followers وہی چیزیں کرنا شروع کر دیتے ہیں جو اس پسندیدہ شخصیت کی معمول ہیں خواہ شخصیت کا تعلق اپنے ملک سے ہو یا یورپ، امریکہ سے اور Fan کسی دور دراز گمنام علاقے کا رہنے والا ہو۔ بلا تشبیہ عرض ہے کہ ساری دنیا کی اوپر بیان کردہ پسندیدہ ہستیاں ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں کی خاک پر قربان۔ بلاشک وشبہ مسلمانوں کی سب سے محبوب ہستی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارک ہے اور یہ محبت اہلِ محبت کے دلوں کو مجبور کر دیتی ہے کہ وہ اپنے Favorite، اپنے محبوب اور پسندیدہ ہستی کے کلچر کی چیزیں اختیار کرے چنانچہ یہ حتی الامکان اسی طرح لباس پہننے، اسی طریقے سے کھانے، اسی انداز میں چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، گفتگو کرنے اور سونے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طریقہ ہے اور یہ چیز محبت میں بہت عام ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، آپ نے نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو لوکی شریف کے ٹکڑے تلاش کر کر کے تناول فرماتے دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ اس دن سے مجھے لوکی سے محبت ہو گئی۔ (بخاری، 3/537، حدیث:5436) آخر لوکی میں ایسی کیا تبدیلی آئی اور طبیعت میں ایسا کیا انقلاب آگیا کہ پہلے لوکی ایک نارمل سبزی تھی لیکن اب اسپیشل ہو کر محبوب ہو گئی۔ وجہ یہ تھی کہ وہ محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رغبت سے کھائی تھی۔

حرفِ آخر یہ کہ معمولاتِ زندگی کی جن چیزوں کا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا یا ترغیب دی ان پر تو عمل کیا ہی جائے گا اور جن کو صرف اختیار کیا ہے ان میں اہلِ محبت کا طریقہ حتی الامکان اپنانا ہی ہوتا ہے اگرچہ بہت سے طریقوں میں وہ اپنے علاقے یا زمانے یا ضرورت یا اہم فائدے کے اعتبار سے دوسرا طرزِ عمل بھی اختیار کرتے ہیں جیسے شلوار پہننا، تیز رفتار سواریوں پر سفر کرنا، گندم کھانا وغیرہا اور ان چیزوں پر کوئی اعتراض وکلام نہیں لیکن عمل کرنے والوں کے لئے امرِ ترغیبی یہ ہے کہ مسلمانوں کی نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک جذباتی محبت جو اصلِ ایمان، جانِ ایمان اور روحِ ایمان ہے اور یہی محبت معمولاتِ زندگی کی سنتوں پر عمل کرنے کی طرف لے آتی ہے، جسے بہت سی جگہ سنت کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہمارے محبوب نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ادائیں ہیں، اس لئے ہم انہیں اپناتے ہیں۔

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

باتوں سے خوشبو آئے

خوفِ خدا سے رونے کی برکت

جس شخص کی آنکھوں سے خوفِ خدا کے سبب آنسو جاری ہو جائیں اور اس کے قطرے زمین پر گریں تو جہنّم کی آگ اسے کبھی نہیں چُھوئے گی۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا کَعْب اَحْبار رحمۃ اللہ علیہ) (حلیۃ الاولیاء، 5/401، رقم:7516)

کونسی نعمت مصیبت ہے؟

ہر وہ نعمت جو اللہ سے قریب نہ کرے وہ مصیبت ہے۔

(ارشادِ حضرتِ سیّدُنا ابو حازِم رحمۃ اللہ علیہ

(حلیۃ الاولیاء، 3/266، رقم:3908)

نیکی سے روکنے والی زنجیر

گناہ ایک ایسی زنجیر ہے جو بندے کو نیکیوں اور اِطاعتِ الٰہی کے راستے پر چلنے سے روک دیتی ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

(منھاج العابدین، ص19)

عِلم اور عمل کا آپس میں تعلق

صرف علم پر قناعت کرنے والا عالم نہیں، عمل کی برکت سے علم فائدہ دیتا ہے لہٰذا کبھی بھی علم کو عمل سے جدا نہیں کرنا چاہئے۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ) (کشف المحجوب، ص101 ملخصاً)

اولاد کو سکھاؤ محبت حضور کی

حُضورِ اَقدس رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی مَحبت و تعظیم اُن (بچّوں) کے دِل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عَینِ ایمان ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/454)

والدین کا حق کبھی ختم نہیں ہو سکتا

والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ (یعنی فارغ) ہو، وہ اس کے حیات و وُجود (یعنی زندگی) کے سبب ہیں تو جو کچھ نعمتیں دِینی و دُنیوی پائے گا سب انہیں کے طُفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و کمال وُجود پر موقوف ہے (یعنی تمام نعمتیں پیدا ہونے کے بعد ملتی ہیں) اور وُجود (یعنی پیدا ہونے) کے سبب وہ (یعنی والدین) ہوئے۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/401)

اچھوں کی نقل کرنے کا فائدہ

سچّی نیت سے نیکوں کی حالت بناتے بناتے خدا چاہے تو واقعیت (یعنی حقیقت) بھی مل جاتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/154)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

مُصیبت پر صبر کیجئے

جب بھی کوئی آزمائش یا مُصیبت آپڑے تو صبر کیجئے اور کربلا میں خاندانِ نُبُوَّت پر جو ظُلم وسِتَم کے پہاڑ ٹُوٹے تھے انہیں یاد کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو اپنی تکلیف معمولی محسوس ہو گی۔ (ماخوذ از کربلا کا خونی منظر)

میٹھے بول کے فوائد

جب بھی بولیں اچھا بولیں کہ میٹھے بول میں ایسا سِحر (یعنی جادو) ہے کہ سَرکَش (یعنی نافرمان و باغی) مُطِیع (یعنی اطاعت گزار) ہو جاتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1436ھ)

بکری کا دُودھ

دُودھ اللہ پاک کی ایسی نعمت ہے کہ جس میں پانی اور غِذا دونوں ہیں، البتّہ سب سے اچّھا دُودھ بکری کا ہے اور یہ جلد ہَضم (Digest) بھی ہو جاتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1436ھ)

عاشورا کے فضائل

عبد الماجد نقشبندی عطاری مدنی*

اسلامی سال کا پہلا مہینا مُحَرَّمُ الْحَرام ہے جو نہایت عظمتوں اور برکتوں والا ہے بِالْخصوص اس ماہ کی 10 تاریخ یعنی عاشُورا کے دن کو دینِ اسلام میں غیر معمولی حیثیت حاصل ہے چنانچہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود اس دن روزہ رکھا اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (بخاری، 1/656، حدیث: 2004 ماخوذاً) بلکہ اسلام سے قبل بھی لوگ اس دن کا اَدب و اِحترام کرتے اور اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

ہمیں بھی چاہئے کہ عاشورا کا روزہ رکھیں (10 مُحَرَّمُ الْحَرام) اور خوب عبادات کریں، ذیل میں عاشورا میں کی جانے والی چند نیکیاں بیان کی جارہی ہیں تاکہ عمل کی ترغیب ملے:

عاشورا کا روزہ گُناہ مِٹاتا ہے: نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: مجھے اللہ پاک کے کرم سے اُمّید ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔

(مسلم، ص454، حدیث: 2746)

شبِ عاشورا کا عمل: عاشورا کی رات آئے تو یہ عمل کیجئے: عاشورا کی رات میں چار نفل اس طرح ادا کیجئے کہ ہر رَکْعَت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی ایک بار اور سُورۂ اِخْلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پوری سورت) تین تین بار پڑھئے پھر نماز سے فارغ ہو کر سو مرتبہ سُورۂ اِخْلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پوری سورت) پڑھئے۔ اس کی بَرَکت سے گناہوں سے پاک ہو گا اور بہشت (جنّت) میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔ (جنتی زیور، ص157 بتغیر)

رِزْق میں فراخی کا نسخہ: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو دس محرم کو اپنے بچّوں کے خرچ میں فَراخی (یعنی کشادگی) کرے گا تو اللہ پاک سارا سال اس کو فراخی دے گا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس حدیث کا تجربہ کیا تو ایسے ہی پایا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/365، حدیث: 1926)

عاشورا کے دن کی بارہ نیکیاں: عاشورا کے دن 12 چیزوں کو عُلَما نے مستحب لکھا ہے: 1 روزہ رکھنا 2 صدقہ کرنا 3 نفل نماز پڑھنا 4 ایک ہزار مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھنا 5 عُلَما کی زیارت کرنا 6 یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا 7 اپنے اہل و عِیال کے رِزْق میں وُسْعت کرنا 8 غسل کرنا 9 سُرمہ لگانا 10 ناخن تراشنا 11 مریضوں کی بیمار پُرسی کرنا 12 دشمنوں سے مِلاپ (یعنی صلح صفائی) کرنا۔

(جنتی زیور، ص158 ملخصاً)

شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کیجئے: عاشورا کے دن نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، امامِ عالی مقام، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے رُفَقا (ساتھیوں) کے ہمراہ گلشنِ اسلام کی آبیاری کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، لہٰذا ہمیں اس دن شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے قراٰن خوانی، ذِکْر و دُرُود اور نذر و نیاز کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی زندگی کا

(وسائلِ بخشش (مرمّم) ص195)

* شعبہ فیضان صحابہ و اہل بیت، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اہلِ بیت سے محبت کے تقاضے

حافظ عرفان حفیظ عطاری مَدَنی*

پیارے اسلامی بھائیو! قدرتی طور پر انسان جس سے محبت رکھتا ہے اس سے تعلق رکھنے والی تمام چیزیں اس کو محبوب ہو جاتی ہیں، چنانچہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت رکھنے والے بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو جان و دل سے محبوب رکھتے ہیں۔ اہلِ بیتِ اَطہار وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہیں ہمارے پیارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خاندانی نسبت بھی حاصل ہے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اہلِ بیتِ اَطہار کی محبت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا جیساکہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کوئی بندہ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اس کو اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو۔ (شعب الایمان، 2/189، حدیث:1505 مختصراً)۔ امام محمد بن احمد قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ آیتِ مبارکہ ﴿قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ﴾ (پ 25، الشوریٰ: 23) (ترجَمۂ کنزُ الایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت سعید بن جُبیر (رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حُضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی آلِ پاک ہے۔ (قرطبی، پ25، الشوریٰ، تحت الآیۃ:23، 8/16)

یاد رہے کہ اہلِ بیت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام اولاد اور ازواجِ مطہّرات بھی شامل ہیں۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ بیت کے معنیٰ ہیں گھر والے، اہلِ بیتِ رسول چند معنیٰ میں آتا ہے: 1 جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے یعنی بنی ہاشم عباس، علی، جعفر، عقیل، حارث کی اولاد 2 حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد 3 حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے گھر میں رہنے والے جیسے ازواجِ پاک۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/450)

اہلِ بیت سے محبت کے تقاضے

محبتِ اہلِ بیت کو عام کیا جائے: جب قراٰن و حدیث میں اہلِ بیت سے محبت کا حکم موجود ہے تو ہمیں اس محبت کو خوب عام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بالخصوص اپنے بچّوں کے دِلوں میں ان مکرّم شخصیات کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس بارے میں تو حدیثِ پاک میں ترغیب بھی دِلائی گئی ہے، جیساکہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین اچھی خصلتوں کی تعلیم دو: 1 اپنے نبی کی محبت 2 ان کے اہلِ بیت کی محبت 3 قراٰنِ پاک کی تعلیم۔ (جامع صغیر، ص25، حدیث:311) ان کے واقعات بچّوں کو بتائے جائیں تاکہ چھوٹی عمر ہی میں یہ اہلِ بیت سے محبت کرنے والے بَن جائیں۔ جب ان کے اَعْراس (عُرس کی جمع) کے ایام آئیں تو ان کے لئے گھر، مسجد وغیرہ میں ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا جائے، ان کے فضائل بچّوں کو یاد کروائے جائیں۔ **ادب و احترام کیا جائے:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے منسوب ہر شے کا جب ادب و احترام لازم ہے تو اہلِ بیت کا بھی ادب لازم ہے اور یہ محبت کا تقاضا بھی ہے۔ کُتب میں اَسلافِ کرام رحمہم اللہ السّلام کے کئی واقعات اس مناسبت سے ملتے ہیں، چنانچہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی رِکاب پکڑلی تو انہوں نے فرمایا: اے رسولُ اللہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے چچا کے بیٹے! یہ کیا

* مُدرّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

ہے؟(یعنی آپ ایسا کیوں کررہے ہیں؟) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ عُلَما کا ادب کریں۔ اس پر حضرت سیّدُنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا: ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم اپنے نبی کے اہلِ بیتِ اَطہار کے ساتھ ایسا ہی کریں۔(تاریخ ابن عساکر، 19/326 ملخصاً)

تعلیمات پر عمل کیا جائے: یہ عظیم ہستیاں وہ ہیں جن کی محبت و اطاعت ہدایت اور نَجات کا ذریعہ ہے، جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ یعنی آگاہ رہو کہ تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال جنابِ نُوح کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔(فضائل صحابہ للامام احمد، 1/785، حدیث: 1402) اس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسے طوفانِ نُوحی کے وقت ذریعۂ نَجات صرف کشتیِ نُوح علیہ السّلام تھی ایسے ہی تاقیامت ذریعۂ نَجات صرف محبتِ اہلِ بیت اور ان کی اطاعت ان کی اِتّباع ہے، بغیر اطاعت و اِتّباع دعویٰ محبت بے کار ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میرے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے، گویا دنیا سمندر ہے اس سفر میں جہاز کی سواری اور تاروں کی رہبری دونوں کی ضرورت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اہلِ سنّت کا بیڑا پار ہے کہ یہ اہلِ بیت اور صحابہ دونوں کے قدم سے وابستہ ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، 8/494)

دینِ اسلام کے لئے اہلِ بیت کی قربانیوں سے کون آگاہ نہیں۔ ان کا صبر، ہمّت، جذبہ اور ثابت قدمی مثالی ہے۔ یہ وہ ہیں جن کا خاندان دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے شہید ہو گیا، جنہوں نے کئی دن کی بھوک اور پیاس برداشت کی، مشقتیں جھیلیں۔ جس طرح انہوں نے دینِ اسلام کے لئے قُربانیاں دیں ہمیں بھی دینِ اسلام کی خاطر قُربانیاں دینے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہئے۔ جس طرح ان عظیم لوگوں نے ہر موقع پر صبر سے کام لیا، اہلِ بیت سے محبت کرنے والوں کو بھی مشکلات پر واویلا کرنے کی بجائے صبر و ہمت سے کام لینا چاہئے۔

مِثالی گھرانا

اویس یامین عطّاری مدنی*

اہلِ بیتِ اَطہار کی باہمی محبت اور ایک دوسرے سے اُلفت ہمارے لئے معیارِ زندگی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نُفوسِ قُدسِیّہ ہر رشتے اور تعلق میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُسوۂ حَسَنہ پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ چنانچہ

خاتونِ جنّت کی شادی میں اُمّہاتُ المؤمنین کا کردار: خاتونِ جنّت حضرت سیّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اَقدس سے ہوئی، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا موقع آیا تو اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ اور حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہما نے وادیِ بطحا سے مٹّی منگوا کر ان کے مکان کے فرش کو لیپا، پھر اپنے ہاتھوں سے کھجور کی چھال ٹھیک کرکے دو گدّے تیار کئے، ان کے کھانے کے لئے کھجور اور کشمش رکھی اور پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کا اہتمام کیا، پھر گھر کے ایک کونے میں لکڑی کا سُتُون کھڑا کر دیا تاکہ اس

پر مشکیزہ اور کپڑے وغیرہ لٹکا دیئے جائیں، پھر فرمایا: فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ یعنی ہم نے فاطمہ کی شادی سے بہتر کوئی شادی نہیں دیکھی۔ (ابن ماجہ، 2/444، حدیث: 1911 ملتقطاً)

ماں کے حق کا واسطہ دیا: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب اَزْواج بارگاہِ اقدس میں حاضر تھیں کہ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس طرح چلتی ہوئی آئیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کی چال رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُشابہ تھی۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب حضرت فاطمہ کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: خوش آمدید میری بیٹی! پھر انہیں اپنے پاس بٹھالیا اور ان سے سَرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی پریشانی اور غم کو دیکھ کر دوبارہ ان کے کان میں سَرگوشی فرمائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں اِسْتِفْسَار کیا اور رونے کی وجہ پوچھی: تو انہوں نے کہا: میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا راز فاش نہیں کروں گی۔ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِصالِ ظاہری ہوا تو میں نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ یعنی میرا تم پر جو حق ہے تمہیں اس کی قسم مجھے اس راز کے بارے میں بتاؤ، تو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: ہاں! اب میں بتا دیتی ہوں۔ میرا رونا تو اس وجہ سے تھا کہ آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے پہلی بار سرگوشی میں مجھ سے فرمایا کہ میرے وِصال کا وقت قریب آگیا ہے، اللہ پاک سے ڈرتی رہو اور صَبْر کرو، میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر دوسری بار سرگوشی میں مجھ سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مسلمانوں کی بیویوں یا اس اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ سُن کر میں ہنس پڑی۔

(مسلم، ص1022، 1023، حدیث: 6313، 6314 ملتقطاً)

اے بیٹی! اس سے محبت کرنا: ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ؟ اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کروگی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیوں نہیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فَاَحِبِّي هٰذِهٖ تو اس (یعنی عائشہ صدّیقہ) سے محبت کرو۔

(مسلم، ص1017، حدیث: 6290)

وہ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں: ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دس مُحَرَّمُ الْحَرام کے روزے کا حکم بیان کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ حکم کس نے بیان کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اِنَّهُ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ یعنی وہ لوگوں میں سنّت کو زیادہ بہتر جاننے والے ہیں۔ (الاستیعاب، 3/206) حضرت شُریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مَسح کے بارے میں سُوال پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ (مسلم، ص130، حدیث: 641)

یہ میرے اہلِ بیت ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے گھر میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے) تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ! میں بھی اہلِ بیت سے ہوں؟ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں! اِنْ شَآءَ اللہ۔

(شرح السنہ للبغوی، 7/204، حدیث: 3805)

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

مخصوص ایام میں آیت سجدہ کی تلاوت اور سجدہ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حائضہ اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرتی ہے تو اس پہ سجدہ تلاوت واجب ہو گا یا نہیں، یونہی حائضہ سے آیتِ سجدہ سننے والے پہ واجب ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض والی عورت کے لئے تلاوتِ قرآنِ کریم ناجائز و حرام ہے اور ایسی عورت نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی تو بھی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا البتہ حائضہ عورت سے کسی عاقل بالغ اہلِ نماز نے آیتِ سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ (ہدایہ مع فتح القدیر، 1/468، مراقی الفلاح مع طحطاوی، 2/89، بہار شریعت، 1/729)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسکارف لپیٹنے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حدیثِ پاک میں دوپٹہ پہنتے ہوئے دوبار لپیٹنے سے منع کیا گیا ہے، تو آج کل عورتیں جو اسکارف کافی مرتبہ لپیٹ کر پہنتی ہیں، کیا یہ بھی منع ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ابو داؤد شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ سرکار علیہ السّلام ام المؤمنین حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہا دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ لپیٹو، دو مرتبہ نہیں۔ شارحین نے آپ علیہ السّلام کے اس فرمان کی وجہ یہ بیان کی کہ عرب عورتیں دوپٹہ یا چادر اوڑھتے ہوئے اسے سر کے اوپر عمامے کے پیچ (پٹی) کی طرح گھمالیتی تھیں تاکہ دوپٹہ سر سے نہ گرے، جو عمامے جیسی صورت اختیار کرلیتا، اس طرح مردوں سے مشابہت پیدا ہو جاتی۔ جبکہ اسکارف دوپٹے اور حجاب کو ہمارے معاشرے میں عمامے کے پیچ کی طرح موٹا کرکے سر کے اوپر نہیں لپیٹا جاتا اور نہ ہی اس سے عمامے جیسی کوئی مشابہت پیدا ہوتی ہے لہٰذا وہ اس فرمان کے تحت بھی داخل نہیں ہو گا، بلکہ دوپٹے کو لپیٹنا اسے سرکنے سے روکنے کیلئے ہوتا ہے، جس کا اہتمام کرنا بالخصوص نماز اور بالوں کے ستر (یعنی چھپانے) کے مواقع پر ضروری ہے۔ (ابوداؤد، 4/88، حدیث: 4115، لمعات التنقیح، 7/372، فتاویٰ رضویہ، 24/537)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

٭ دارالافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

بزرگوں کے پیشے

تاجر ہو تو ایسا!

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

حضرت سیّدنا عبدُالرَّحمٰن بن عَوف رضی اللہ عنہ عشرۂ مُبَشَّرہ میں سے عظیم صحابی تھے۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان بنو زہرہ سے ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ کا نام عَبدِ عَمرو یا عبدُ الکعبہ تھا، سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کا نام تبدیل فرما کر عبدالرَّحمٰن رکھا۔ 31یا32سِنِ ہجری میں حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں 72یا 75 سال کی عمر میں وِصال فرمایا اور مدینۂ منورہ کے قبرستان جنّتُ البقیع میں مدفون ہوئے۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/43، 44، 47، 58، معجم کبیر، 1/128، رقم 262، معرفۃ الصحابۃ، 3/260) **ذریعۂ آمدن:** آپ بزّاز (یعنی کپڑے کے تاجر) تھے۔ (المعارف لابن قتیبہ، ص575) **خودداری:** مروی ہے کہ ہجرت کا حکم ملنے کے بعد حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ عنہ جب مکّے پاک سے مدینہ شریف پہنچے تو سرکارِ مدینہ، سردارِ مکّہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوسرے مہاجرین کی طرح آپ کو بھی ایک انصاری صحابی حضرت سیّدنا سَعد بن رَبیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ رِشتۂ اُخُوّت (بھائی چارے) میں پرو دیا۔ حضرت سیّدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے اس بھائی چارے کا اتنا پاس کیا کہ اپنا آدھا مال آپ کو پیش کردیا لیکن آپ نے یہ پیشکش قبول نہیں کی اور ان سے بازار کا راستہ پوچھا، انہوں نے آپ کو قَیْنُقَاع کے بازار کا راستہ بتادیا اور آپ روزانہ تجارت کے لئے بازار جانے لگے۔ (بخاری، 2/4، حدیث:2048 ملخصاً) **دُعائے مصطفےٰ کی برکت:** ایک مرتبہ سرکارِ دوجہان، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی تو حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑا اور بقیہ آدھا مال راہِ خدا میں پیش کردیا۔ اس پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو دُعا سے نوازا کہ اللہ کریم اُس میں برکت عطا فرمائے جو تم نے دیا اور اُس میں بھی جو اہل و عیال کے لئے رکھ چھوڑا۔ (تفسیر خازن، 2/265) آپ رضی اللہ عنہ کو دُعائے مصطفےٰ کی ایسی برکت نصیب ہوئی کہ فرماتے ہیں: ”میں جب کوئی پتھر اُٹھاتا ہوں تو مجھے اُمّید ہوتی ہے کہ اس کے نیچے سونا ہی ملے گا۔“ یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ پر رِزْق کے دروازے اس قدر کھول دیئے تھے کہ انتقال کے بعد آپ کے چھوڑے ہوئے سونے (Gold) کو کلہاڑوں سے کاٹتے کاٹتے لوگوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے تھے۔ (شفا شریف، 1/326) امام ابنِ عبدُالبَرّ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تجارت کے معاملے میں آپ بہت خوش قسمت واقع ہوئے ہیں، آپ نے اپنے پیچھے ایک ہزار اُونٹ، تین ہزار بکریاں اور 100 گھوڑے چھوڑے۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/58) **اللہ والے تاجر:** ایک موقع پر سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ تُجَّارِ الرَّحْمٰن عبدالرحمٰن بن عَوف رحمٰن (اللہ پاک) کے تاجروں میں سے ہیں۔ (فردوس الاخبار، 1/375، حدیث: 2789) علّامہ عبدُ الرَّؤوف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کیونکہ تجارت سے آپ رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ مخلوقِ خدا کی خوشحالی میں ان کے ساتھ تعاوُن ہو اور آپ ان کو نفع پہنچانے کی نیّت سے ایک جگہ سے دوسری جگہ تجارتی ساز و سامان لے کر گئے تو چونکہ آپ کا یہ عمل خالِص اللہ پاک کے لئے تھا اس لئے آپ کی نسبت اللہ کریم کی طرف کی گئی۔ (فیض القدیر، 3/573) **مال داروں میں سب سے پہلے جنّت میں داخل ہونے والے:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: میری اُمّت کے مالداروں میں سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن عوف جنّت میں داخل ہوں گے۔

(کنز العمال، جز11، 6/328، حدیث: 33495)

اللہ کریم ہمیں حضرت سیّدنا عبدُالرَّحمٰن بن عَوف رضی اللہ عنہ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

میڈیکل اسٹور میں سرمایہ کاری (investment) کی ایک آسان صورت

سوال: میرا میڈیکل اسٹور ہے ایک شخص نے مجھے آفر دی کہ میرے پیسے بھی اس میں لگالو اور اس پر جو بھی پرافٹ ہو وہ دے دینا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس کام میں حساب کتاب نہیں کرپاتے اور مجھے اپنے کام میں کوئی نقصان بھی نہیں ہے بلکہ ماہانہ پچاس ساٹھ ہزار روپے نفع ہی ہوتا ہے، اب میں اپنے حساب سے اس شخص کو کبھی آٹھ ہزار، کبھی دس ہزار، کبھی بارہ ہزار روپے دے دیتا ہوں، یہ سود میں تو شامل نہیں ہوگا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور طریقۂ کار جائز نہیں اور یوں اندازے سے رقم دینا شراکت نہیں۔ جب تک آپ شریعتِ مطہرہ کا بیان کردہ کاروباری طریقہ اختیار نہیں کریں گے اس طرح کی انویسٹمنٹ حلال نہیں ہوسکتی۔ وجہ یہ ہے کہ جب آپ اکیلے ہیں تو آپ ہی مالک ہیں آپ کا اختیار ہے کہ کم مال رکھیں زیادہ مال رکھیں سستا بیچیں مہنگا بیچیں، ماہانہ حساب کریں یا نہ کریں آپ کی مرضی ہے۔ البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے سالانہ حساب کرنا پڑے گا، لیکن جب آپ نے کسی دوسرے کو پارٹنر بنالیا تو سب سے پہلے تو شرعی تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔

پہلا مرحلہ تو یہ ہوگا کہ آپ دونوں کا سرمایہ (Capital) واضح ہو کہ ان کا اور آپ کا سرمایہ (Capital) کتنا ہے؟

دوسرا مرحلہ یہ ہوگا کہ چلتے کام میں نقد رقم کے ساتھ ساتھ مال بھی ہوگا اور مال کو بطورِ سرمایہ شامل نہیں کرسکتے۔ پھر مال کو سرمایہ بنانے کا حل نکل بھی آئے تو آپ کو نفع کا تناسب بھی طے کرنا پڑے گا۔ دکان کے سامان کو سرمایہ میں کس طرح شمار کیا جاسکتا ہے اس کا پورا ایک شرعی طریقۂ کار ہے جس پر آپ کو مستقل راہنمائی لینا ہوگی۔

تیسرا اہم مرحلہ یہ ہوگا کہ نفع کا تناسب طے ہوجاتا ہے تو حسبِ موقع مثلاً سال میں یا چھ ماہ بعد کلوزنگ کرکے نفع و نقصان کا حساب لگانا ہوگا اور اسی کلوزنگ کے مطابق نفع تقسیم کرنا ہوگا۔

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حساب کتاب اور کلوزنگ کی اہمیت کیوں ہے تو دیکھیے ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ پارٹنر کا یہ حق ہے کہ اسے معلوم ہو کہ مال کتنے کا آتا ہے کتنے کا بکتا ہے دکان میں کتنا نفع ہوتا ہے کتنے خرچے ہوتے ہیں۔ یوں جب ایک شخص تنہا ہوتا ہے تو آزاد ہوتا ہے لیکن جب پارٹنر شپ ہوجاتی ہے تو آپ مُقَیَّد ہوجاتے ہیں اور آپ کو اس کے شرعی تقاضے پورے کرنے پڑتے ہیں۔

جہاں تک حساب کتاب کی بات ہے تو اس میں کوئی مشکل نہیں کیونکہ مال جب آتا ہے تو پہلے آپ آرڈر دیتے ہیں کہ فلاں کمپنی کی فلاں فلاں چیزیں اتنی چاہییں اور آنے کے بعد بھی آپ دیکھتے ہی ہیں کہ اتنے سیرپ آئے ہیں اتنی ٹیبلیٹس (Tablets) آئی ہیں جب وہ ساری چیزیں موجود ہیں تو مہینے میں اس کا ٹوٹل کرلیں کہ اتنے کی چیزیں آئی ہیں اتنے پیسے ہم نے

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

دے دیئے یا دیئے ہیں اور جو روزانہ کی خرید و فروخت ہو رہی ہے اس کا بھی حساب لگا لیں کہ آج اتنی سیل ہوئی کل اتنی ہوئی تھی مہینہ میں دو مہینہ میں اس کی کلوزنگ کرلیں، یہ کوئی زیادہ مشکل کام نہیں۔ جب تک کوئی کام نہیں کیا ہوتا تو بندہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ کیسے ہوگا لیکن جب کرنے لگیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت آسان کام ہے۔

ایک آسان حل: میڈیکل اسٹور میں انویسٹمنٹ کی ایک آسان صورت یہ اختیار کی جاسکتی ہے کہ میڈیکل اسٹور پر چند آئٹمز ایسے ہوتے ہیں جو مہنگے ہوتے ہیں یا جن سے متعلق آپ چاہتے ہیں کہ یہ مال دکان میں زیادہ رکھا ہو تو زیادہ بکے گا، تو انویسٹر کو صرف انہیں آئٹمز میں انویسٹمنٹ کی دعوت دیں۔ اگر شراکت کرنا ہے تو اس میں کچھ رقم آپ کی ہو اور کچھ رقم انویسٹ کرنے والے کی ہو۔ یوں مشترکہ رقم سے وہ آئٹمز خرید لیں اور نفع کا ایک ریشو طے ہو جائے۔ اب ان مخصوص چیزوں میں ہی وہ دوسرا آدمی شامل ہوگا۔ یوں کلوزنگ بھی آسان ہو جائے گی اور اس میں انویسٹمنٹ بھی شاید آسان ہو جائے گی کیونکہ اب پورے کاروبار کی کلوزنگ کرنا اور حساب مینٹین کرنا ضروری نہیں ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گندم کی پسوائی کی اُجرت میں اسی سے آٹا دینا کیسا؟

سوال: چکی والے اور گندم پسوانے والے میں اگر یہ بات طے ہوتی ہے کہ چکی والا دس کلو گندم پیس کردے گا اور اس میں سے ایک کلو آٹا بطورِ اُجرت رکھ لے گا اور دونوں اس پر راضی ہوں تو کیا کوئی حرج ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسلمان شریعت کے بتائے گئے اصول و ضوابط کا پابند ہے۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”نھی عن عسب الفحل وعن قفیز الطحان“ ترجمہ: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نَر جانور کی جُفتی کی اجرت اور قفیزِ طحان سے منع فرمایا ہے۔

(کنزالعمال، جز4، 2/35، حدیث:9640)

علّامہ بدرُ الدّین عینی حنفی علیہ الرَّحمہ اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”وتفسیر قفیز الطحان: ان یستاجر ثورا لیطحن لہ حنطۃ بقفیز من دقیقہ۔۔۔ الخ“ ترجمہ: اور قفیزِ طحان کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے گندم پیسنے کے لئے بیل کرائے پر لیا اور طے یہ پایا کہ اسی آٹے میں سے ایک قفیز اجرت دی جائے گی۔

(عمدۃ القاری، 9/21)

صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”اجارہ پر کام کرایا گیا اور یہ قرار پایا کہ اسی میں سے اتنا تم اُجرت میں لے لینا یہ اجارہ فاسد ہے۔“ (بہار شریعت، 3/149)

واضح رہے کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے علاوہ بھی بہت سی باتوں سے ہمیں منع فرمایا ہے جن کے بارے میں باقاعدہ ابواب کتبِ حدیث میں موجود ہیں کہ کون سی بیوع ممنوع ہیں اور کون سے ایسے لین دین ہیں جو ہم نہیں کرسکتے ہمیں ان احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے، بظاہر ہمیں کوئی خرابی معلوم نہیں ہو رہی ہوتی لیکن شرعاً وہ کام ممنوع ہوتا ہے جیسے کچھ شہروں میں انسان کے بالوں کی خرید و فروخت ہو رہی ہے خریدنے والا اور بیچنے والا دونوں ہی اس پر راضی ہیں لیکن شریعتِ مطہرہ فرماتی ہے کہ انسانی جسم کی تکریم اور عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے جسم کا کوئی بھی عضو فروخت نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ایسا کرنا انسانی تکریم کے خلاف اور ناجائز ہے اور ایسی خرید و فروخت سرے سے منعقد نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہمیں ہر جگہ صرف یہ نہیں دیکھنا کہ دونوں راضی ہیں بلکہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ اگر کسی چیز سے متعلق احادیثِ کریمہ میں ممانعت آئی ہے تو اس سے باز رہنا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رُعبِ فاروقی

عدنان احمد عطاری مدنی*

صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مَسعود رضی اللہ عنہ ایک عظیم صحابی کے بارے میں کلماتِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ ان کا اسلام لانا (کفار پر) غَلَبہ تھا، ان کی ہجرت (مسلمانوں کے لئے) مدد تھی، ان کی خِلافت (اُمّت کے لئے) رَحمت تھی، اللہ پاک کی قسم! جب تک وہ اسلام نہ لے آئے ہم کعبۃُ اللہ کے پاس نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ (طبقاتِ ابنِ سعد،3/204) اے عاشقانِ رسول! یہ معزّز، محترم اور مُحسِن ہستی خلیفۂ ثانی امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ عُمدہ اَوْصاف اور اعلیٰ اخلاق سے مزیّن تھے، آپ اصلاح قبول کرنے کا ایسا جذبہ رکھتے تھے کہ امیرُ المؤمنین ہونے کے باوجود کوئی ماتحت نصیحت آمیز بات کہتا تو بُرا منانے کے بجائے اس کی بات کو خوشی سے قبول فرمالیتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ،8/148، حدیث:10ماخوذاً) اللہ کریم نے آپ کو قدرتی رُعب و دبدبہ سے بھی نوازا تھا، حضرت علّامہ عبدالرءوف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کے دل پر پاک پروردگار کی عظمت غالب رہتی تھی جس کی وجہ سے شیطان آپ سے دُور بھاگتے تھے، کفّار تھَر تھَراتے اور لوگ مرعوب رہتے تھے۔ (تیسیر للمناوی،1/289، نھایۃ الارب، 6/91 ماخوذاً) آیئے اس عظیم وصف کی چند جھلکیاں دیکھئے: **کفار پر دبدبہ:** حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وجھَہُ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے اعلانیہ ہجرت نہیں کی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار لی، کمان کاندھے پر لٹکائی اور تیروں کا تَرکَش ہاتھ میں لے کر حَرَم روانہ ہوئے۔ کعبۃُ اللہ شریف کے صحن میں قریش کا ایک گروہ موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پورے اِطمینان سے سات چکر لگا کر طواف مکمل کیا اور سُکون سے نَماز ادا کی، پھر کفار کے ایک ایک حلقے کے پاس جاکر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: تمہارے چہرے ذلیل ہوگئے ہیں، جس نے اپنی ماں کو نوحہ کرنے والی، بیوی کو بیوہ اور بچّوں کو یتیم کرنا ہو وہ حَرَم سے باہر آکر مجھ سے دو دو ہاتھ کر سکتا ہے۔ (اسد الغابہ،4/163) **بادشاہوں پر ہیبت:** رُوم اور فارِس کے بادشاہ آپ رضی اللہ عنہ کی ہیبت سے خوفزدہ رہا کرتے تھے۔ (سمط النجوم،1/448) **سرداروں پر رُعب:** ایک مرتبہ ملکِ فارس کے ایک بہت بڑے سردار ہُرمُزان (جو بعد میں مسلمان ہوگئے تھے، ان) کے ساتھ 12 قیدیوں کو بارگاہِ فاروقی میں لایا گیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں آرام فرمارہے تھے۔ کہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار نہ ہوجائیں اس ہیبت اور خوف کی وجہ سے ہُرمُزان سمیت سب لوگ ہلکی آواز میں باتیں کرنے لگے۔ (طبقاتِ ابن سعد،5/65، محض الصواب، ص447) **شیطان کی گھبراہٹ و رُسوائی:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: عمر کے اسلام لانے کے بعد شیطان جب بھی عمر سے ملا تو وہ منہ کے بل ہی گِرا ہے۔ (معجم کبیر،24/305، حدیث:774) ایک مقام پر فرمایا: اے ابنِ

*مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

خطاب! جس راستے پر تم چلتے ہو شیطان اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلیتا ہے۔(بخاری،2/403، حدیث:3294) ایک جگہ ارشاد فرمایا: آسمان میں کوئی ایسا فرشتہ نہیں جو عمر کی عزت نہ کرتا ہو اور زمین میں کوئی ایسا شیطان نہیں جو عمر سے گھبراتا نہ ہو۔(کنزالعمال، جز11، 6/263، حدیث:32720ملتقطاً) **شیطان بھی ڈرتا تھا:** حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: ہم تمام صحابہ رضی اللہ عنہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو شیطان ہے وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ آپ کو کسی غلط کام کا حکم دے۔(کنزالعمال،جز13، 7/12، حدیث:36141ملتقطاً) **انسانی اور شیطان جنات:** کسی موقع پر ایک حبشی لڑکی اُچھل کُود رہی تھی اور لوگ اس کے گرد جمع تھے کہ اچانک حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آگئے لوگ آپ کے خوف اور ہیبت کی وجہ سے وہاں سے فوراً بھاگ گئے۔ اس موقع پر حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ انسانی اور جناتی شیطان عمر کو دیکھ کر بھاگ رہے ہیں۔(ترمذی،5/387، حدیث:3711) **عورتیں خاموش ہوگئیں:** ایک دن حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں اس وقت حاضر ہوئے جب کچھ قریشی عورتیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بلند آواز میں سوالات کررہی تھیں۔ جیسے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے داخل ہونے کی اجازت مانگی تو وہ عورتیں آپ کی آواز سنتے ہی ہیبت اور خوف سے پردہ میں چلی گئیں۔(بخاری،2/526، حدیث:3683ملتقطاً، مرقاۃ المفاتیح،10/388، تحت الحدیث:6036) **سال گزر گیا:** حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سال تک ٹھہرا رہا کہ ان سے ایک آیت کے بارے میں پوچھوں، مگر ان کی ہیبت کی وجہ سے سوال کرنے کی ہمّت نہ ہوئی۔(بخاری،3/359، حدیث:4913) **مسلسل دیکھنے کی ہمت نہ پاتے:** حضرت سیّدُنا عبدُالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ جان لو! ہم میں سب سے زیادہ رُعب و دَبْدَبے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ اللہ پاک کی قسم! ہم طاقت نہیں رکھتے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف مسلسل دیکھتے رہیں۔(تاریخ طبری،3/298) **اللہ نے ہیبت بڑھائی:** ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ہم پر نَرْمی کیجئے، ہمارے دل آپ کی ہیبت سے بھر چکے ہیں، آپ نے پوچھا: کیا اس کی وجہ ظلم ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے اللہ پاک نے تمہارے سینوں میں میری ہیبت بڑھادی ہے۔(نہایۃ الارب،6/91) **تابعین پر رعب و دبدبہ:** تابعی بُزُرگ حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہیبت مجھ پر اتنی زیادہ تھی کہ میں پچھلی صَف میں رہا کرتا تھا ایک مرتبہ میں دوسری صف میں تھا تو آپ رضی اللہ عنہ زرد چادر اوڑھے تشریف لائے اور 3 مرتبہ ارشاد فرمایا: اللہ کے بندو! نماز (پڑھو)۔(تاریخ ابن عساکر،44/419) پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حق بات میں نَرْم رہتے تھے اور دین کو نافذ کرنے میں کسی کی رعایت نہیں فرماتے تھے، لیکن یہ یاد رہے کہ اس ہیبت و جلال کے باوجود صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پاس ہمیشہ حاضر ہوتے، ان کے ساتھ مجلس و محفل میں شریک ہوتے تھے اور باہم مشورہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب تک تم کچھ نہیں کہو گے تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں اور جب تک میں تمہاری بات نہ سُن لوں میرے لئے کوئی بھلائی نہیں۔(کشف الاسرار، 3/346) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ عالَم دَبْدَبہ کا کانپتے ہیں قَیصر و کِسْریٰ
ہے جن سے دِین کی شاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
گلی سے ان کی شیطاں دُم دَبا کر بھاگ جاتا ہے
ہے ایسا رُعْب ایسا دَبْدَبہ فاروقِ اعظم کا

صحابۂ کرام کی اہلِ بیت سے مَحبّت

آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

پیارے اسلامی بھائیو! قراٰنِ کریم میں اہلِ بیت کی محبت کے بارے میں اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تم فرماؤ میں اس (1) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبّت۔

(پ25، الشوریٰ:23)

دورِ صحابہ سے لے کر آج تک اُمّتِ مسلمہ اہلِ بیت سے محبت رکھتی ہے، چھوٹے بڑے سبھی اہلِ بیت سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔ حضرت علّامہ عبدالرءوف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوئی بھی امام یا مجتہد ایسا نہیں گزرا جس نے اہلِ بیت کی محبت سے بڑا حصّہ اور نُمایاں فخر نہ پایا ہو۔ (فیض القدیر، 1/256) حضرت علّامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اُمّت کے ان پیشواؤں کا یہ طریقہ ہے تو کسی بھی مؤمن کو لائق نہیں کہ ان سے پیچھے رہے۔ (الشرف المؤبد لآل محمد، ص94) تفسیر خزائنُ العرفان میں ہے: حُضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی محبّت اور آپ کے اَقارِب کی محبّت دِین کے فرائض میں سے ہے۔

(خزائنُ العرفان، پ25، الشوریٰ، تحت الآیۃ:23، ص894)

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام جو خود بھی بڑی عظمت و شان کے مالک تھے، وہ عظیمُ الشّان اہلِ بیتِ اطہار سے کیسی محبت رکھتے تھے اور اپنے قول و عمل سے اس کا کس طرح اِظْہار کیا کرتے تھے! آیئے اس کی چند جھلکیاں دیکھتے ہیں:

صحابۂ کرام کا حضرت عبّاس کی تعظیم و توقیر کرنا: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان حضرت سیِّدُنا عباس رضی اللہ عنہ کی تعظیم و توقیر بجا لاتے، آپ کے لئے کھڑے ہوجاتے، آپ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیتے، مُشاورت کرتے اور آپ کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ (تہذیب الاسماء، 1/244، تاریخ ابن عساکر، 26/372)

حضرت سیِّدُنا عباس رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں تشریف لاتے تو حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ بطورِ اِحترام آپ کے لئے اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہوجاتے تھے۔

(معجم کبیر، 10/285، حدیث:10675)

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہیں پیدل جارہے ہوتے اور حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سیِّدُنا عثمان ذُوالنُّورَین رضی اللہ عنہما حالتِ سواری میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرتے تو بطورِ تعظیم سواری سے نیچے اُتر جاتے یہاں تک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزر جاتے۔

(الاستیعاب، 2/360)

سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر کی اہلِ بیت سے محبت: ایک موقع پر حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ کے سامنے اہلِ بیت کا ذِکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قرابت داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا مجھے اپنے قرابت

(1) یعنی تبلیغ رسالت (خزائن العرفان)

* شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، کراچی

داروں سے صِلۂ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے۔

(بخاری، 2/438، حدیث:3712)

ایک بار حضرت سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احترام کے پیشِ نظر اہلِ بیت کا احترام کرو۔ (سابقہ حوالہ، حدیث: 3713)

امام حَسَن کو کندھے پر بٹھایا: حضرت عُقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں عَصْر کی نَماز پڑھائی، پھر آپ اور حضرت علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کھڑے ہو کر چل دیئے، راستے میں حضرت حَسن کو بچّوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو حضرت سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے کندھے پر اُٹھا لیا اور فرمایا: میرے ماں باپ قربان! حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہم شکل ہو، حضرت علی کے نہیں۔ اس وقت حضرت علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم مُسکرا رہے تھے۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، 5/48، حدیث:8161)

سیّدُنا فاروقِ اعظم کی اہلِ بیت سے مَحبّت: ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تو فرمایا: اے فاطمہ! اللہ کی قسم! آپ سے بڑھ کر میں نے کسی کو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا محبوب نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! آپ کے والدِ گرامی کے بعد لوگوں میں سے کوئی بھی مجھے آپ سے بڑھ کر عزیز و پیارا نہیں۔

(مستدرک، 4/139، حدیث:4789)

خُصوصی کپڑے دیئے: ایک موقع پر حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضراتِ صَحابۂ کرام کے بیٹوں کو کپڑے عطا فرمائے مگر ان میں کوئی ایسا لباس نہیں تھا جو حضرت امام حسن اور امام حُسین رضی اللہ عنہما کی شان کے لائق ہو تو آپ نے ان کے لئے یمن سے خُصوصی لباس منگوا کر پہنائے، پھر فرمایا: اب میرا دل خوش ہوا ہے۔ (ریاض النضرۃ، 1/341)

وظیفہ بڑھا کر دیا: یوں ہی جب حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے وظائف مقرر فرمائے تو حضراتِ حَسَنَینِ کَرِیْمَین کے لئے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قَرابت داری کی وجہ سے اُن کے والد حضرت علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کے برابر حصّہ مقرر کیا، دونوں کے لئے پانچ پانچ ہزار دِرہم وظیفہ رکھا۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/259)

حضرت امیر مُعاویہ کی اہلِ بیت سے محبت: حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کے چند نُقُوش بھی آلِ ابوسفیان (یعنی ہم لوگوں) سے بہتر ہیں۔ (الناھیۃ، ص59) آپ نے حضرت علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم اور اہلِ بیت کے زبردست فضائل بیان فرمائے۔ (تاریخ ابن عساکر، 42/415) آپ نے حضرت علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کے فیصلے کو نافِذ بھی کیا اور علمی مسئلے میں آپ سے رُجوع بھی کیا۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، 10/205، موطاامام مالک، 2/259)

ایک موقع پر آپ نے حضرت ضَرّار صَدائی سے تقاضا کر کے حضرت علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کے فضائل سنے اور روتے ہوئے دُعا کی: اللہ پاک ابوالحسن پر رحم فرمائے۔

(الاستیعاب، 3/209)

یوں ہی ایک بار حضرت امیر مُعاویہ نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ آباواَجداد، چچا و پھوپھی اور ماموں و خالہ کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ معزز ہیں۔ (العقد الفرید، 5/344) آپ ہم شکلِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہونے کی وجہ سے حضرت امام حَسن کا احترام کرتے تھے۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/461)

ایک بار آپ نے امام عالی مقام حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی علمی مجلس کی تعریف کی اور اُس میں شرکت کی ترغیب دلائی۔ (تاریخ ابن عساکر، 14/179)

اہلِ بیت کی خدمت میں نذرانے: حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ نے سالانہ وظائف کے علاوہ مختلف مواقع پر حضراتِ حَسَنَینِ کَرِیْمَین کی خدمت میں بیش بہا نذرانے پیش کئے، یہ بھی محبت کا ایک انداز ہے، آپ نے کبھی پانچ ہزار دینار، کبھی تین لاکھ دِرہم تو کبھی چار لاکھ درہم حتی کہ ایک بار 40 کروڑ

روپے تک کانذرانہ پیش کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/309، طبقات ابن سعد، 6/409، معجم الصحابہ، 4/370، کشف المحجوب، ص77، مراۃ المناجیح، 8/460)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کی اہلِ بیت سے محبت: حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آلِ رسول کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الشرف المؤبد لآل محمد، ص92)

نیز آپ فرمایا کرتے تھے: اہلِ مدینہ میں فیصلوں اور وِراثت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والی شخصیت حضرت علی کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کی ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص135)

حضرت ابو ہریرہ کی اہلِ بیت سے محبت: حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو فَرطِ مَحبّت میں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد، 3/632)

پاؤں کی گرد صاف کی: ابو مہزم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنازے میں تھے تو کیا دیکھا کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے کپڑوں سے حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کے پاؤں سے مٹی صاف کر رہے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/407)

حضرت عَمْرو بن عاص کی اہلِ بیت سے محبت: عیزار بن حریث رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، اتنے میں آپ کی نظر حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ پر پڑی تو فرمایا: اس وقت آسمان والوں کے نزدیک زمین والوں میں سب سے زیادہ محبوب شخص یہی ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 14/179)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کردہ روایات میں پڑھا کہ حضراتِ صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کس کس انداز سے اہلِ بیتِ اَطہار سے اپنی محبت کا اظہار کرتے، انہیں اپنی آل سے زیادہ محبوب رکھتے، ان کی ضَروریات کا خیال رکھتے، ان کی بارگاہوں میں عمدہ و اعلیٰ لباس پیش کرتے، بیش بہا نذرانے اُن کی خدمت میں حاضر کرتے۔ اُن کو دیکھ کر یا اُن کا ذِکرِ پاک سُن کر بے اختیار رو پڑتے، ان کی تعریف و توصیف کرتے اور جاننے والوں سے اُن کی شان و عظمت کا بیان سنتے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ساداتِ کرام اور آلِ رسول کا بے حد ادب و احترام کریں، ان کی ضَروریات کا خیال رکھیں، ان کا ذِکرِ خیر کرتے رہا کریں اور اپنی اولاد کو اہلِ بیت و صَحابۂ کرام کی محبت و احترام سکھائیں۔

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میّت کو قبر میں رکھنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: (میت کو قبر میں لٹانے کا) افضل طریقہ یہ ہے کہ میّت کو دہنی (یعنی سیدھی) کروٹ پر لٹائیں۔ اس کے پیچھے نرم مٹی یا ریتے کا تکیہ سا بنا دیں اور ہاتھ کروٹ سے الگ رکھیں، بدن کا بوجھ ہاتھ پر نہ ہو اس سے میّت کو ایذا ہو گی۔ (مزید فرماتے ہیں:) اور اینٹ پتھر کا تکیہ نہ چاہئے کہ بدن میں چبھیں گے اور ایذا ہو گی (اور فرماتے ہیں) اور جہاں اس میں دِقّت ہو تو چت لٹا کر منہ قبلہ کو کر دیں، اب اکثر یہی معمول ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/371)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال / عرس محرمُ الحرام میں ہے۔

ابوماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

مزارشریف ابوالحسن علی خرقانی

مزارشریف احمد بن محمد قسطلانی

مُحَرَّمُ الْحَرَام اسلامی سال کا پہلا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عِظام اور عُلَمائے اسلام کا وِصال یا عرس ہے، ان میں سے 36 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ محرمُ الحرام 1439ھ اور 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 15 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** (1) رازدانِ مصطفےٰ حضرت **سیّدُنا حُذیفہ بن یمان** عَبْسی انصاری رضی اللہ عنہ مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے اور وِصال (غالباً 28) محرمُ الحرام 36ھ کو مدائن (سلمان پاک) عراق میں ہوا، مزار یہیں ہے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، علاماتِ نِفاق و قِیامت سے خوب واقف، تکلُّفات سے پاک سادہ طبیعت کے مالِک، زُہد و تقویٰ کے پیکر، بدر کے علاوہ تمام غزوات اور کئی مُہِمّات (جنگوں) میں شرکت کرنے والے مجاہد، ہمدان، رَے اور دِینَوَر کے فاتح اور مدائن کے گورنر تھے۔ (زرقانی علی المواھب، 4/557، تاریخ ابن عساکر، 12/259، بغیۃ الطلب، 5/2176)

(2) سیّدُ الشُّہداء، امامِ عالی مقام، حضرتِ **سیّدُنا امام حُسین** رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم 4ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور 10 محرمُ الحرام 61ھ کو کربلائے معلیٰ (کوفہ، عراق) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ نواسۂ رسول، نورِ عینِ فاطمۂ بتول، جگر گوشۂ علیُّ المرتضیٰ اور پیکرِ صَبْر و رضا تھے۔ آپ عبادت، زُہد، سخاوت، شُجاعت، شَرْم و حیا اور اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ نے راہِ حق میں سب کچھ لُٹا دیا لیکن باطل کے سامنے سَر نہ جُھکایا اور شہادت کا جام پی لیا۔ آپ کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام زندہ ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/401 تا 429) **اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام** (3) سلسلۂ چشتیہ کے چشم و چراغ، شیخُ الحرم حضرت **فُضیل بن عِیاض** خراسانی مکّی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سَمَرقَند یا خُراسان میں اور وفات مکّہ شریف میں 10 محرم 187ھ کو ہوئی۔ آپ شیخُ الاسلام، استاذُ الائمہ، تفسیر و حدیث کے امام، رقیقُ القلب (نرم دل)، ضَربُ المَثَل تقویٰ کے مالک اور درجۂ اَبدال پر فائز ولیِ کامل تھے۔ (تھذیب التھذیب، 6/422، سیر اعلام النبلاء، 7/633)

(4) قطبِ اَولیا حضرت **شیخ احمد جام نامقی** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 441ھ میں نامق (کاشمر، صوبہ خراسان رضوی) ایران میں ہوئی۔ محرم 536ھ کو وصال فرمایا، مزار شہر ”تربتِ جام“ (صوبہ خراسان رضوی) ایران میں زیارت گاہِ عام ہے۔ آپ ولیِ شہیر، شاعرِ اسلام، علّامۂ زمانہ اور مُصنّفِ کُتب تھے۔ (مرآۃ الاسرار مترجم، ص491، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 2/106) (5) غوثِ وقت حضرت خواجہ **ابوالحسن علی خَرَقانی** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 350ھ میں خَرَقان (ضلع شاہرود، صوبہ سمنان) ایران میں ہوئی۔ 10 محرم 425ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک خَرَقان میں دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ (مرآۃ الاسرار مترجم، ص473، 476، نفحات الانس مترجم، ص335) (6) پیرِ وقت حضرت خواجہ **محمد سلونی چشتی** صابری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 996ھ سلون شریف (ضلع رائے بریلی، اترپردیش) ہند میں ہوئی اور یہیں
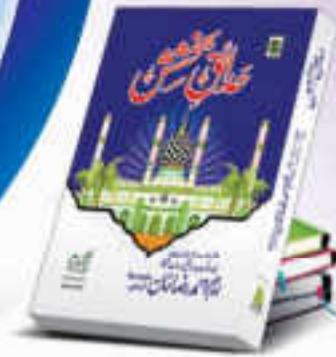
* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

21 محرم 1099ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جامعِ عُلوم و کرامات اوراکابر اولیائے چشت سے ہیں۔ (خزینۃ الاصفیاء،2/440، نزہۃ الخواطر،5/107)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام 7 مُفسّرِ قراٰن، حضرتِ جلالُ الدّین محمد مَحلّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 791ھ قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ استاذُ العلماء، تفتازانیِ عرب، 13 کُتُب کے مصنف اور شیخِ طریقت تھے۔ تفسیرِ جلالین (کا نصفِ آخر) آپ کی یادگار و مشہور تصنیف ہے۔ یکم محرم 864ھ کو قاہرہ مصر میں وصال فرمایا۔ (تفسیرِ جلالین مع حاشیہ انوار الحرمین، مقدمہ، 1/18، حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ،1/371) 8 صاحبِ شرحِ عقائدِ نَسفیہ، حضرت امام سعدُ الدّین مَسعود تفتازانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت خاندانِ عُلَما میں 722ھ تفتازان (ضلع شیروان، خراسان رضوی) ایران میں ہوئی اور محرم 791ھ میں وصال فرمایا، تدفین سَرَخس (ضلع شیروان، صوبہ خراسان رضوی) ایران میں ہوئی۔ علومِ قدیمہ وجدیدہ میں ماہر، علومِ حکمیہ و عقلیہ (نحو وصرف، منطق وحکمت، اصول وکلام، معانی و بیان) میں کامل، استاذُ العلماء اور مصنّفِ کتب تھے۔ (شذرات الذہب،7/67، حدائق الحنفیہ، ص327) 9 امام شہابُ الدّین ابوالعباس احمد بن محمد قَسْطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 851ھ کو مصر میں ہوئی، یکم محرم 923ھ کو قاہرہ مصر میں وصال فرمایا اور آپ کا مزار جامعہ ازہر کے قرب میں امام عَینی کے مدرسہ میں ہے۔ حافظِ قراٰن، ماہرِ فنِ قراءت، علم و فن میں حُجّت (دلیل)، ثقہ عالم، فقیہِ وقت، جلیلُ القدر امام، حافظُ الحدیث اور سندُ المحدّثین تھے۔ آپ کی 25 تصانیف میں "اِرْشَادُ السَّارِی فِی شَرْحِ صَحِیْحِ الْبُخَارِی اور اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِيَّة "مشہور ہیں۔ (مقدمہ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری،1/5) 10 عالم باعمل، صوفیِ کامل حضرت مولانا شیخ رحمتُ اللہ سندھی فاروقی قادری حنفی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دربیلہ، کنڈیارو، ضلع نوشہرو فیروز (بابُ الاسلام سندھ) پاکستان میں ہوئی اور 12 محرم 993ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ آپ خلیفۂ صاحبِ کنزُالعمال علّامہ علی متقی، محدّث وفقیہِ حنفیہ اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ (فقہائے ہند،1/570،604، اخبار الاخیار مترجم ص561) 11 مُجدّدِ وقت حضرت سیّد محمد بن عبدالرسول بَرْزَنْجی مَدَنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شہرزُور (صوبہ سلیمانیہ، عراق) 1040ھ میں ہوئی اور یکم محرم 1103ھ کو مدینۂ منورہ میں وصال فرمایا اور جنّتُ البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ حافظِ قراٰن، جامعِ معقول ومنقول، علامۂ حجاز، مفتیِ شافعیہ، 90 کتب کے مصنّف، ولیِ کامل اور مدینہ شریف کے خاندانِ بَرْزَنْجی کے جدِّ امجد ہیں۔ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ص13، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص59) 12 خاتمۃُ المحدّثین، صاحبِ کشفُ الخفاء حضرت شیخ اسماعیل بن محمد عَجلونی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1087ھ عجلون اُردن میں ہوئی۔ 2 محرم 1162ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک دمشق (بجوارِ شیخ ارسلان) شام میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عُلوم وفنون کے ماہر، استاذُ العلماء، مصنفِ کتب، سلسلۂ خلوتیہ کے شیخِ طریقت اور مَرجَعِ عوام وخواص تھے۔ (کشف الخفاء،1/3، حوادث دمشق الیومیہ، ص30، اعلام للزرکلی،1/325) 13 مناظرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اندرونِ موچی دروازہ لاہور میں ہوئی۔ جیدعالمِ دین، مناظرِ اسلام، مصنّفِ کتب اور مجازِ طریقت تھے۔ پندرہ (15) سے زیادہ تصانیف میں تقدیسُ الوکیل کو شہرت حاصل ہوئی۔ 20 محرم 1315ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بڑا قبرستان (کچہری روڈ) قصور پاکستان میں ہے۔ (رسائل قصوری، ص47،65)

مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1396ھ کو (لاڑکانہ، سندھ) میں ہوئی اور صرف 31 سال کی عمر میں 18 محرم 1427ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار صحرائے مدینہ (نزد ٹول پلازہ) کراچی میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ جامعۃُ المدینہ، استاذُ العلماء، مُفسّرِ قراٰن، رُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)، نگرانِ مجالسِ کثیرہ اور مبلغِ دعوتِ اسلامی تھے، آپ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کے لئے کئی شہروں اور ملکوں کا سفر کیا۔ اَنوارُ الحرمَین حاشیہ تفسیر جلالین (6جلدیں) آپ کی عربی تفسیر ہے۔ (مفتی دعوتِ اسلامی، ص13،57)

کیوں جنابِ بُوہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شِیر
جس سے ستّر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا [1]

الفاظ و معانی: جامِ شِیر: دودھ کا پیالہ۔ ستّر صاحبوں: 70 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان۔ دودھ سے منہ پھر گیا: (مرادی معنٰی) دودھ پی پی کر دل بھر گیا۔

شرح: اے ہمارے آقا ابوہریرہ! دودھ کا وہ پیالہ کتنا بابرکت تھا! جس سے ستّر (70) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سیر اب ہو گئے۔

اس شِعْر میں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جس عظیم معجزے کی طرف اشارہ کیا ہے اس کا مختصر تذکرہ پیش کیا جاتا ہے:

ایک پیالہ دودھ سب کو کافی ہو گیا: حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بھوک کی حالت میں راستے میں موجود تھے کہ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور چہرہ دیکھ کر ان کی حالت سمجھ گئے۔ انہیں ساتھ لے کر اپنے مکانِ عالی شان پر تشریف لائے تو دودھ کا ایک پیالہ موجود تھا جو کسی نے بطورِ تحفہ بھیجا تھا۔ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ جاکر اَصحابِ صُفّہ کو بُلا لائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ ایک پیالہ دودھ سے اَہْلِ صُفّہ کا کیا بنے گا، اگر یہ دودھ مجھے عطا

(1) یہ شعر امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" سے لیا گیا ہے۔

ابوالحسان عطاری مدنی*

ہو جاتا تو میرا کام بن جاتا۔ بہر حال حکمِ رسالت پر عمل کرتے ہوئے اصحابِ صُفّہ کو بُلا لائے۔ اب ان ہی کو حکم ہوا کہ پیالہ لے کر سب کو دودھ پلائیں۔ آپ پیالہ لے کر اصحابِ صُفّہ میں سے ایک صاحب کے پاس جاتے، جب وہ سَیر ہو کر پی لیتے تو ان سے پیالہ لے کر دوسرے کے پاس جاتے۔ ایک ایک کر کے جب تمام حاضرین نے سیر ہو کر دودھ پی لیا تو پیالہ لے کر آقائے مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچے۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیالہ لے کر اپنے مبارک ہاتھ پر رکھا، ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ پھر فرمایا: بیٹھو اور پیو۔ حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر دودھ پیا۔ دوبارہ حکم ہوا: پیو، انہوں نے پھر پیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار فرماتے رہے: پیو، اور حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پیتے رہے یہاں تک عرض گزار ہوئے: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میرے پیٹ میں اب مزید گنجائش نہیں ہے۔ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے پیالہ لے کر اللہ پاک کی حمد کی، بِسْمِ اللہ پڑھی اور باقی دودھ نوش فرما (یعنی پی) لیا۔

(بخاری، 4/234، حدیث: 6452 ملخصاً)

دیکھنے والوں نے دیکھا ہے وہ منظر بھی اے عاصی
ستّر پینے والے ہیں اور دودھ کا ایک پیالہ ہے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

تَعزیت وعِیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔

مولانا قمرُالزّمان اعظمی صاحب سے تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرتِ علّامہ مولانا قمرُالزّمان اعظمی صاحب اَطَالَ اللہُ عُمْرَہٗ کی خدمت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حاجی امین سلایا بمبئی کی آواز میں حُضُور کی رفیقۂ حیات کے انتقالِ پُرملال کی خبر مسموع ہوئی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں آپ جناب سے اور حُضور کے صاحبزادگان وسیم اعظمی، وقار اعظمی، معین اعظمی، نورا عظمی اور اشرف اعظمی سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ کریم مرحومہ کو غریقِ رحمت کرے، ان کے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرمائے، ان کی قبر کو خواب گاہِ بہشت بنائے، ان کی لحد پر رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں ہوں، قبر تاحدِ نظر وسیع ہو، نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صدقہ ان کی قبر جگمگاتی رہے، پاک پروردگار انہیں بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنّتُ الْفِرْدَوس میں خاتونِ جنّت بی بی فاطمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کا جوار نصیب فرمائے، اللہ پاک آپ کو اور تمام سوگواروں کو خصوصاً شہزادگان وغیرہ کو صَبْرِ جمیل اور صَبْرِ جمیل پر اجرِ جَزِیل مرحمت فرمائے، مجھ گنہگار کے جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں پروردگار انہیں شَرَفِ قبولیت بخشے اور اپنے کرم کے شایانِ شان اس کا اجر عطا فرمائے اور یہ سارا اَجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمائے، بِوَسِیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا اجر و ثواب مرحومہ سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دُعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحومہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی:) حضرتِ سیّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبْر کے کنارے بیٹھ گئے اور اتنا روئے کہ مٹی بھیگ گئی، پھر فرمایا: اے بھائیو! اس کے لئے تیاری کرو۔ (ابن ماجہ،4/466،حدیث:4195) حُضُور میری بے حساب مغفرت کے لئے دعا فرمائیے گا، تمام سوگواروں کو میرا اسلام اور میری طرف سے تعزیت کا پیغام۔

مولانا سیّد ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے صاحبزادہ سیّد حسن محمود ہمدانی، صاحبزادہ سیّد سعید احمد شاہ ہمدانی، صاحبزادہ سیّد معینُ الدّین شاہ ہمدانی، صاحبزادہ سیّد فخرُ الدّین شاہ ہمدانی، صاحبزادہ سیّد محمد شاہ ہمدانی اور صاحبزادہ سیّد رفیعُ الدّین شاہ ہمدانی کی خدمات میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی ابوماجد محمد شاہد مدنی نے اطلاع بھجوائی کہ آپ حضرات کے والدِ محترم حضرت مولانا سیّد ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی سیالوی (بانی و ناظمِ اعلیٰ دارُ العلوم انجمن قمرالاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی کراچی) کینسر اور مختلف بیماریوں میں مبتلا رہتے ہوئے 20 شوّالُ المکرم 1440ھ کو بعمر 86 سال کراچی میں وِصال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں آپ صاحبان سے نیز حضرت کے داماد حضرت مولانا پیر سیّد عظمت علی شاہ صاحب ہمدانی (پرنسپل دارُ العلوم انجمن قمرُ الاسلام سلیمانیہ) سمیت حضرت کے تمام محبین، معتقدین اور سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت مولانا ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی صاحب کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ! حضرت کے درجات بلند فرما، اے اللہ! حضرت کے مزار پر انوار و تجلیات کی برسات فرما، مولائے کریم!

حضرت مولانا مرحوم کی قبر نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے جگمگاتی رہے، تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، مولائے کریم! مرحوم کی بے حساب مغفرت ہو، جنّتُ الفِردَوس میں ان کے نانا جان رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عنایت ہو، اے اللہ! حضرت کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مَرحَمت فرما، مولائے کریم! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں ان کا اپنے کرم کے شایانِ شان اَجر عطا فرما اور یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بَوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا اجر و ثواب حضرت مولانا سیّد ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی صاحب سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دُعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک مدنی پھول بیان فرمایا:) حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عُلَما عام مؤمنوں سے 700 دَرَجے بلند ہوں گے، ان دَرَجوں میں ہر دو دَرَجوں کے درمیان 500 سال کا فاصلہ ہوگا۔ (قوتُ القلوب، 1/241) آپ ساداتِ کرام ہیں، اللہ کریم! آپ کے دَرَجات بلند فرمائے، حضرت کی دینی خدمات بھی قبول فرمائے۔ بارگاہِ رسالت میں اپنے نانا جان کے دَربار میں مجھ گنہگاروں کے سردار الیاس عطّار قادری کی ضَرور سِفارش کیجئے گا کہ اپنے بوڑھے غُلام کو ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی صورت میں موت دلوا کر اپنے قدموں میں جنّتُ البقیع میں رکھ لیجئے، آپ کے نانا جان میری شفاعت بھی فرمائیں، میری مغفرت کا سامان بھی ہو اور بے حساب جنّت میں داخلہ، جنّتُ الفردوس میں پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب ہو۔ آپ ساداتِ کرام ہیں، اگر نانا جان سے درخواست کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ نانا جان ضَرور کرم فرمائیں گے، آپ کا کیا جائے گا! میرا کام بَن جائے گا! کرم فرمائیے گا، اپنی دعوتِ اسلامی کی ترقّی کے لئے خوب خوب دُعا فرماتے رہئے اور دعوتِ اسلامی کے اجتماعات وغیرہ میں موقع بہ موقع ضَرور شرکت فرماتے رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں دارُالعلوم قمرُ الاسلام سلیمانیہ میں چند بار حاضر ہوا ہوں، آپ حضرات میں جو اس وقت جوان ہوں گے انہیں معلوم بھی ہوگا، اب تو بہت سال ہوگئے میں آنہیں پایا، اللہ پاک کرم فرمائے، آپ سب کو بہت خوش رکھے، اللہ کریم آپ کے اِدارے کو بھی ترقی عطا فرمائے، عروج نصیب کرے، خوب علم کی شمع روشن ہو اور مسلکِ اہلِ سنّت کی دُھوم دھام ہو۔

مولانا الطاف حسین فریدی صاحب کے انتقال پر تعزیت

پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا الطاف حسین فریدی صاحب 13 شوّالُ المکرم 1440ھ کو بہار کے شہر آرہ ہند میں انتقال فرما گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے محمد ضیاءُ الدّین فریدی، شہابُ الدّین فریدی، مولانا علاءُ الدّین فریدی، حضرت مولانا محمد اشفاق القادری صاحب (صدرُ المدرّس مدرسہ فیضُ الغربا، آرہ) اور حضرت کے تمام مریدین، مُحِبّین و سوگواروں سے تعزیت کی اور حضرت کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے حضرت کو ایصالِ ثواب بھی کیا۔

رُکنِ شوریٰ حاجی برکت کے بھائی کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رُکنِ شوریٰ حاجی برکت علی عطّاری کے بھائی عبد الحمید (لاڑکانہ سندھ) کے انتقال پر آفتاب عطّاری، مہتاب عطّاری، عبد العزیز قادری، عبد المجید سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

تعزیت کے پیغامات علما و مشائخ کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت پیر سیّد عابد علی شاہ قادری جیلانی صاحب (نورانی مسجد، حیدرآباد سندھ) کے انتقال پر پیر سیّد ثاقب علی شاہ صاحب، پیر سیّد شعیب علی شاہ صاحب، پیر سیّد شاہد علی شاہ صاحب، سیّد ذیشان میاں صاحب، پیر سیّد عاصم علی شاہ صاحب سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحوم پیر سیّد عابد علی شاہ قادری جیلانی نورانی صاحب کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا ❁ حضرت مولانا مفتی شعبان قادری (گوجرانوالہ، پنجاب) کے صاحبزادے نورالحسن کی امّی جان کے وفات فرمانے پر سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

نوٹ: دیگر تعزیت و عیادت کے پیغامات کی تفصیل دعوتِ اسلامی کے شب و روز https://news.dawateislami.net/ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

مَدَنی کلینک و روحانی علاج

بچّوں کے لئے مُفید غذائیں

محمد رفیق عطّاری مَدَنی*

بچّوں کی اچّھی اَفْزائش اور نشوونما کے لئے اچّھی غذا کو بہت اہمیت حاصل ہے جس کا بچّوں کی صحت پر لمبے عرصے تک اثر رہتا ہے۔ بچّے جیسے جیسے بڑے ہونے لگتے ہیں تو عُمْر کے ساتھ ساتھ ان کی غذا میں بھی تبدیلی آتی رہتی ہے۔ خوراک کے اعتبار سے یہ مضمون بچّوں کی دو قسموں پر مُشْتَمِل ہے: (1) صرف دُودھ پینے والے بچّے (2) دُودھ کے ساتھ ساتھ ہلکی غذا کھانے والے اور ان سے بڑے جو روٹی وغیرہ کھاسکتے ہوں۔ دونوں قسم کے بچّوں کی غذا وغیرہ سے مُتَعلّق چند معلومات پیشِ خدمت ہیں:

صرف دودھ پینے والے بچّوں کے متعلق

(1) بچّوں کے لئے سب سے قوّت بخش غذا ماں کا دودھ ہے۔ لہٰذا پیدائش سے دوسال کی عُمْر تک بچّوں کو ماں کا دودھ ضرور پلانا چاہئے (2) ماں کا دودھ جراثیم سے پاک اور بچپن کی اکثر بیماریوں سے بچانے والا ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ پینے والے بچّے بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں (دودھ پیتا مدنی منا، ص32، 33 ملخصاً) (3) کم عمر بچّوں کو ماں کے دودھ کے بجائے گائے کا دودھ نہ دیا جائے کہ ان کے لئے نقصان دِہ ہے (4) دودھ پلانے کے فوراً بعد بچّوں کو سلانا یا لِٹانا نہیں چاہئے بلکہ کچھ دیر بہلانا اور کھیلنے دینا چاہئے کیونکہ دودھ پلانے کے فوراً بعد بچے کو بستر پر ڈال دینے سے دودھ باہر آسکتا ہے جو بعض اوقات سانس کی نالی میں جاکر بچے کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے (5) دودھ پینے کے بعد اُلٹی آنے کی صورت میں بچّوں کے ہاضمہ پر توجہ دینی چاہئے اگر بار بار اُلٹی آتی ہو تو کسی اچھے ڈاکٹر کو دِکھانا چاہئے (6) بچّے تقریباً 6 سے 8 ماہ کی عمر کے ہوجائیں تو انہیں نَرْم غذا شروع کروانی چاہئے اس سے ان کی نیند بہتر رہتی ہے (7) بچّوں کے لئے سب سے اہم چیز ان کی غذا ہے اگر شروع ہی سے اس کا صحیح اہتمام کیا جائے تو آگے جاکر ان میں کمزوری کے چانسز کم ہوسکتے ہیں (8) خوراک کی کمی سے بچّوں کا وزن کم ہوتا ہے اور بچے مختلف بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

ہلکی اور نرم غذا کھانے والے بچّوں کے متعلق

(1) جو بچّے غذائیں چباسکتے ہوں انہیں سبزی، گوشت اور مچھلی وغیرہ نَرْم چیزوں میں ملا کر دینی چاہئے تاکہ ان کی بہتر نشوونُما ہو۔ نیز دلیہ اور کھیر بھی دیئے جاسکتے ہیں (2) بچّوں کے لئے ٹماٹر کا سُوپ، خربوزہ اور جوس مُفید ہے۔ مگر یہ جوسز (Juices) تازہ اور گھر کے بنے ہوئے ہوں بازار کے نہ ہوں (3) چھوٹے بچّوں کو سخت اور تالو میں چپک جانے والی غذا نہیں دینی چاہئے (4) غذا چبانے کے قابل بچّوں کو جب پھل وغیرہ دینا ہو تو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے دینا چاہئے تاکہ بچّے کے حلق میں پھنس نہ جائے (5) اگر بچہ ایسی غذا کھانے لگا ہے کہ جو اس کی جسمانی ضروریات کو پورا کردیتی ہے تو دودھ کی مِقْدار آہستہ آہستہ کم کردینی چاہئے (6) بچّوں کو کوئی چیز کھلانی ہو تو ضرورت سے زیادہ نہ کھلائیں کیونکہ اس سے ان کی صحت کو نقصان ہوسکتا ہے (7) حسبِ حیثیت بچّوں کو چھوٹی عُمْر میں اچّھی خوراک دینی چاہئے کہ اِس عمر میں جو طاقت آجائے گی وہ تمام عُمْر کام آئے گی۔ (فیضانِ سنّت، 1/994) (8) بچّوں کو وقتاً فوقتاً پانی بھی پلاتے رہنا چاہئے بالخصوص گرمیوں میں زیادہ پلانا چاہئے۔ اسی طرح سو کر اٹھنے کے بعد بھی پلانا چاہئے۔ نیز جتنا ہوسکے انہیں سافٹ ڈرنک اور میٹھے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مشروبات سے دور رکھیں 9 کھانے کے ٹائم بچّوں کو کھانا ہی دینا چاہئے دوسری چیزیں نہیں دینی چاہئیں تاکہ صحیح کھانا کھا سکیں 10 بچّوں کو کھلانے پلانے کے لئے وقت مقرّر کرلینا چاہئے۔ جو عورتیں باربار کھلاتی پلاتی ہیں ان کے بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوسکتے ہیں (جنتی زیور، ص89 ملتقطاً) 11 جب بچّے دودھ کے ساتھ مختلف غذا کھانے لگیں تو ان کی غذا میں انڈے کی زردی شامل کرنی چاہئے کہ یہ ان کے لئے نہایت مُفید ہے۔

بچّوں کے لئے متفرّق مفید غذائیں

1 بادام بچّوں کے لئے صحت بخش غذا ہے۔ اس میں "کیلشیم" ہوتا ہے جو ہڈّیوں کے لئے ضروری ہے 2 پستہ دل اور دماغ کو قوّت بخشتا اور بدن کو صحت مند کرتا ہے 3 کاجو جسم کو غذائیت اور دِماغ کو طاقت دیتا ہے 4 چِلغوزہ بلغم کو دُور اور بدن کو موٹا کرتا ہے 5 مُونگ پھلّی کے بیجوں میں بہت غذائیت ہوتی ہے 6 چھوہارا صاف خون پیدا کرتا ہے 7 اَخروٹ بدہضمی کو دور کرتا ہے 8 مُنَقّٰی کم وَزن بدن کو صحت مند کرتا ہے 9 اِنجیر میں بہت غذائیت ہے (بیٹا ہو تو ایسا، ص33 تا43 ملتقطاً) 10 پتّوں والی سبزیاں بچّوں کے لئے مفید ہیں کہ ان میں فولاد، کیلشیم، وٹامن E اور K ہوتا ہے 11 پھلوں میں اسٹرابری، مالٹا، پپیتا وغیرہ وٹامن C سے بھرپور ہوتے ہیں جو بچّوں کے لئے مفید ہیں 12 دانت نکالنے والے بچّوں کے لئے کھجور چُوسنی نہایت مفید ہے 13 ذہانت کے لئے شہد مفید ہے 14 بچّوں کی افزائش کے لئے دہی مفید ہے 15 کیلا بھی بچّوں کے لئے مُفید ترین غذا ہے۔

چند نُقصان دِہ غذائیں

1 ٹافیاں، گولیاں، چاکلیٹ، گولا گنڈا بے احتیاطی کے ساتھ کھانے سے دانتوں، گلے، سینے، مِعْدے اور آنتوں وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ رہتا ہے (بیٹا ہو تو ایسا، ص26 ملتقطاً) 2 آلودہ غذائیں اور ٹافیاں کھانے سے پیٹ میں کیڑے پیدا ہونے لگتے ہیں 3 بچّوں کو بوتل (Cold drink) وغیرہ ہرگز نہ دیجئے کہ یہ تو بچّوں کے ساتھ بڑوں کے لئے بھی بہت نقصان دہ ہے 4 فاسٹ فوڈ اور بازاری کھانے بھی نقصان سے خالی نہیں۔ اس لئے ان سے خود بھی بچیں اور اپنے بچّوں کو بھی بچائیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنے بچّوں کی صحیح تربیت کرنے، انہیں اچّھی اور مُفید غذا کھلانے اور نقصان دہ غذاؤں سے دُور رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلسِ طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطّاری نے فرمائی ہے۔

محرّمُ الحرام کے چند اہم واقعات

- محرّمُ الحرام 14ھ میں حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے والدِ محترم حضرت سیّدُنا ابو قُحافہ عثمان بن عامر قُرَشی رضی اللہ عنہ کا وِصال ہوا۔
- محرّمُ الحرام 16ھ میں سرکارِ مدینۂ منورہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کنیز حضرت سیّدَتُنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کا وِصال ہوا۔
- محرّمُ الحرام 24ھ کی پہلی تاریخ کو خلیفۂ دُوُم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی تدفین کی گئی۔
- محرّمُ الحرام 61ھ کی دس تاریخ کو نواسۂ رسول، حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے رُفقا کو شہید کیا گیا۔
- محرّمُ الحرام 200ھ کی 2 تاریخ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے 9ویں شیخ طریقت حضرت سیّدُنا شیخ معروف کَرْخی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال ہوا۔
- محرّمُ الحرام 632ھ کی پہلی تاریخ کو بانیِ سلسلۂ سہروردیہ، حضرت سیّدُنا شیخ شہابُ الدّین صدّیقی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔
- محرّمُ الحرام 664ھ کی پانچ تاریخ کو سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال ہوا۔
- محرّمُ الحرام 1402ھ کی 14 تاریخ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضور مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان نُوری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال ہوا۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مولانا سیّد عمادُ الدّین شاہ ترمذی** (ایم فل M Phil اسکالر جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مضمون نئے تعلیمی سال کا آغاز پڑھنے کا موقع ملا، مَاشَآءَ اللہ! طالبِ علم کی پوری زندگی پر انتہائی مختصر جگہ میں جامع الفاظ کے ساتھ کی گئی بحث واقعی قابلِ تعریف ہے، اللہ پاک نظرِ بد سے بچائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح کے مضامین سے طَلَبہ کا ضَرور فائدہ ہوگا۔

2 **مولانا محمد اویس رضا رضوی** (خطیب جامع مسجد اشرفیہ، دستگیر ٹاؤن گوجرانوالہ): اس پُرفتن دور میں جہاں دیگر محاذوں پر دعوتِ اسلامی دین و مسلک کا کام کررہی ہے وہیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اِجرا بھی نہایت مستحسن قدم ہے۔ اِعتقادی معلومات کے ساتھ ساتھ دیگر اصلاحی اور دلچسپ معلومات سے بھرپور مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ اللہ کریم مزید ترقّیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

3 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں وہ باتیں بیان کی جاتی ہیں جو بہت مفید اور کارآمد ہوتی ہیں۔ اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو اور دعوتِ اسلامی کو خوب خوب ترقّی عطا فرمائے۔ (محمد انور رضا، ساؤتھ کوریا) 4 میرے خیال میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اُردو زبان کا بہترین رِسالہ ہے۔ اس ماہنامے کے تمام مضامین پیارے اور قابلِ تعریف ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی اور اس ماہنامے کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ (محمد حبیب، حضرو، اٹک) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دینِ متین کی خدمت اور اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ پاک مجلس ماہنامہ کی خدمات کو قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (محمد رمضان عطاری، گلشن فرید لیاقت پور)

بچوں کے تأثرات

6 امّی جن کاموں سے منع کرتیں میں اکثر ضِد کیا کرتی تھی۔ جب میں نے جانوروں کی کہانی میمنے کی خواہش والا مضمون پڑھا ذِہن بنا کہ آئندہ ہر بات پر ضد نہیں کروں گی۔ (فاطمہ بنتِ اللہ بخش، حب چوکی بلوچستان) 7 میں ہر ماہ سلسلہ کیا آپ جانتے ہیں؟ کے سوال جواب پڑھ کر یاد کرلیتا ہوں جس کی وجہ سے بہت سی ایسی باتیں مجھے معلوم ہوتی ہیں جو مجھ سے بڑے بچّوں کو بھی پتا نہیں ہوتیں۔ (حنظلہ بن نصیر، کورنگی کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک دلچسپ اور معلوماتی رسالہ ہے جس کے تمام سلسلے اچھے ہیں مگر "مدنی سفر نامہ"، "پھلوں اور سبزیوں کے فوائد" مضمون زبردست ہوتے ہیں۔ (بنتِ یونس عطاریہ، وہاڑی) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا ہی بات ہے۔ اس ماہنامے میں جُملہ مضامین کو موتیوں کی لڑی کی طرح اَحسن و خوبصورت انداز میں پرویا جاتا ہے۔ (بنتِ تحسین، کراچی) 10 علمِ دین حاصل کرنے کے ذرائع میں سے ایک بہترین ذریعہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے، جس میں دیگر مضامین کے ساتھ ساتھ اس ماہ کے عُنوانات کا لحاظ بھی رکھا جاتا ہے۔ (بنتِ محمد ارشد، گجرات)

بطخ کھانا کیسا؟

مفتی فضیل رضا عطاری*

بطخ کھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بطخ کھانا حلال ہے یا حرام؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شرعیہ کے مطابق جو پرندہ اپنے پنجوں سے شکار کرتا ہو، حرام ہے اور جو پرندہ پنجوں سے شکار نہ کرتا ہو، حلال ہے۔ بطخ پنجوں سے شکار کرنے والے پرندوں میں سے نہیں ہے لہٰذا بلاشُبہ حلال ہے، اسے ذَبحِ شرعی کے بعد کھایا جاسکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

محمد رافع نام رکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کسی بچّے کا نام محمد رافع رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

محمد رافع نام رکھنا، شرعاً جائز ہے کہ رافع اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے صِفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے مگر یہ اسمائے مشترکہ یعنی ان ناموں میں سے ہے کہ جن کا مخلوق پر بھی اطلاق جائز ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین میں سے متعدد صحابۂ کرام کا اسمِ مبارک رافع تھا مثلاً رافع بن خدیج، رافع بن عمرو، وغیر ذلک لہٰذا محمد رافع نام رکھ سکتے ہیں البتّہ مشورہ یہ ہے کہ اصل نام صرف محمد رکھا جائے کہ احادیثِ طیبہ میں محمد واحمد نام کے متعدد فضائل و برکات بیان ہوئے اور یہ فضائل تنہا اِن ہی اسمائے مبارکہ یعنی محمد و احمد نام رکھنے کے ہیں لہٰذا نام صرف محمد رکھیں اور پھر پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام مثلاً رافع وغیرہ رکھ لیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

عورت کو نامحرم کا خون چڑھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علَمائے دین و مفتیانِ شَرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی اسلامی بہن کو خون کی ضرورت ہو تو کیا نامحرم مرد کا خون انہیں چڑھایا جاسکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی نقطۂ نظر سے خون، کسی قریبی محرم رشتہ دار کا ہو یا غیر محرم کا، نجس وناپاک ہے، اس کا جسم میں چڑھانا، عام حالت میں ناجائز و حرام ہے۔ ہاں ضرورت و شرعی حاجت کا تحقق ہو تو اس صورت میں اب فقہائے کرام کی اکثریت نے خون چڑھانے کی اجازت دی ہے، لہٰذا جن صورتوں میں شرعاً خون چڑھانے کی اجازت ہے، ان صورتوں میں مسلم غیر مسلم، محرم یا غیر محرم، سب کا خون چڑھایا جا سکتا ہے۔ جائز ہے ہاں غیر مسلم کے خون سے بچنا مناسب ہے، مسلمان کا خون مُیَسّر ہو تو غیر مسلم کا خون نہ لیا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی کام

کراچی ساؤتھ سنٹرل زون کی امیرِ اہلِ سنّت کی بارگاہ میں حاضری: 14جولائی 2019ء بروز اتوار کھارادر، صدر، لائنز ایریا، D.H.A، جمشید ٹاؤن، سائٹ ایریا، کلفٹن، اورنگی ٹاؤن، گلشنِ اقبال، نارتھ کراچی، سُرجانی، بلدیہ ٹاؤن، لیاری ٹاؤن، PECHS اور نیو کراچی میں رہنے والے دعوتِ اسلامی کے تمام ذمّہ داران اور پُرانے اسلامی بھائیوں کی امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضری ہوئی۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ذمّہ داران اور اسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی، اس موقع پر نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری اور دیگر اراکینِ شوریٰ بھی موجود تھے۔

ذمّہ داران کا سنّتوں بھرا اجتماع: کورنگی، لانڈھی اور ملیر و اطراف کے ذمّہ داران کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں ذمّہ داران سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اس اجتماعِ پاک کے آغاز میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا، بعد ازاں مدنی مذاکرے کا سلسلہ ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عاشقانِ رسول کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مدنی مشورہ: عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں 8 تا 10 جولائی 2019ء دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مدنی مشورہ ہوا جس میں تمام اراکینِ شوریٰ، ریجن نگران، زون نگران، اطراف زون ذمّہ داران، نگران مجالس پاکستان اور اطراف زون وریجن ذمّہ داران نگرانِ کابینہ، اطراف کابینہ ذمہ داران سمیت سینکڑوں ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ ان ذمّہ داران نے 7 جولائی 2019ء کو ہونے والی "محفلِ مدینہ" میں بھی شرکت کی اور امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھولوں سے فیض حاصل کیا۔

مفتیانِ کرام کا مدنی مشورہ: عاشقانِ رسول کی شرعی رہنمائی اور ان کے مسائل کے حَل کے لئے قائم شعبہ دارُالافتاء اہلِ سنّت کی مجلس کا 22 جون 2019ء کو مدنی مشورہ ہوا جس میں مفتی محمد قاسم عطّاری، مفتی فضیل رضا عطّاری، مفتی علی اصغر عطّاری مدنی، مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی سمیت دارُالافتاء اہلِ سنّت کے سینئر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔

دورۃُ الحدیث شریف کے مدرسین کا تربیتی اجتماع: مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت 22، 23، 24 جون 2019ء کو پاکستان میں موجود دورۃُ الحدیث شریف کے 8 دَرَجوں کے اساتذۂ کرام کا تین دن کا اجتماع ہوا جس میں ملک بھر سے دورۃُ الحدیث شریف کے 26 اساتذہ اور مجلس کے اسلامی بھائیوں سمیت 53 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں مجلس جامعۃُ المدینہ کے ذمّہ داران کا مدنی مشورہ ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے ذمّہ داران کی تربیت فرمائی۔

مدارسُ المدینہ پاکستان کے مدنی عملے کا سنّتوں بھرا اجتماع: مجلسِ مدرسۃُ المدینہ کے تحت 2، 3، 4 جولائی 2019ء کو تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں ملک کے مختلف شہروں سے پانچ ہزار سے زائد مدرسین، ناظمین و دیگر مدنی عملے نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ

مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے ان اسلامی بھائیوں کی تربیت کی اور انہیں اندازِ تدریس، شخصیات اور طلبہ کو پڑھانے کا طریقہ، چندہ (فنڈ) جمع کرنے، مارکیٹوں، بازاروں اور مختلف مقامات پر مدرسۃُ المدینہ بالغان لگانے کے حوالے سے ترغیب دِلائی۔

شعبۂ تعلیم کا سنّتوں بھرا اجتماع: شعبۂ تعلیم کے تحت سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں 450 سے زائد PhDs، M.Phils، MBBS، ڈاکٹرز اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو ارشادات سے نوازا۔

کراچی ایسٹ، ملیر کورنگی زون کے ذمّہ داران کا مدنی حلقہ: رضوی زون کے ذمّہ داران کا مدنی حلقہ ہوا جس میں نگرانِ کابینہ، ڈویژن نگران، زونل ذمّہ داران، اراکینِ کابینہ، مجلسِ مدنی قافلہ، مجلسِ مدنی انعامات، مجلسِ ائمہ مساجد، مجلسِ مدرسۃُ المدینہ بالغان اور مدرسۃُ المدینہ و جامعۃُ المدینہ کے ناظمین نے شرکت کی۔ نگرانِ کراچی ریجن و کراچی ایسٹ، ملیر کورنگی زون رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری اور نگرانِ ورکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری مدنی قافلہ نے ذمّہ داران کی تربیت فرمائی۔

عطّاری زون کی 11 کابینہ کے ذمّہ داران کا تربیتی مدنی حلقہ: عطّاری زون کی 11 کابینہ کے ذمّہ داران کا تربیتی مدنی حلقہ ہوا جس میں نگرانِ کابینہ، زون ذمّہ داران، ڈویژن نگران، اراکینِ کابینہ اور علاقائی نگرانوں نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد علی عطّاری اور رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے ان اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرمائی۔

فیضانِ نماز کورس کا انعقاد: مجلس مدنی کورسز کے تحت 11 جولائی 2019ء سے سات دن کے "فیضانِ نماز کورس" کا انعقاد کیا گیا جس میں کراچی سمیت سندھ کے مختلف مقامات سے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مبلغ دعوتِ اسلامی نے کورس کے شرکا کو نماز کے اَحکامات سے متعلق آگاہی فراہم کرتے ہوئے وُضُو کا طریقہ بیان کیا۔

مجلسِ اجتماعی قربانی کا مدنی حلقہ: مجلسِ اجتماعی قربانی کے ذمّہ داران کا مدنی حلقہ ہوا۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے اجتماعی قربانی کے جانوروں کی خریداری، ان کی حفاظت، ان کی قربانی، گوشت کی تقسیم کے حوالے سے مدنی تربیت فرمائی اور زیادہ سے زیادہ قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے حوالے سے ذہن دیا۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں ہونے والے مدنی کام

مدنی مشورے: پاکستان بھر کے ریجن ذمّہ داران، مجلسِ تقسیم رسائل کے ریجن ذمّہ داران، مجلسِ فیضانِ مدینہ، فیصل آباد زون کے تمام ذمّہ داران، مجلسِ جدوَل و جائزہ کے اجلاس ہوئے۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری اور دیگر اراکینِ شوریٰ نے ذمّہ دارن کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے شعبے میں مزید بہتری لانے کے حوالے سے مختلف اہداف دیئے۔

جامعاتُ المدینہ کا افتتاح دعوتِ اسلامی کی مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت پاکستان کے خوبصورت شہر مَری کے علاقے کمپنی باغ اور پنجاب کے شہر گجر خان کے اطراف دولتالہ میں جامعۃُ المدینہ کی نئی شاخوں کا افتتاح کردیا گیا۔ خوشی کے اس موقع پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں اہلِ علاقہ، شخصیات اور دیگر اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد موجود تھی، رکنِ شوریٰ حاجی محمد وقارُ المدینہ عطّاری نے علمِ دین اور عالمِ دین کی فضیلت کے حوالے سے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

مجلسِ مزاراتِ اولیا کے مدنی کام صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی (گھوسی مؤاترپردیش ہند) حضرت دَم میراں لعل قلندر پاک (حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ) حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش (رنمل شریف ضلع منڈی بہاؤالدین) حضرت بابا پیر شاہ ولی (گکھڑ منڈی، پنجاب) حضرت خواجہ دھوم شاہ (پٹنہ سٹی بہار ہند) حضرت پیر محمد خالد محمود حیدر رضوی (کدھر شریف) رحمۃ اللہ علیہم کے سالانہ اعراس پر مزارات شریف پر قراٰن خوانی ہوئی جس میں سینکڑوں عاشقانِ رسول اور مدارسُ المدینہ کے طلبہ شریک ہوئے، 87 عاشقانِ رسول پر مشتمل 9 مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا، محافلِ نعت بھی ہوئے جن میں کم و بیش 1700 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی، اس کے علاوہ 57 مدنی حلقوں، 22 علاقائی دوروں، 35 چوک درسوں اور سینکڑوں زائرین کو انفرادی کوشش کے ذریعے نماز اور سنّتوں پر عمل کی دعوت دی گئی۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کی مدنی خبریں

مجلسِ حج و عمرہ: میمن سوسائٹی حیدر آباد کے مدنی گراؤنڈ میں حج تربیتی اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور عازمینِ حج کو حج و عمرے کا طریقہ، احرام کی احتیاطیں، مناسکِ حج، مقدس مقامات کی زیارات اور حاضریِ مدینہ کا طریقہ و آداب بیان کئے ● کراچی کے علاقے ڈرگ کالونی کی جامع مسجد کلثوم اور البرکہ میرج ہال فتح جنگ میں حج تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں تحصیل بھر سے سرکاری و پرائیویٹ حج اسکیم کے تحت جانے والے عازمینِ حج سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔

مجلسِ رابطہ برائے تاجران: شوز ہول سیل مارکیٹ، ٹمبر مارکیٹ لاہور میں اور ڈیلکس شوز کمپنی کے آفس میں مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شوز کمپنیز کے مالکان (Owners) نے شرکت کی۔ نگرانِ مجلسِ رابطہ برائے تاجران نے شُرَکا کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا۔

مجلسِ رابطہ برائے اسپورٹس: اسلام آباد کے ایک اسنوکر کلب میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں مجلسِ رابطہ برائے اسپورٹس کے زون ذمّہ دار نے مدنی درس دیتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کی ● سرگودھا میں ذمّہ داران نے سابق ڈومیسٹک کھلاڑی محمد عمران عطاری اور TNT کرکٹ کلب کے کوچ محمد شاہد عطاری سے ملاقات کی اور انہیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔

مجلسِ شعبۂ تعلیم: لاہور میں واقع پنجاب یونیورسٹی میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں یونیورسٹی کے پروفیسرز، انجینئرز، آئی ٹی پروفیشنلز، پی ایچ ڈی، ایم فل انجینئرز اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو دعوتِ اسلامی کے مدنی مقاصد بیان کئے۔

مجلس تقسیمِ رسائل: لاہور کے علاقے اوریگا سینٹر گلبرگ میں مجلس تقسیمِ رسائل کے نگران نے ریجن، زون اور کابینہ ذمہ دار کے ہمراہ مختلف مارکیٹوں میں جاکر تاجران کے درمیان مدنی حلقے لگائے، نیکی کی دعوت پیش کی اور مجلس تقسیمِ رسائل کا تعارف پیش کیا ● کراچی کے علاقے صدر کی موبائل مارکیٹ، فیصل آباد کے علاقے چوک گھنٹہ گھر آٹھ بازار اور لاہور کے علاقے سمن آباد میں رسائل ریکس کو رِیفل کرنے (یعنی رسائل ریکس میں رسالے ڈالنے) کا سلسلہ ہوا۔ مجلسِ تقسیمِ رسائل کے ریجن ذمّہ دار نے مختلف دکانوں پر رکھے ہوئے ریکس رسائل رِیفل کئے اور دکاندار اسلامی بھائیوں کو رسائل تقسیم کرنے کی اہمیت و فوائد بیان کئے۔

مجلس ازدیادِ حُب: مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسلام آباد سیکٹر G-11 میں مدنی حلقہ ہوا جس میں کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، رُکنِ شوریٰ حاجی وقارُالمدینہ عطاری نے شُرکا کی تربیت فرمائی ● کراچی کے علاقے ڈرگ کالونی میں واقع جامع مسجد کلثوم میں مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں شرکا کو علمِ دین سے مالامال معلومات دی گئیں۔

مجلسِ معاونت برائے اسلامی بہنیں: شوّالُ المکرم 1440ھ (جون 2019ء) میں پاکستان بھر میں تقریباً 86 مَحارِم اجتماعات ہوئے جن میں کم و بیش 1761 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مدنی انعامات کے 425 رسائل تقسیم کئے گئے اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے تین دن کے لئے تقریباً 462، 12 دن کے 8 اور ایک ماہ کے لئے 18 اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کی۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

سنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کی مجلس جامعۃُ المدینہ للبنات کے تحت ملک بھر سے جامعۃُ المدینہ للبنات کی اراکینِ پاک مشاورت، ریجن و زون ذِمّہ داران اور اراکینِ کابینہ کا سنّتوں بھرا اجتماع 6، 7، 8 جولائی 2019ء کو پی آئی بی کالونی کراچی میں منعقد کیا گیا جس میں 50 ذِمّہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی، اجتماعِ پاک میں صاحبزادیِ عطّار سلّمہاالغفار اور عالَمی مجلسِ مشاورت ذِمّہ دار اسلامی بہن نے بھی تربیت کی۔ **کفن، دفن اجتماعات** مجلسِ کفن، دفن (اسلامی بہنیں) کے تحت جون 2019ء میں پاکستان میں 439 مقامات پر کفن، دفن اجتماعات کا اہتمام کیا گیا جن میں 8 ہزار 490 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ گھوٹکی اور نواب شاہ سمیت بعض علاقوں میں یہ اجتماع پہلی بار ہوا جسے مقامی اسلامی بہنوں نے بہت پسند کیا۔ اجتماعِ پاک میں اسلامی بہنوں کو غسلِ میّت کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا۔ **نیک بننے کے طریقے** دعوتِ اسلامی کے تحت سکھر اور لاڑکانہ سندھ سمیت مختلف مقامات پر دو گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں کئی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدنی کورسز** مجلسِ شارٹ کورسز کے تحت اسلامی بہنوں کے لئے 8 جولائی 2019ء سے کراچی میں 12 دن کے "خُصُوصی اسلامی کورس" کا سلسلہ ہوا اِس کورس میں خُصُوصی اسلامی بہنوں (گونگی، بہری اور نابینا) میں مَدَنی کام کرنے کے طریقے سکھائے گئے ★ 8 جولائی 2019ء سے حیدر آباد، فیصل آباد، گجرات، ملتان اور اسلام آباد میں اسلامی بہنوں کے دارُالسنّہ للبنات میں 12 دن کے "فیضانِ نماز کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں نماز سے متعلق شَرعی احکام، وُضو اور نماز کا عملی طریقہ، شجرۂ عالیہ کے اَوْرَاد و وَظائف، اسلامی بہنوں کے مختلف شَرعی مسائل اور مدنی کام کرنے کے طریقے سکھائے گئے۔ **ڈاکٹرز مدنی حلقہ** شعبۂ تعلیم (اسلامی بہنیں) کے تحت ملتان شہر، ملتان کابینہ میں "نشتر اسپتال" کے جنرل سرجن کے گھر ڈاکٹرز مدنی حلقہ کا سلسلہ ہوا جس میں کئی لیڈی ڈاکٹرز نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مبلِّغۂ دعوتِ اسلامی نے مدنی حلقہ میں شریک اسلامی بہنوں کو فرض عُلوم حاصل کرنے کا ذِہن دیا اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارُف پیش کرتے ہوئے مختلف مدنی کاموں مثلاً گھریلو صدقہ بکس رکھنے اور ماہانہ مدنی حلقہ میں شرکت کرنے کی نیتیں کروائیں۔ **نعت خوانی** مجلسِ رابطہ کے تحت گلگشت کابینہ (ملتان) میں نیوز چینل "اب تک" کے بیورو چیف کے گھر اِن کی اہلیہ کے تعاوُن سے اجتماعِ ذِکر و نعت کا سلسلہ ہوا جس میں شُرَکا کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا گیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دِلائی گئی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی خبر

5 ذوالقعدہ 1440ھ کو عُمان میں یوگنڈا کی ایک خاتون نے مبلِّغۂ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کو اسلامی احکامات اور تعلیمات سکھانے کی کوشش جاری ہے۔

سنّتوں بھرے اجتماعات دعوتِ اسلامی کے تحت افریقہ کے ملک لیسوتھو (Lesotho) میں اسلامی بہنوں کے ماہانہ سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں شخصیات اسلامی بہنوں سمیت کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی ★ اسی طرح یوگنڈا (Uganda) کے شہر کمپالا (Kampala) میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں بِلالی ممالک کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اس اجتماعِ پاک میں یوگنڈا کی ایک یونیورسٹی اور انٹرنیشنل یونیورسٹی آف ایسٹ افریقہ کی طالبات اور دیگر افریقی و ایشیئن اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **سری لنکا کی اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ** دعوتِ اسلامی کے تحت سری لنکا کی اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ ہوا جس میں عالَمی مجلسِ مشاورت کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے بذریعہ انٹرنیٹ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو مزید بڑھانے کے لئے اَہداف مقرر کئے اور ان کی تربیت کی۔ **نیک بننے کے طریقے** اسلامی بہنوں کے نیک بننے کے 63 طریقوں کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے

لئے دعوتِ اسلامی کے تحت یکم تا30جون 2019ء ہند کے مختلف شہروں (موڈاسا گجرات، گودھرا ضلع پنچ محل، ہمت نگر ضلع صابر کانٹھا، پرانتج، جام نگر ضلع گجرات، ڈیسا ضلع میرا ہامولا، پالنپور ضلع گل موہر، گوبجا ضلع مہسانہ، رالسانہ، بھوج ضلع کچھ، انجر ضلع گاندھی دھام، احمد آباد ضلع جوباپور، احمد آباد ضلع مرزا پور، نڈیاد ضلع کھلال، بالاسینور، دھابوئی ضلع بڑودا، کرجن بڑودا، بیاور ضلع اجمیر، کانکرولی ضلع راجستھان، اودھے پور، بوندی ضلع جودھپور، کوٹا، ناگور شریف، بیکانر، جودھ پور وغیرہ) اور یوکے کے شہروں (برمنگھم، اسٹروک آن ٹرینٹ، ڈیوڈلی، لیٹن، برسٹل) جبکہ کیوپیپ موریشس اور بارسلونا اسپین میں اڑھائی گھنٹے کے مَدَنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 1803 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **شخصیات اجتماع** افریقی ملک یوگنڈا (Uganda) کے شہر کمپالا (Kampala) میں ایک شخصیت خاتون کے گھر شخصیات اجتماع ہوا جس میں عالمی مجلسِ مشاورت کی رکن و بلالی ممالک کی ذمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت و مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلے کا ذہن دیا۔ **حج تربیتی اجتماعات** مجلس حج و عمرہ (اسلامی بہنیں) کے تحت ملک و بیرونِ ملک اس سال حج پر جانے والی اسلامی بہنوں کے لئے دو گھنٹے کے حج تربیتی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں اسلامی بہنوں کو حج و عمرہ کا طریقہ، حاضریِ مدینہ کے آداب اور وہاں اپنے قیمتی لمحات کو نیکیوں میں گزارنے سے متعلق پوائنٹس (Points) دیئے گئے۔ بیرونِ ملک میں یوکے، کینیڈا، ہند، ساؤتھ افریقہ، عمان، ترکی، قطر، عرب شریف، کویت، اسپین، ناروے، بیلجیم، اِٹلی، آسٹریا، ملائیشیا، موریشس، یوگنڈا، بوتسوانا، کینیاوغیرہ اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں 317 مقامات پر حج تربیتی اجتماعات ہوئے جن میں اس سال حج پر جانے والی سینکڑوں اسلامی بہنوں سمیت سولہ ہزار سات سو اِکسٹھ (16761) اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدنی کورسز** اسلامی بہنوں کی مجلسِ شارٹ کورسز کے زیرِ اہتمام نیویارک امریکہ اور افریقہ کے ملک لیسوتھو میں اسلامی بہنوں کیلئے 12 دن کے "اپنی نماز دُرست کیجئے" کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی اسلامی بہنوں سمیت دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مدنی کورس کے اختتام پر امتحان کا سلسلہ ہوا۔ شُرکا اسلامی بہنوں نے دعوتِ اسلامی کی "مجلسِ شارٹ کورسز" کی اس کوشش کو بہت سَراہا اور مَدَنی کاموں میں شرکت کی نیتیں کیں۔ **مجلسِ رابطہ کی مدنی خبریں** مجلسِ رابطہ کے تحت یوکے کے شہر ڈربی میں شخصیات اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں طالبات، ٹیچرز اور عاشقانِ رسول کے مدارس کی عالمہ اسلامی بہنوں سمیت شعبۂ تعلیم سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی اور اجتماع کے اختتام پر دینِ متین کی خدمت کے لئے کی جانے والی دعوتِ اسلامی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے حوصلہ افزا تاثرات دیئے ✿ ماہِ شوال میں بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ میں بنگلہ دیش پارلیمنٹ کی ممبر خاتون کے گھر پر سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں شخصیات کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی ✿ یوکے کے شہر برمنگھم میں شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ ہوا جس میں دیگر شخصیات کے ساتھ ساتھ سماجی ادارے آل پاکستان وومین ایسوسی ایشن سے تعلّق رکھنے والی اسلامی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ مدنی حلقے میں شریک اسلامی بہنوں کو علمِ دین کے فضائل سے آگاہ کیا گیا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذِہن بھی دیا گیا۔ **تعویذاتِ عطّاریہ کا مَدَنی بستہ** اللہ پاک کے کرم سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دکھیاری امّت کی غم خواری کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت اسلامی بہنوں کے لئے اٹلی (Italy) کے شہر بریشیا میں تعویذاتِ عطاریہ کے مدنی بستے کا آغاز ہوچکا ہے جہاں اسلامی بہنوں کو فِی سَبِیْلِ اللہ تعویذاتِ عطّاریہ دیئے جارہے ہیں۔ **ماہانہ مدنی حلقہ** دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ماہانہ مدنی حلقہ بھی ہے۔ پچھلے دنوں ممبئی ہند میں ایک مقام پر اسلامی بہنوں کے ماہانہ مدنی حلقے کا آغاز ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ **ہفتہ وار اجتماع کا آغاز** ہند کے ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ میں ایک نئے ہفتہ وار اجتماع کا آغاز ہوا جس میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران نے ماہِ ذوالقعدۃ الحرام 1440 ہجری (جولائی 2019ء) میں کم و بیش 2200 سے زائد عُلما و مشائخ اور ائمہ و خطبا سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان:** ● استاذ العلماء مفتی اسمٰعیل ضیائی (شیخ الحدیث دارُالعلوم امجدیہ کراچی) ● مفتی نورالحسن قلندرانی (مہتمم جامعہ جنّتُ العلوم نورانی بستی حیدرآباد) ● مفتی حماد برکاتی (دارُالافتاء احسنُ البرکات حیدرآباد) ● مفتی محمد جمیل احمد ہدایتی پسروری (مدرس و مفتی دارُالعلوم جامعہ نعیمیہ رضویہ الحبیب ریلوے روڈ پسرور) ● مفتی محمود احمد قادری (مہتمم جامعہ رضویہ ڈیرہ عالم پور گوندلاں کھاریاں) ● مولانا خلیلُ الرّحمٰن قادری (آرگنائزر جماعتِ اہلِ سنّت پنجاب) ● مولانا خلیل احمد سلیمانی (مہتمم و مدرس مدرسہ فخریہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان) ● مولانا بشیر قادری (ضلع استور گلگت) ● مولانا زاہد قادری (امام و خطیب جامع مسجد احمد آباد ضلع استور) ● مولانا شکور احمد ضیاء سیالوی (مدرس جامعہ نظامیہ لوہاری گیٹ لاہور) ● مولانا پیر فقیر محمد جان نقشبندی (سجادہ نشین درگاہ ویہڑ شریف نزد سیہون شریف) **ہند:** ● مفتی محمد ارشد حسین رضوی فیضی (صدرُ المدرسین الجامعۃُ الامجدیہ ممبئی مہاراشٹر) ● مفتی مبشر رضوی نوری (دارُالافتاء کوثر گیٹ مسجد ممبئی مہاراشٹر) ● مفتی مبارک مصباحی (سرپرستِ اعلیٰ جامعۃُ الرضا سری نگر کشمیر) ● حافظ رَحمت عالَم رضوی (آستانہ حضرت سیّدنا قمر علی درویش پونہ مہاراشٹر) ● مولانا اشرفُ القادری (خطیب و امام نگینہ مسجد ممبئی مہاراشٹر)

علمائے کرام کی مدنی مراکز و جامعاتُ المدینہ آمد ● مولانا عبدالحلیم نقشبندی (شانگلہ سوات)، جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور کے مولانا اویس مظہر قادری اور فاضل جامعہ فریدیہ ساہیوال قاری ارشاد احمد فریدی نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی ● مفتی سیّد محمد نوید الحسن مشہدی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف و مہتمم دارُالعلوم حنفیہ جلالیہ علیُ المرتضیٰ چیلیانوالہ اسٹیشن) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ منڈی بہاؤالدّین ● مولانا سیّد احمد فاروق شاہ اور محمد ندیم سیالوی نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ ● مولانا فیصل قادری (مدرس محمدیہ لاثانیہ اسلامک یونیورسٹی کوٹلی کوہالہ) اور مولانا اعجاز چشتی (مدرس جامعہ قادریہ قاسمیہ ڈھوڈا شریف) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گجرات ● مولانا احمد سعید کاظمی اور مولانا جاوید سعید کاظمی صاحب نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدرآباد ● مولانا حافظ محمد سلطان چشتی (مہتمم جامعہ نورُ الہدیٰ شاہ صدرالدین ڈیرہ غازی خان) نے فیضانِ مدینہ شاہ صدر دین ڈیرہ غازی خان ● مولانا مبارک حسین مصباحی (چیف ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ و استاذ الجامعۃُ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ، اترپردیش ہند) نے جامعۃُ المدینہ فیضانِ صوفی نظامُ الدّین گورکھپور اترپردیش ہند ● مفتی قاضی شکیل مصباحی (سرپرستِ اعلیٰ دارُالعرفان پلوامہ کشمیر ہند) نے جامعۃُ المدینہ پلوامہ کشمیر ● مولانا نثار نقشبندی (خطیب و امام جامع مسجد نور راجوری جموں ہند) نے جامعۃُ المدینہ راجوری جموں ہند ● حافظ یٰسین رضوی (خطیب و امام جامع مسجد فتح پور جموں ہند) نے جامعۃُ المدینہ راجوری جموں ہند کا دورہ کیا۔ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران نے علمائے کرام کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا استقبال کیا اور دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہونے والے مدنی کاموں سے متعلق آگاہی فراہم کی جس پر علمائے کرام نے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کو خوب سراہا اور دعائیں بھی دیں۔ علاوہ ازیں عاشقانِ رسول کے جامعات سے تقریباً 3000 سے زائد طلبۂ کرام دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شریک ہوئے۔

اصلاحِ اعمال کورس مجلس رابطہ بالعلماء کے تحت مُلتان ریجن میں ماہِ شوّال و ذوالقعدۃ الحرام میں عاشقانِ رسول کے چار جامعات میں "اصلاحِ اعمال کورس" کروایا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے: ● 24 شوّالُ المکرم 28 جون کو جامعہ گلشنِ مصطفےٰ فتویرہ شریف (ضلع بہاولنگر) میں 25 طلبۂ کرام ● 25 شوّالُ المکرم 29 جون کو جامعہ و دربارِ عالیہ توگیرہ شریف بہاولنگر میں 30 طلبۂ کرام ● 27 شوّالُ المکرم 1 جولائی کو

جامع مسجد نور بہاولنگر شہر میں 20 طلبۂ کرام اور ◉ 2 ذوالقعدۃ الحرام 6 جولائی کو جامعہ نورُ الہدیٰ شاہ صدر دین ڈیرہ غازی خان میں 16 طلبۂ کرام نے یہ مدنی کورس کرنے کی سعادت حاصل کی۔

شخصیات سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے ماہِ ذوالقعدۃ الحرام 1440 سنِ ہجری جولائی 2019 میں کم و بیش 539 سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: **کراچی:** ◉ شارق احمد (سیکرٹری لاء) ◉ مختیار احمد (M.P.A) ◉ عامر فاروقی (D.I.G ایسٹ)۔ **لاہور:** ◉ حمزہ شہباز شریف (قائد حزبِ اختلاف پنجاب) ◉ فرحان مرزا بیگ (D.I.G) ◉ داؤد سلیمانی (M.P.A) ◉ میاں جمیل احمد شرقپوری (M.P.A) ◉ اعجاز بندیشہ (M.P.A) ◉ رضا حسین بخاری (M.P.A چیئرمین اسٹینڈنگ کمیٹی) ◉ اجمل چیمہ (منسٹر سوشل ویلفیئر پنجاب) ◉ طاہر رندھاوا (پارلیمانی سیکرٹری ایگریکلچر) ◉ حاجی حبیبُ الرّحمٰن (سابق I.G پنجاب) ◉ ڈاکٹر عاقل (سیکشن آفیسر) ◉ عمران بشیر وڑائچ (اسسٹنٹ کمشنر) ◉ توقیر الیاس چیمہ (اسسٹنٹ کمشنر) ◉ چودھری اخلاق (منسٹر اسپیشل ایجوکیشن) ◉ خالد محمود (منسٹر ڈیزاسٹر مینجمنٹ) ◉ اسلم بھروانہ (منسٹر کوآپریٹو) ◉ راجہ یاسر ہمایوں سرفراز (منسٹر ہائر ایجوکیشن پنجاب) ◉ چودھری عون (ایڈوائزر ٹو C.M پنجاب) ◉ مجتبیٰ شجاعُ الرّحمٰن (M.P.A) ◉ چودھری شہباز (M.P.A) ◉ خواجہ عمران نذیر (جنرل سیکرٹری پنجاب) ◉ سمیعُ اللہ خان (M.P.A) ◉ مراد راس (وزیر اسکول ایجوکیشن پنجاب) ◉ ظہیرُ الدّین (منسٹر پراسیکیوشن)۔ **اسلام آباد:** ◉ ڈاکٹر ندیم شفیق (فیڈرل سیکرٹری) ◉ مرزا عبدالعزیز (سابق چیف ایڈمرل) ◉ عامر ہاشمی (بریگیڈیئر) ◉ محمد اسلم کمبوہ (فیڈرل سیکرٹری) ◉ مجیبُ الرّحمٰن (چیئرمین ہسٹری ڈیپارٹمنٹ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی) ◉ جواد احسن (ڈائریکٹر اسپیشل ایجوکیشن P.H.C) ◉ انوارُ الحق (ایڈیشنل سیکرٹری) ◉ راجہ بشارت (صوبائی وزیر قانون و بلدیات پنجاب) ◉ راجہ ناصر (سابق مشیر وزیر اعظم پاکستان) ◉ چودھری ساجد (M.P.A) **سرگودھا:** ◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان (M.P.A) ◉ عنصر مجید خان نیازی (صوبائی وزیر محنت و افرادی قوت) ◉ فیصل حیات جبوآنہ (صوبائی وزیر لائیو اسٹاک) ◉ میاں مناظر علی رانجھا (M.P.A) ◉ ملک غلام رسول سنگھا (M.P.A) ◉ ساجد احمد خان بھٹی (M.P.A) ◉ چودھری افتخار حسین گوندل (M.P.A) ◉ شکیل احمد شاہد (M.P.A) ◉ رانا منور غوث خان (M.P.A) ◉ ڈاکٹر ملک اختر (صوبائی وزیر) ◉ ملک امتیاز محمود (S.P انویسٹی گیشن سرگودھا) ◉ ملک محمد اختر جوئیہ (CTD D.S.P سرگودھا ریجن) ◉ چودھری منیبُ الحق (M.P.A رینالہ) ◉ چودھری جاوید (سابق M.P.A)۔ **بھوانہ:** ◉ محمد رحمتُ اللہ (سابق M.P.A) ◉ مہر ثقلین انور سپراء (سابق M.P.A)۔ **جوہر آباد:** ◉ ارشد منظور بزدار (ڈپٹی کمشنر خوشاب کیپٹن ر) ◉ فرخ سہیل سندھو (D.S.P صدر خوشاب) ◉ اسدُ اللہ خان نیازی (D.S.P مٹھ ٹوانہ)۔ **خوشاب:** رانا محمد شعیب محمود (DPO خوشاب) ◉ ملک محمد وارث کلو (M.P.A) ◉ انجینئر عمر فاروق (اسسٹنٹ کمشنر خوشاب) ◉ ملک جاوید سرور جسرہ (D.S.P لیگل خوشاب) ◉ غلام حبیب خان (انچارج سیکیورٹی برانچ خوشاب)۔ **بھکر:** ◉ محمد رمضان خان (ریٹائرڈ D.I.G کسٹم) ◉ پرویز خان نیازی (D.S.P ہیڈکوارٹر)۔ **ملتان:** زبیر خان دریشک (C.P.O ملتان)۔ **پشاور:** ◉ محمود خان اچکزئی (صدر سیاسی پارٹی) **فیصل آباد:** ◉ محمد علی درانی (سابق وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات) ◉ راؤ امتیاز احمد (ڈپٹی کمشنر)۔

شخصیات کی مدنی مراکز آمد مجلسِ رابطہ کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ملتان شریف میں شخصیات مدنی حلقہ منعقد ہوا جس میں اسپیشل برانچ ادارے سے انسپکٹر آصف شاہین، A.S.I محمد طاہر، حافظ رمیز، محمد عادل، محمد اعظم اور محمد شاکر مسعود سمیت دیگر افراد نے شرکت کی ◉ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسلام آباد G-11 میں شخصیات مدنی حلقہ ہوا جس میں سیاسی و سماجی شخصیات سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے مدنی کاموں کے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ اس اجتماعِ پاک میں ڈاکٹر عمران (ایڈیشنل سیکرٹری)، اصغر علی (ڈپٹی سیکرٹری)، شاہد احمد وکیل (ڈپٹی سیکرٹری)، محمد اقبال (سیکشن آفیسر)، عمر فاروق (ڈائریکٹر لیگل رانا)، عامر سلطان چیمہ (M.N.A)، جاوید حسنین شاہ (M.N.A)، غلام محمد لالی (M.N.A)، ابرار حسین (S.P S.J.S)، محمد ارشد (P.S وفاقی محتسب)، عتیق جاوید (ڈائریکٹر F.I.A)، غلام رسول (اسسٹنٹ ڈائریکٹر F.I.A)، فخر بلال (پروفیسر قائداعظم یونیورسٹی)، محمد عثمان (انچارج سیل F.I.A)، حسین بلوچ (ڈائریکٹر ریٹائرڈ) اور مہر عنصر ہرل (ڈسٹرکٹ صدر) سمیت کثیر تعداد میں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں

یوگنڈا میں 19جون 2019ء کو ایک غیر مسلم نے جبکہ 6 جولائی 2019ء کو مَدَنی قافلے کی برکت سے دو غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا جن میں سے ایک کا اسلامی نام عبدُاللہ اور دوسرے کا نام عبدُالرشید رکھا گیا 8جولائی 2019ء کو کینیا کے شہر ممباسہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعۃُ المدینہ میں ایک غیر مُسلم نے اسلام قبول کیا جن کا نام محمد عمر رکھا گیا۔

دارُالافتاء اہلِ سنّت کا افتتاح 30جون 2019ء کو بریڈفورڈ یوکے میں دارُالافتاء اہلِ سنّت کی پہلی برانچ کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مفتیِ اہلِ سنّت مفتی محمد قاسم عطّاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور شُرکا کو اپنے اِرشادات سے نوازا۔ **جامعۃُ المدینہ کا آغاز** مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت بنگلہ دیش کے شہر سید پور میں جامعۃُ المدینہ ومدرسۃُ المدینہ کا افتتاح ہوا۔ خوشی کے اس موقع پر بنگلہ دیش مُشاوَرت کے نگران، ریجن نگران، زون نگران، دیگر ذِمّہ داران، اہلِ علاقہ اور مختلف شخصیات بھی موجود تھیں۔ بنگلہ دیش مُشاورت کے نگران نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو مدنی پھول دیتے ہوئے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارُف پیش کیا اور انہیں اپنے بچّوں کو مدرسۃُ المدینہ و جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذِہن دیا جس پر کئی اسلامی بھائیوں نے اپنی اپنی نیّتوں کا اظہار کیا ہانگ کانگ میں جامعۃُ المدینہ للبنین کی ایک نئی شاخ کا آغاز ہوا جبکہ کینیڈا میں ستمبر 2019ء سے جامعۃُ المدینہ کی ایک نئی شاخ کا آغاز کیا جارہا ہے۔ داخلے کے خواہش مند اسلامی بھائی نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں:

jamia.overseas@dawateislami.net

اراکینِ شوریٰ کا بیرونِ ملک سفر دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں دینِ متین کی خدمت کے جذبے کے تحت اراکینِ شوریٰ اور دیگر مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی وقتاً فوقتاً بیرونِ ملک کا سفر اختیار کرتے رہتے ہیں۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اسد عطّاری مَدَنی نے جون 2019ء میں مدنی کاموں کے سلسلے میں اسکاٹ لینڈ کی جانب مدنی سفر کیا 6 تا 17 جون 2019ء رکنِ شوریٰ حاجی عقیل عطّاری مَدَنی نے تُرکی کا مدنی دورہ فرمایا۔ اراکینِ شوریٰ نے اپنے جَدوَل کے دوران سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں میں سنّتوں بھرے بیانات فرمائے، شخصیات سے مُلاقاتیں کیں اور مدنی مشوروں میں ذِمّہ داران

جواب دیجئے!

محرمُ الحرام ۱۴۴۱ھ

سوال(1): وہ کونسی ہستی ہیں جنہیں دیکھ کر شیطان اپنا راستہ بدل دیتا تھا؟

سوال(2): رازدانِ مصطفےٰ کن کا لقب ہے؟

✽ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ✽ کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ ✽ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

نوٹ: ان سوالات کی قرعہ اندازی کے نتائج "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الاول 1441ھ میں شائع کئے جائیں گے۔

کی تربیت فرمائی۔ **حج تربیتی اجتماعات** مجلس حج و عمرہ کے تحت عازمینِ حج کے لئے مختلف مُمالِک میں حج تربیتی اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں ہند، بنگلہ دیش، یوکے، ساؤتھ افریقہ شامل ہیں۔ **مُعلّم مدنی قاعدہ کورس** مجلسِ مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نیپال گنج میں 26 دن کا "مُعلّم مدنی قاعدہ کورس" ہوا جس میں ہند سے آئے ہوئے 38 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اس مدنی کورس میں دُرُست تلفّظ، مخارج اور قواعد کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنا سکھایا گیا اور فرض عُلوم، سنّتوں اور آداب کے متعلّق بھی آگاہی فراہم کی گئی۔ **یومِ قفلِ مدینہ** مجلس مدنی انعامات کے تحت جولائی 2019ء میں پاکستان سمیت یونان، اٹلی، کویت، بحرین، بنگلہ دیش، ہند، امریکہ اور عمان میں 613 مقامات پر یومِ قفلِ مدینہ کا سلسلہ ہوا جن میں 13 ہزار 762 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ **مدنی حلقے** 2 جولائی 2019ء کو کینیا کے شہر کسموں کے ایک اسکول میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں اسکول کے طَلبہ اور اَساتذہ نے شرکت کی، مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا ● مجلسِ تاجران کے تحت بنگلہ دیش کے شہر کومیلا زون میں تاجر اسلامی بھائیوں کا مدنی حلقہ ہوا جس میں مختلف شخصیات سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی، کومیلا زون کے ریجن ذمّہ دار نے شُرکا کو دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا ● مجلسِ خُدّامُ المساجد کے تحت بنگلہ دیش میں ذِمّہ داران کا مدنی حلقہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ سیّد لقمان عطاری نے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ لنک ذمّہ داران کی تربیت فرمائی اور ذمّہ داران کی پچھلے پانچ ماہ کی کارکردگی اور شیڈول کا جائزہ لیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مساجد بنانے کے حوالے سے تربیت فرمائی ● دعوتِ اسلامی کے تحت ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈیم کی جامع مسجد فریدُالاسلام میں مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور شُرکا کو نیکی کی دعوت عام کرنے، دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ **تاجروں سے ملاقات** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ تاجران کے تحت راج شاہی بنگلہ دیش میں ذِمّہ داران نے نگرانِ زون کے ہمراہ مارکیٹوں میں جاکر تاجر اسلامی بھائیوں سے ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے شُعبہ جات کا تعارُف پیش کیا نیز انہیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ **مُبلّغین کا بیرونِ ملک سفر** دینِ اسلام کی تَرْوِیج واِشاعَت اور دعوتِ اسلامی کے پیغام کو دنیا بھر میں عام کرنے کے مُقدّس جذبے کے تحت 87 مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے جنوری تا جون 2019ء ملکِ پاکستان سے بیرونِ ممالک (عرب شریف، انڈونیشیا، نیپال، موزمبیق، ساؤتھ کوریا، تھائی لینڈ، جرمنی، ترکی، تنزانیہ، یوگنڈا، ملاوی، اسپین، کینیا، سری لنکا، زیمبیا، عمان، ملائیشیا، نائیجیریا، زمبابوے اور یوکے) کی جانب مَدَنی سفر کیا۔

اہم اطلاع: گزشتہ ماہ کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (ذوالحجۃ الحرام 1440ھ) جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان صفر المظفر 1441ھ کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے

محرمُ الحرام ۱۴۴۱ھ

جواب(1): ____________________

جواب(2): ____________________

نام: ____________ ولد: ____________

مکمل پتہ: ____________________

____

فون نمبر: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرُست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

انمول دولت

از: امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حَلاوت (یعنی مٹھاس) پا لے گا: 1 سب سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو 2 اللہ کریم ہی کے لئے کسی سے محبت کرے 3 جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے اسی طرح کُفْر کی طرف لوٹنے کو بُرا جانے۔ (بخاری، 1/17، حدیث:16) حضرت سیّدُنا ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اللہ پاک کی قسم! جسے اپنے بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا اس کا خاتمہ بُرا ہوتا ہے۔ (قوت القلوب، 2/228) کاش! ہم سب کو ایمان کی سلامتی کی حقیقی سوچ نصیب ہو جائے، صد کروڑ کاش! ہر وَقت بُرے خاتمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ و استغفار کا سلسلہ رہے۔ اللہ پاک کے دربارِ کرم بار سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے معاملے میں غفلت اُس کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی ہے اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ نازُک معاملہ ایمان کا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سَلْبِ ایمان (یعنی ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو مرتے وَقت اُس کا ایمان سَلب (یعنی ضائع) ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص495) اے عاشقانِ رسول! دولت کی حفاظت کی جتنی فکر ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ایمان کی حفاظت کی فکر کرنا لازم ہے کیونکہ ایمان انمول دولت ہے۔ اگر نَعُوْذُبِاللہ نَعُوْذُبِاللہ خاتمہ کفر پر ہو گیا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنا پڑے گا چاہے کتنی ہی نمازیں پڑھی تھیں، تہجد گزار تھا، صدقہ و خیرات کرنے والا تھا، اگر خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو پھر کچھ کام نہیں آئے گا، حدیثِ مبارکہ میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ (بخاری، 4/274، حدیث:6607) اس حدیثِ پاک کے تحت شارحین فرماتے ہیں کہ ہمیشہ کی سعادت مندی اور بدبختی کی بنیاد بوقتِ موت انسان کے آخری عمل پر رکھی گئی ہے، کیونکہ موت کے وقت عذاب کے فرشتوں کو دیکھنے سے پہلے بندہ ایمان لے آئے تو اللہ اس کے کفر اور کفریہ اعمال کو مٹا دیتا ہے اسی طرح کسی مسلمان کا آخری عمل کفر پر ہو تو اس کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔ (عمدۃ القاری، 15/565، شرح البخاری لابن بطال، 10/306 ملتقطاً) اے عاشقانِ رسول! فی زمانہ حالات بڑے نازک ہیں، طرح طرح کے فتنے روز روز سامنے آ رہے ہیں۔ بُرے خاتمے کا خوف اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ بڑھانے کے لئے اچھے ماحول اور اچھی صحبت کو اپنایئے، علمائے اہلِ سنّت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں پڑھنا اپنا معمول بنالیجئے۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچانا　　　پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی

نوٹ: یہ مضمون مختلف مدنی مذاکروں وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 107 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! بینک کا نام: MCB، اکاؤنٹ ٹائٹل: دعوتِ اسلامی، بینک برانچ: کلاتھ مارکیٹ برانچ، کراچی پاکستان، برانچ کوڈ: 0063

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0388841531000263　　(صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0388514411000260

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764